صبح صادق	04:50
طلوع آفتاب	06:11
زوال آفتاب	12:40
غروب آفتاب	07:17

آج کی حدیث

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ (جھوٹ) ناحق وناروا ہوتو اس کے لئے جنت کے کنارے پر محل بنایا جاتا ہے اور جو شخص جھگڑے اور بحث وتکرار چھوڑ دے باوجودیکہ وہ حق پر ہوتو اس کے لئے جنت کی بلند جگہ پر محل بنایا جاتا ہے''۔ (ترمذی)

روزنامہ
ممبئی
رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY
MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 203, Thursday- 23 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۰۳ ۞ جمعرات، ۲۳ر جولائی، ۲۰۲۶، ۸ر صفر المظفر ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں بارش سے شدید تباہی، ۸ر افراد ہلاک

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں شدید بارش کے باعث مختلف حادثات میں ۸ر افراد ہلاک اور ۱۴ر زخمی ہوگئے ہیں۔ گوجرانوالہ، گجرات، پاکپتن اور لاہور کے کئی علاقے زیرِ آب

اسلام آباد: پاکستان کے مختلف علاقوں میں مانسون کی شدید بارشوں نے تباہی مچا دی ہے۔ بالخصوص صوبہ پنجاب کے گوجرانوالہ، گجرات، پاکپتن اور لاہور میں موسلا دھار بارش کے باعث پیش آنے والے مختلف حادثات میں کم از کم 8 افراد ہلاک اور 14 دیگر زخمی ہو گئے ہیں۔ کئی علاقے زیرِ آب آ جانے سے معمولاتِ زندگی اور تجارتی سرگرمیاں بھی متاثر ہوئی ہیں۔ پاکستانی میڈیا رپورٹس کے مطابق گوجرانوالہ شہر میں سب سے زیادہ جانی نقصان ہوا، جہاں 6 افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، جن میں بیشتر بچے شامل ہیں، جبکہ 10 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ امدادی حکام کے مطابق اموات کی وجوہات میں مکانات کی چھتیں اور دیواریں گرنے سے لگنے والی چوٹیں، تالاب میں ڈوبنے اور کرنٹ لگنے کے واقعات شامل ہیں۔ پاکستان کے معروف اخبار ڈان کے مطابق گجرات شہر میں جی ٹی روڈ بائی پاس پر ایک ٹریلر بارش کے باعث پھسل کر کھائی میں جا گرا۔ تاہم اس حادثے میں ہونے والے جانی نقصان کی تفصیلات فوری طور پر سامنے نہیں آ سکیں۔ ادھر ضلع پاکپتن میں بارش کے دوران ایک مکان کی چھت گرنے سے دو کمسن بچوں کی موت ہوگئی جبکہ ان کی والدہ زخمی ہو گئیں۔ لاہور کے گلشنِ راوی علاقے میں ایک فیکٹری کی چھت منہدم ہونے سے چار مزدور زخمی ہو گئے۔ گوجرانوالہ اور گجرات میں تقریباً دس گھنٹے تک جاری رہنے والی شدید بارش کے باعث اہم شاہراہیں اور نشیبی علاقے پانی میں ڈوب گئے۔ سڑکوں پر پانی جمع ہونے سے ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو گیا اور کاروباری سرگرمیاں بھی متاثر ہوئیں۔ مقامی حکام کے مطابق گوجرانوالہ میں صورتِ حال اس لیے مزید سنگین ہوگئی کیونکہ ایمن آباد اور گکھڑ منڈی کے درمیان میٹرو بس روٹ کی تعمیر کے سلسلے میں جی ٹی روڈ پر جاری کھدائی نے بارش کے پانی کے نکاس میں رکاوٹ پیدا کر دی۔ دوسری جانب پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا میں بھی پیر کے روز ہونے والی موسلا دھار بارش اور اچانک آنے والے سیلاب کے باعث کم از کم 9 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ دی نیوز انٹرنیشنل کے مطابق خیبر، مردان اور باجوڑ اضلاع میں جانی نقصان کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں جبکہ مانسہرہ، ایبٹ آباد، چترال اور شانگلہ سمیت متعدد اضلاع میں سڑکوں، پلوں، مکانات، دکانوں، باغات، فصلوں اور سرکاری تنصیبات کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ ریسکیو 1122 کے ترجمان بلال احمد فیضی کے مطابق لنڈی کوتل سے دو نوجوانوں کی لاشیں برآمد کی گئیں جبکہ جمرود کے مختلف علاقوں سے ایک خاتون اور ایک بچے سمیت چار افراد کی لاشیں ملی ہیں۔ مردان میں مکان کی چھت گرنے سے دو بچوں کی جان چلی گئی جبکہ باجوڑ میں ایک شخص ہلاک ہوا۔ شدید بارش کے دوران خیبر ضلع میں سیلابی ریلے میں پھنسے ایک شخص کی مدد کی اپیل پر مبنی ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی، تاہم وہ تیز بہاؤ میں بہہ گیا۔ اچانک آنے والے سیلاب نے لنڈی کوتل، طورخم اور دیگر علاقوں میں پاکستان-افغانستان شاہراہ کو بھی کئی گھنٹوں تک بند رکھا، جس کے نتیجے میں آمدورفت کا نظام شدید متاثر ہوا۔ پاکستان میں مانسون بارشوں کے اس تازہ سلسلے نے ایک بار پھر قدرتی آفات سے نمٹنے کے انتظامات اور شہری بنیادی ڈھانچے کی کمزوری کو اجاگر کر دیا ہے۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں مون سون کی حالیہ طوفانی آندھی اور شدید بارشوں کے باعث مختلف حادثات میں 8 افراد جاں بحق اور 37 زخمی ہوئے ہیں۔ ایمرجنسی سروسز (ریسکیو 1122) اور صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے مطابق، زیادہ تر جانی و مالی نقصانات چھتیں اور دیواریں گرنے، کرنٹ لگنے اور پانی میں ڈوبنے کی وجہ سے ہوئے ہیں۔

بنگال اسمبلی میں زبردست ہنگامہ

ٹی ایم سی رکن اسمبلی کنال گھوش کو مارشلوں نے ایوان سے گھسیٹ کر نکالا

کنال گھوش نے الزام عائد کیا کہ کالی گھاٹ ٹی ایم سی کو اسمبلی میں بولنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے، جبکہ

رتبرت کی قیادت والی ٹی ایم سی کے رکن اسمبلی اخرالزماں کو ایوان میں بولنے کا موقع دیا جا رہا ہے۔ مغربی بنگال اسمبلی میں بدھ (22 جولائی) کو اس وقت زبردست ہنگامہ دیکھنے کو ملا جب ایوان کے اسپیکر کے حکم کے بعد مارشلوں نے ٹی ایم سی رکن اسمبلی کنال گھوش کو گھسیٹ کر اسمبلی سے باہر نکال دیا۔ اس واقعہ کے دوران ایوان میں کافی دیر تک افراتفری اور ہنگامے جیسا ماحول بنا رہا۔ یہ واقعہ تب سامنے آیا جب اسمبلی میں ٹی ایم سی رکن اسمبلی کنال گھوش اور ٹی ایم سی کے باغی رکن اسمبلی اخرالزماں کے درمیان تیکھی نوک جھونک ہوگئی۔ دراصل اخرالزماں اسمبلی میں اپنی بات رکھنے کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔ جیسے ہی انہوں نے اپنی بات رکھنی شروع کی ویسے ہی کنال گھوش ایوان کے ویل میں پہنچ گئے اور اخرالزماں کی تقریر میں رکاوٹ ڈالنے لگے۔ اس کے بعد دونوں اراکین اسمبلی کے درمیان تنازعہ بڑھ گیا۔ اس دوران ایوان میں بی جے پی کے اراکین اسمبلی فوری طور پر کنال گھوش کے سامنے کھڑے ہو گئے اور ان کے درمیان تیکھی بحث ہونے لگی۔ ایوان میں بڑھتے ہوئے تنازعہ اور ہنگامے کو دیکھتے ہوئے بنگال اسمبلی کے اسپیکر رتھیندر بوس نے ٹی ایم سی کے رکن اسمبلی کنال گھوش کو اپنی نشست پر جانے کی ہدایت دی۔ تاہم اسپیکر کی ہدایت کے بعد بھی ایوان میں صورتحال قابو میں نہیں آئی، تب اسمبلی اسپیکر نے ٹی ایم سی رکن اسمبلی کنال گھوش کو ایوان کی ایک دن کی کارروائی سے معطل کر دیا اور مارشلوں کو انہیں ایوان سے باہر نکالنے کا حکم دے دیا۔ اسمبلی اسپیکر سے حکم ملنے کے بعد تعینات مارشلوں نے ٹی ایم سی رکن اسمبلی کنال گھوش کو ایوان سے گھسیٹ کر باہر نکال دیا۔ اس دوران کنال گھوش نے شدید احتجاج درج کرایا۔ ایوان سے باہر نکالے جاتے وقت کنال گھوش نے الزام عائد کیا کہ کالی گھاٹ ٹی ایم سی کو اسمبلی میں بولنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے، جبکہ رتبرت کی قیادت والی ٹی ایم سی کے رکن اسمبلی اخرالزماں کو ایوان میں بولنے کا موقع دیا جا رہا ہے۔ کنال گھوش کے اس سخت بیان کے بعد سیاسی حلقوں میں ایک نئی بحث شروع ہوگئی ہے۔

سپریم کورٹ نے مدھیہ پردیش حکومت کو بھوج شالہ کے قریب

جمعہ کی نماز کے لیے جگہ فراہم کرنے کی ہدایت دی

سینئر وکیل حذیفہ احمدی نے سپریم کورٹ میں کہا کہ ''انتظامیہ کی طرف سے نماز کے لیے دی گئی جگہ بھوج شالہ احاطہ سے 2 کلومیٹر دور ہے۔ اس کی وجہ سے نمازی جمعہ کی نماز ادا نہیں کر پا رہے ہیں۔'' سپریم کورٹ نے مدھیہ پردیش حکومت سے کہا ہے کہ وہ دھار بھوج شالہ کے قریب جمعہ کی نماز سے متعلق عدالت کے حکم پر صحیح طریقے سے عمل کرے۔ مسلم فریق نے شکایت کی تھی کہ نماز کے لیے بتائی گئی جگہ کافی دور ہے۔ عدالت نے ریاستی حکومت کو بہتر جگہ فراہم کرنے کے لیے کہتے ہوئے جمعہ کو سماعت کی بات کہی۔ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے دھار بھوج شالہ کو 11 ویں صدی میں تعمیر ہونے والا دیوی سرسوتی مندر قرار دیا تھا۔ متنازعہ احاطے کو کمال الدین مسجد ہونے کا دعویٰ خارج کرتے ہوئے ہائی کورٹ نے وہاں نماز بند کرنے کے لیے کہا تھا۔ 14 جولائی کو سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے فیصلے پر روک لگانے سے انکار کرتے ہوئے تفصیلی سماعت کی بات کہی تھی۔ سپریم کورٹ نے عبوری انتظام کے طور پر مسلم فریق کو احاطے کے نزدیک کی کوئی جگہ جمعہ کی نماز کے لیے فراہم کرنے کو کہا تھا۔ چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیہ باگچی اور جسٹس وی موہنا کی بنچ کے سامنے مسلم فریق کی طرف سے سینئر وکیل حذیفہ احمدی پیش ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ ''انتظامیہ کی طرف سے نماز کے لیے دی گئی جگہ بھوج شالہ احاطہ سے 2 کلومیٹر دور ہے۔ اس کی وجہ سے نمازی جمعہ کی نماز ادا نہیں کر پا رہے ہیں۔'' مدھیہ پردیش حکومت کی طرف سے پیش ہوئے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے احمدی کے دعوے کی تردید کی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ نئی جگہ کا فاصلہ تقریباً 900 میٹر ہے۔ مہتا نے کہا کہ انتظامیہ احاطے کے مزید قریب جگہ فراہم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ امید ہے کہ نئی جگہ کی شناخت جلد کر لی جائے گی۔ عدالت اور عرضی گزار نے ریاستی حکومت کی اس یقین دہانی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ عدالت نے معاملے کی اگلی سماعت 24 جولائی کو طے کی ہے۔

تحقیق وترقی کی دوڑ میں امریکہ کے برابر پہنچا چین، وائٹ ہاؤس رپورٹ میں انکشاف

وائٹ ہاؤس رپورٹ کے مطابق تحقیق وترقی کے اخراجات اور جدید ٹیکنالوجی کے میدان میں چین امریکہ کے ہم پلہ حریف بن چکا ہے

واشنگٹن: وائٹ ہاؤس کی جانب سے جاری ایک اہم رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تحقیق وترقی (ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ) کے شعبے میں چین اب امریکہ کے برابر کا حریف بن چکا ہے۔ رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ بیجنگ کی منظم حکمت عملی اور مسلسل سرمایہ کاری کے باعث مصنوعی ذہانت، کوانٹم کمپیوٹنگ، سیمی کنڈکٹرز اور دیگر ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں اس کی صلاحیتیں تیزی سے مضبوط ہو رہی ہیں۔ وائٹ ہاؤس کے آفس آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پالیسی کی جانب سے جاری کی گئی رپورٹ 'سائنس: اے نیو گولڈن ایج' میں امریکہ کے تقریباً 200 ارب ڈالر سالانہ وفاقی تحقیقاتی نظام کی از سر نو تشکیل کے لیے ایک جامع خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ دو دہائیوں کے دوران تحقیق وترقی پر چین کے اخراجات میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اور قوتِ خرید کے مساوی (پرچیزنگ پاور پیریٹی) کے حساب سے بعض پیمانوں پر یہ اخراجات اب امریکہ کے برابر پہنچ چکے ہیں۔ رپورٹ میں اس مقابلے کو سرد جنگ کے دور کی سائنسی اور تکنیکی مسابقت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ امریکہ، چین اور یورپی یونین کے درمیان موازنے پر مبنی ایک چارٹ میں کہا گیا ہے کہ پہلی مرتبہ امریکہ کو تحقیق وترقی کے اخراجات کے معاملے میں اپنے برابر کا عالمی حریف ملا ہے۔ دستاویز کے مطابق چین نے سائنسی تحقیق کو اپنی عالمی مسابقتی حکمت عملی کا مرکزی جزو بنا لیا ہے۔ اعلیٰ ترین حکومتی سطح پر فیصلے کیے جا رہے ہیں اور مختلف شعبوں میں تحقیقاتی سرگرمیوں کے درمیان مؤثر تال میل قائم کیا گیا ہے۔ اسی حکمت عملی کے تحت چین بنیادی سائنسی تحقیق کے لیے بڑے پیمانے پر وسائل مختص کرنے، اہم ٹیکنالوجیز میں تیزی سے پیش رفت کرنے اور اختراعی نظام کو مضبوط بنانے میں کامیاب رہا ہے۔ رپورٹ میں خودکار سائنسی تجربہ گاہوں کے میدان میں بھی چین کو امریکہ کا مضبوط حریف قرار دیا گیا ہے، جہاں مصنوعی ذہانت اور روبوٹکس کی مدد سے تجربات کی منصوبہ بندی اور ان کے نفاذ کو ممکن بنایا جا رہا ہے۔ اگرچہ امریکہ نے اپنی قومی تجربہ گاہوں میں اس نوعیت کی ابتدائی سہولتیں قائم کی ہیں، تاہم چین اور کینیڈا جیسے ممالک اس شعبے میں تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ وائٹ ہاؤس نے سفارش کی ہے کہ وفاقی وسائل کو مصنوعی ذہانت، کوانٹم کمپیوٹنگ، سیمی کنڈکٹرز، جوہری انشقاق وامتزاج، جدید مواصلاتی نظام، روبوٹکس، مینوفیکچرنگ اور خلائی ٹیکنالوجی جیسے شعبوں پر مرکوز کیا جائے۔

مختصر مگر اہم خبریں

این ای ای ٹی کو ختم کرنا واحد حل: تملناڈو چیف منسٹر وجے

چینائی: انہوں نے کہا کہ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہول گاندھی اور دیگر قائدین کی دہلی میں این ای ای ٹی کے احتجاج پر گرفتاری 'جمہوریت مخالف' ہے اور 'گرفتاری' کی کارروائی قابل مذمت ہے۔ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے نے بدھ 22 جولائی کو کہا کہ مرکزی حکومت کو این ای ای ٹی کے معاملے پر لوگوں اور طلباء کے جذبات کا احترام کرنا چاہیے اور اسے مکمل طور پر ختم کرنا چاہیے اور یہی اس مسئلے کا واحد حل ہے۔ این ای ای ٹی پیپر لیک کے معاملے کے خلاف احتجاج کرنے والے طلباء کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے پارلیمنٹ کے باہر اپوزیشن کے احتجاج کے لیے اپنی پارٹی کی حمایت بڑھاتے ہوئے، وجے نے کہا کہ دہلی میں این ای ای ٹی کے احتجاج پر لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہول گاندھی اور دیگر رہنماؤں کی گرفتاری 'جمہوریت مخالف' ہے، اور 'گرفتاری' کی کارروائی قابل مذمت ہے۔ وجے نے زور دے کر کہا کہ این ای ای ٹی کو ختم کرنے پر ٹی وی کے کا موقف غیر سمجھوتہ کرنے والا ہے۔ تاہم، انہوں نے کہا کہ ان کی پارٹی ''ووٹ کی سیاست'' کی خاطر، بظاہر تمل ناڈو کی اہم اپوزیشن ڈی ایم کے کو نشانہ بناتے ہوئے جھوٹی یقین دہانی نہیں کرائے گی۔ کالے کپڑے پہنے کئی اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈروں نے بدھ کو این ای ای ٹی معاملے پر پارلیمنٹ کے باہر احتجاج کیا۔

اننت ناگ دہشت گردانہ حملے میں پولیس اہلکار حسین کی موت

سری نگر: اننت ناگ کے لال چوک میں بدھ کی دوپہر تقریباً 12.30 بجے فائرنگ کی گئی۔ سری نگر میں حکام نے بتایا کہ بدھ 22 جولائی کو جموں وکشمیر کے اننت ناگ قصبے میں دہشت گردوں کے حملے میں ایک پولیس اہلکار ہلاک ہو گیا۔ اننت ناگ کے لال چوک میں بدھ کی دوپہر تقریباً 12.30 بجے فائرنگ کی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ ایک ہیڈ کانسٹیبل عاشق حسین، جو امرناتھ یاترا کی سیکورٹی ڈیوٹی پر تعینات تھا، حملے میں زخمی ہوا اور اسے اننت ناگ کے سرکاری میڈیکل کالج اسپتال پہنچایا گیا۔ حکام نے بتایا کہ ڈاکٹروں نے حسین کو مردہ قرار دے دیا۔ انہوں نے بتایا کہ سیکورٹی فورسز نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا ہے اور حملہ آوروں کی تلاش کے لیے آپریشن شروع کر دیا ہے۔ لشکر طیبہ کی سایہ دار تنظیم مزاحمتی محاذ (ٹی آر ایف) نے سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعے حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔

تازہ امریکی حملوں کے بعد ایران نے بحرین، کویت اور اردن پر حملہ کر دیا

امریکہ اور ایران کے درمیان تنازعہ مزید وسیع ہو گیا، جب تہران نے ایرانی فوجی اہداف پر مسلسل 11 ویں رات امریکی فضائی حملوں کے بعد بحرین، کویت اور اردن پر تازہ جوابی حملے شروع کر دیے۔ امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ نے کہا کہ جنگ سے امریکہ کو 5.37 بلین ڈالر کا نقصان پہنچا ہے، جب کہ تازہ ترین کشیدگی علاقائی سلامتی، ہوا بازی، جہاز رانی اور توانائی کی منڈیوں میں خلل ڈال رہی ہے۔ تازہ ترین پیشرفت کے لیے ہماری لائیو کوریج پر عمل کریں۔ اردن نے چار ایرانی میزائلوں کو ناکارہ بنا دیا۔ اردن کی مسلح افواج نے کہا کہ اس کے فضائی دفاعی نظام نے ایران کی جانب سے مملکت کو نشانہ بنانے والے تازہ حملوں کے بعد چار ایرانی میزائلوں کو روک دیا۔ چار میزائلوں کو روک لیا گیا۔ دو دور دراز، غیر آباد علاقوں میں اترے۔ کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ جنوبی بندرگاہی شہر عقبہ میں میزائل وارننگ سائرن بجائے گئے، جس سے علاقے میں دھوئیں کے بادل نظر آ رہے تھے۔ اسرائیلی حکام نے کہا کہ میزائلوں نے اردن کو نشانہ بنایا اور اس بات کی تصدیق کی کہ کوئی ملبہ اسرائیلی حدود میں داخل نہیں ہوا۔ اردن بارہا ایرانی حملوں کی زد میں آیا ہے کیونکہ وہ امریکی فوجیوں اور فوجی طیاروں کی میزبانی کرتا ہے۔ ایران کا کہنا ہے کہ اس نے اردن اور بحرین میں اڈوں کو نشانہ بنایا۔ ایران کی فوج نے کہا کہ اس نے اردن میں ازرق ایئر بیس اور بحرین میں شیخ عیسیٰ ایئر بیس کو نشانہ بنایا۔

سرحد پر امن، ہند۔چین تعلقات کی پہلی شرط ہے: جے شنکر

منیلا: بھارت کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے بدھ کو منیلا میں اپنے چینی ہم منصب وانگ یی سے ملاقات کے دوران کہا کہ بھارت اور چین کے درمیان معمول کے تعلقات کے لیے سرحدی علاقوں میں امن اور استحکام بنیادی شرط ہے، جبکہ دوطرفہ تعلقات باہمی احترام، مشترکہ مفادات اور ایک دوسرے کے حساس معاملات کے احترام پر مبنی ہونے چاہییں۔ ملاقات کے دوران جے شنکر نے بھارتی منڈی تک رسائی، تجارتی عدم توازن اور سپلائی چین سے متعلق غیر یقینی صورتحال پر بھی بھارت کے تحفظات کا اظہار کیا۔ دونوں وزرائے خارجہ جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی تنظیم (آسیان) کے تحت ہونے والے اعلیٰ سطحی اجلاسوں میں شرکت کے لیے فلپائن کے دارالحکومت منیلا میں موجود ہیں۔ بھارت اور چین نے گزشتہ چند ماہ کے دوران باہمی تعلقات کو معمول پر لانے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ مشرقی لداخ میں چار برس سے زائد عرصے تک جاری سرحدی تعطل کے باعث دونوں ممالک کے تعلقات میں شدید کشیدگی پیدا ہوگئی تھی۔ ابتدائی خطاب میں جے شنکر نے کہا، ''ہم سمجھتے ہیں کہ مستحکم اور تعاون پر مبنی تعلقات صرف باہمی احترام، باہمی مفادات اور ایک دوسرے کے حساس معاملات کا خیال رکھنے کی بنیاد پر ہی بہتر انداز میں فروغ پا سکتے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ ایسے تعلقات ایک کثیر قطبی ایشیا اور کثیر قطبی دنیا کی تشکیل میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ وزیر خارجہ نے لائن آف ایکچوئل کنٹرول (ایل اے سی) پر امن برقرار رکھنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا، ''سرحدی علاقوں میں امن معمول کے تعلقات کے لیے واضح طور پر پہلی شرط ہے۔ اکتوبر 2024 سے دونوں فریق اس اہم مقصد کے حصول کے لیے مسلسل بات چیت کر رہے ہیں۔'' جے شنکر نے اس بات پر بھی زور دیا کہ دونوں ممالک کے درمیان اختلافات کو تنازعات میں تبدیل نہیں ہونے دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا، ''دو بڑے اور اہم ممالک اور قریبی ہمسایوں کی حیثیت سے بھارت اور چین کے اپنے اپنے مفادات ہونا فطری بات ہے۔ اسی لیے ہمارے رہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ اختلافات کو تنازع نہیں بننے دینا چاہیے، بلکہ سفارت کاری کے ذریعے انہیں مناسب انداز میں سنبھالنا چاہیے۔'' وزیر خارجہ نے دوطرفہ تجارت اور سپلائی چین سے متعلق بھارت کے خدشات کا بھی ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان اہم معاملات کا حل ضروری ہے۔

جوہر یونیورسٹی کے خلاف بلڈوزر کارروائی پر فوری روک لگائی جائے

رامپور کے خلاف مجوزہ انہدامی کارروائی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے ریاستی گورنر سے مداخلت کا مطالبہ کیا ہے

رامپور: جماعت اسلامی ہند نے محمد علی جوہر جوہر یونیورسٹی، رامپور کے خلاف مجوزہ انہدامی کارروائی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے ریاستی گورنر سے مداخلت کا مطالبہ کیا ہے اور طلبہ کے تعلیمی حقوق کے تحفظ پر زور دیا ہے۔ جماعت اسلامی ہند کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے منگل کے روز رامپور میں واقع مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کا دورہ کر کے یونیورسٹی انتظامیہ، اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ وفد نے یونیورسٹی کی متعدد عمارتوں کو منہدم کیے جانے سے متعلق جاری احکامات پر گہری تشویش ظاہر کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ کے توسط سے اتر پردیش کی گورنر کے نام ایک مکتوب پیش کیا۔ جماعت اسلامی ہند نے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ یونیورسٹی کیمپس میں کسی بھی قسم کی بلڈوزر یا انہدامی کارروائی کو فوری طور پر روکا جائے اور وہاں زیر تعلیم ہزاروں طلبہ کے تعلیمی مستقبل کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ تنظیم کے مطابق یونیورسٹی کی 40 عمارتوں میں سے 38 کو منہدم کرنے کے احکامات جاری کیے گئے ہیں، جن پر عمل درآمد کے لیے 30 جولائی کی آخری تاریخ مقرر ہے۔ جماعت اسلامی ہند کا کہنا ہے کہ اگر اتنے بڑے پیمانے پر انہدامی کارروائی کی گئی تو نہ صرف ادارے کا وجود شدید متاثر ہوگا بلکہ تقریباً 3 ہزار طلبہ کی تعلیم بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔ مکتوب میں کہا گیا ہے کہ یونیورسٹی میں بڑی تعداد میں ایسے طلبہ زیر تعلیم ہیں جو معاشی اور سماجی طور پر پسماندہ طبقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں متعدد طلبہ کو فیس میں رعایت بھی فراہم کی جاتی ہے۔ ایسے میں وسیع پیمانے پر عمارتوں کو منہدم کرنے کا فیصلہ ان طلبہ کے تعلیمی مستقبل پر منفی اثرات مرتب کر سکتا ہے۔ جماعت اسلامی ہند نے گورنر سے اپیل کی ہے کہ وہ اس معاملے میں مداخلت کرتے ہوئے طلبہ کے حقِ تعلیم اور تعلیمی ادارے کی آئینی حیثیت کے تحفظ کے لیے مناسب اقدامات کریں۔ تنظیم کا موقف ہے کہ تعلیمی اداروں سے متعلق معاملات میں ایسے فیصلے کیے جانے چاہئیں جن سے طلبہ کی تعلیم متاثر نہ ہو۔ وفد نے اپنے مکتوب میں یہ مطالبہ بھی کیا کہ معاملے کو متعلقہ عدالت کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ انہدامی احکامات کی قانونی حیثیت اور یونیورسٹی کی جانب سے اٹھائے گئے دائرۂ اختیار سے متعلق اعتراضات کا عدالتی طریقۂ کار کے تحت جائزہ لیا جا سکے۔ تنظیم نے کہا کہ عدالتی کارروائی مکمل ہونے تک کسی بھی قسم کی انہدامی کارروائی سے گریز کیا جانا چاہیے۔

سی جے پی کے احتجاج پر ارجیت سنگھ: ہیلو منتری، آپ کو لگتا ہے کہ آپ خدا ہیں؟

مشہور موسیقار نے سوشل میڈیا پر احتجاج کے دوران طلباء پر لاٹھی چارج کرتے ہوئے دکھائے جانے والے ویڈیوز پر اپنے غصے کا اظہار کرتے ہوئے حکام اور دہلی پولیس دونوں کو پکارا

نئی دہلی: جیسے ہی دہلی میں طلبا کا ملک گیر احتجاج سرخیوں میں آیا، گلوکار ارجیت سنگھ مظاہرین پر پولیس کی مبینہ کارروائی کے خلاف بولنے والی مشہور شخصیات کی بڑھتی ہوئی فہرست میں شامل ہو گئے ہیں۔ مشہور موسیقار نے سوشل میڈیا پر احتجاج کے دوران طلباء پر لاٹھی چارج کرتے ہوئے دکھائے جانے والے ویڈیوز پر اپنے غصے کا اظہار کرتے ہوئے حکام اور دہلی پولیس دونوں کو پکارا۔ تعلیمی اصلاحات اور تعلیمی شعبے میں مبینہ بے ضابطگیوں پر جوابدہی کے طلبا کے مطالبات کے اردگرد ہونے والے احتجاج نے ملک بھر میں وسیع بحث کو جنم دیا ہے۔ دہلی کے جنتر منتر اور 'چلو سنسد' مارچ کے مناظر وائرل ہو گئے ہیں، جس سے صنعتوں میں عوامی شخصیات کا ردعمل سامنے آیا ہے۔ منگل کے روز، ارجیت نے ایکس پر ایک سخت الفاظ والی پوسٹ شیئر کی، جس میں طلبہ کے خلاف طاقت کے استعمال پر سوال اٹھایا گیا، جسے بہت سے لوگوں نے پرامن مظاہرے کے طور پر بیان کیا۔ ''یار، اب تو طالب علموں کو مار رہے ہیں یہاں آپ لوگ۔ ہیلو نیتا، منتری!! ہیلو دہلی پولیس، کیا آپ کو شرم نہیں آتی!!؟ کیا چل رہا ہے بھائی! اپنے آپ کو بھگوان سماج لیا ہے کیا؟ ہر چیز یاد رکھو جائیگی، ہر چیز یاد رکھو جائیگی، صرف ہر روید بدلتا ہے! ہر روید بدلتا ہے!'' اس نے لکھا۔ ان کی پوسٹ تیزی سے وائرل ہوگئی، ہزاروں صارفین نے ان کے تبصروں کو شیئر کیا اور ردعمل کا اظہار کیا۔ ارجیت سنگھ اس پیش رفت پر ردعمل ظاہر کرنے والے واحد مشہور شخصیت نہیں ہیں۔ تجربہ کار اداکاروں زینت امان، شبانہ اعظمی، نصیر الدین شاہ، پرکاش راج، رتیش دیشمکھ، ویر داس، سوناکشی سنہا، دلجیت دوسانجھ، اور کئی دیگر شخصیات نے بھی سوشل میڈیا پوسٹس کے ذریعے احتجاجی طلبہ کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا ہے۔ مبینہ طور پر احتجاج دو ہفتوں سے زیادہ جاری رہا، طلباء نے تعلیمی نظام میں سنگین بے ضابطگیوں کا الزام لگایا، بشمول متنازعہ این ای ای ٹی پیپر لیک۔ سماجی کارکن سونم وانگچک کے احتجاج میں شامل ہونے اور جنتر منتر پر بھوک ہڑتال شروع کرنے کے بعد تحریک نے مزید توجہ حاصل کی۔ بعد میں انہیں دہلی پولیس نے احتجاجی مقام سے ہٹا دیا اور صفدر جنگ اسپتال میں داخل کرایا۔ دریں اثنا، جو پرامن مارچ کے طور پر شروع ہوا، مبینہ طور پر اس وقت کشیدہ ہو گیا جب پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال کیا۔ جائے وقوعہ کی ویڈیوز تب سے بڑے پیمانے پر آن لائن گردش کر رہی ہیں، جس سے مظاہروں سے نمٹنے کے بارے میں عوامی گفتگو میں شدت آتی ہے۔ جیسے جیسے مظاہرے جاری ہیں، حکومت اور طلباء کے نمائندوں کے درمیان بات چیت کے مطالبات زور پکڑ رہے ہیں، کئی عوامی شخصیات نے حکام پر زور دیا ہے کہ وہ پرامن حل تلاش کریں۔

ممبئی ساحلوں پر صفائی مہم کلین اپ ڈرائیو کے دوران 2,499 میٹرک ٹن فضلہ جمع

۱۴/جولائی اور ۱۸/جولائی ۲۰۲۶/کے درمیان اونچی لہریں اٹھیں

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے ساحلوں کو صاف ستھرا، محفوظ اور ماحول دوست رکھنے کے مقصد کے ساتھ، ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) نے 9 جولائی 2026 سے 19 جولائی 2026 تک ساحل سمندر کی صفائی کی ایک خصوصی مہم چلائی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس مہم کی حکمت عملی کے لحاظ سے اونچی لہروں کے پیش نظر منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ 2026، جو ساحلوں پر ملبے کی کافی مقدار کو دھونے کا امکان تھا۔ اس خصوصی مہم کے دوران، مجموعی طور پر 66.498,2 میٹرک ٹن ٹھوس فضلہ بشمول پلاسٹک، تھرموکول، لکڑی کا ملبہ، آبی نباتات، اور جواروں کے ذریعے ساحل سے دھویا جانے والا دیگر قسم کا کچرا اکٹھا کیا گیا۔ جمع شدہ فضلہ کو سائنسی طریقوں سے ٹھکانے لگایا گیا۔ ساحل سمندر کی صفائی کی خصوصی مہم میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی رہنمائی میں انتہائی منظم، مربوط اور موثر انداز میں چلائی گئی۔ اشونی بھیڈے اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (ویسٹرن سبربس) ڈاکٹر وپن شرما کی قیادت میں۔ مہم کی کامیابی کو یقینی بنانے کے لیے متعلقہ محکموں کے درمیان موثر ہم آہنگی قائم کی گئی۔ صفائی کے کاموں کی منظم منصوبہ بندی اور نگرانی اور ضروری اقدامات کے نفاذ پر خصوصی زور دیا گیا۔ خاص طور پر، مشینری، گاڑیوں اور افرادی قوت کی موثر دستیابی کو یقینی بنایا گیا تا کہ مانسون کے موسم میں جواروں سے ساحلوں پر دھلے ہوئے ملبے کو فوری طور پر ہٹایا جا سکے۔ صفائی کے اس جامع اقدام نے شہریوں اور سیاحوں کے لیے ایک صاف، صحت مند اور محفوظ ماحول فراہم کیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر (سالڈ ویسٹ مینجمنٹ) کرن ڈیگھاوکر نے ساحلوں پر کچرے کو جمع کرنے کے بارے میں تفصیلات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ 9 جولائی سے 19 جولائی 2026 کے درمیان مندرجہ ذیل مقدار میں فضلہ جمع کیا گیا: گرگاؤں چوپاٹی (ڈی وارڈ) کے 1.1 کلومیٹر کے علاقے سے 33.66 میٹرک ٹن؛ 152.10 میٹرک ٹن دادر-ماہیم بیچ (جی نارتھ وارڈ) کے 5 کلومیٹر طویل حصے سے؛ 127.20 میٹرک ٹن چمبائی-وارنگ پاڈا بیچ (ایچ ویسٹ وارڈ) کے 3.5 کلومیٹر طویل حصے سے؛ 28.44 میٹرک ٹن مدھ ماروے بیچ (پی نارتھ وارڈ) کے 8 کلومیٹر طویل حصے سے؛ 825,1 میٹرک ٹن جوہو بیچ (کے ویسٹ وارڈ) کے 6 کلومیٹر طویل حصے سے؛ 277.60 میٹرک ٹن ورسووا ساحل سمندر کے 4.5 کلومیٹر پھیلے سے؛ اور گورائی بیچ (آر سینٹرل وارڈ) سے 38.82 میٹرک ٹن، جس کی اوسط لمبائی 7 کلومیٹر ہے۔ اس خصوصی صفائی مہم کے دوران مجموعی طور پر 2,498.66 میٹرک ٹن کچرے کو ہٹایا گیا اور اسے مناسب طریقے سے ٹھکانے لگایا گیا۔ اس سلسلے میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے کہا ہے کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن مسلسل منصوبہ بند طریقے سے کام کر رہی ہے تا کہ ممبئی کے ساحل صاف، محفوظ اور ماحول دوست رہیں۔ صفائی کے خصوصی دستوں کو فوری طور پر کچرے کو ہٹانے کے لیے تعینات کیا گیا ہے جیسے کہ پلاسٹک، تھرموکول، لکڑی کا ملبہ، آبی نباتات، اور دیگر مواد جو سمندر سے بڑی مقدار میں ساحل سے دھوتے ہیں، خاص طور پر مون سون کے موسم میں۔ یہ دستے باقاعدگی سے ساحلوں کا معائنہ کرتے ہیں اور سائنسی طریقوں سے فضلہ اکٹھا کرنے اور اسے ٹھکانے لگانے کا کام انجام دیتے ہیں۔ ساحلوں کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے شہریوں کی فعال شرکت بہت ضروری ہے۔ شہریوں کو چاہیے کہ وہ میونسپل کارپوریشن کے ساحلوں کو صاف اور آلودگی سے پاک رکھنے کی کوششوں میں تعاون کریں۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن نے ممبئی کے ساحلوں پر 9 جولائی سے 19 جولائی 2026 کے درمیان چلائی گئی ایک خصوصی صفائی مہم کے دوران 499,2 میٹرک ٹن (درست عدد: 66.498,2 میٹرک ٹن) ٹھوس فضلہ جمع کر کے اسے سائنسی طریقے سے تلف کیا ہے۔ یہ مہم مانسون کے دوران سمندری لہروں (High Tides) کے باعث ساحلوں پر آنے والے کچرے کو صاف کرنے کے لیے خاص طور پر ڈیزائن کی گئی تھی۔

جنتر منتر پر معصوم طلبہ پر پولیس کا قہر

لیاقت شیداء سر کا دل دہلا دینے والا احتجاجی بیان یہ جمہوریت نہیں، ظلم کی انتہا ہے

مالیگاؤں: (نامہ نگار) دارالحکومت کے تاریخی اور سنگین خاموشی کے حامل میدان جنتر منتر پر گزشتہ دنوں جو خونچکاں اور المناک ڈرامہ رچایا گیا، اس نے ملک کے ہر حساس، دردمند اور ذی شعور شہری کی روح کو تڑپا کر رکھ دیا ہے۔ اپنے جائز حقوق، قلم کی حرمت اور روشن مستقبل کی فریاد لے کر سڑکوں پر اترنے والے پرامن اور معصوم طلبہ پر حکومت اور انتظامیہ کی جانب سے کی جانے والی وحشیانہ، بے رحمانہ اور سفاکانہ کارروائی کے خلاف اب پورے ملک میں غصے اور احتجاج کی لہر دوڑ گئی ہے۔ مہاراشٹر ٹیچر ایسوسی ایشن کے ضلعی صدر اور ممتاز تعلیمی ادارے شیداء ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے سکریٹری لیاقت شیداء سر نے اس درندانہ اور شرمناک واقعے پر اپنے شدید، آتشیں اور انتہائی جذباتی ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے حکومت کے اس جابرانہ رویے کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی ہے اور اسے جمہوریت کی پیشانی پر ایک کبھی نہ مٹنے والا سیاہ دھبہ قرار دیا ہے۔ لیاقت شیداء سر نے انتہائی حسرت اور غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "جنتر منتر کے سائے میں جمع ہونے والے یہ مظاہرین کوئی دہشت گرد، ملک دشمن عناصر یا ہتھیاروں سے لیس پیشہ ور مجرم نہیں تھے، بلکہ یہ اس عظیم ملک کا درخشاں مستقبل تھے۔ یہ وہ باصلاحیت، محنت کش اور باشعور طلبہ تھے جن کی زنبیل میں کل کا طلوع ہونے والا نیا سورج مقید ہے اور جن کے سینوں میں ایک نئے، پرامن اور ترقی یافتہ بھارت کی آرزوئیں مچل رہی تھیں۔" انہوں نے رقت آمیز اور دل کو چھو لینے والے انداز میں کہا کہ جن کومل ہاتھوں میں قلم، کتابیں اور ڈگریاں ہونی چاہئیں تھیں، ان پر پولیس کی سفاک لاٹھیاں اندھا دھند برسائی گئیں؛ جن روشن آنکھوں میں ملک و قوم کی خدمت کے دلکش خواب سجے تھے، ان میں آنسو گیس کے زہریلے، دم گھونٹنے والے گولے داغے گئے؛ اور ظلم کی انتہا تو یہ ہے کہ ملک کی عزت و آبرو کہلانے والی دوشیزاؤں اور معصوم طالبات کے ساتھ بے حرمتی، کھینچ تان اور بدتمیزی کی تمام حدیں پار کر دی گئیں۔ یہ صرف چند طلبہ پر تشدد نہیں تھا، بلکہ ملک کی تہذیب، شرافت اور جمہوریت کے چہرے کو زخمی کرنے کا ایک ایسا ناقابلِ معافی جرم ہے جسے تاریخ کے صفحات کبھی فراموش نہیں کر سکیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان بے گناہ، نہتے اور معصوم طلبہ پر ظلم و جبر کا وہ پہاڑ توڑا گیا جس کا تصور بھی کسی مہذب معاشرے میں ممکن نہیں۔ استبداد اور فرعونیت کی اس بدمعاشی نے ثابت کر دیا کہ موجودہ انتظامیہ کے دل میں درد، انصاف اور دردمندی نام کی کوئی شے باقی نہیں رہی۔ حالت یہ تھی کہ سڑکوں پر بہتا ہوا بچوں کا خون اور ان کی چیخیں آسنسی میں بدل رہی تھیں، اور یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ظالموں کے ہاتھ میں بس اب سیدھی گولی چلانا ہی باقی رہ گیا تھا، باقی ظلم کی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ ایک استاد کا دل اس بزدلانہ اور حیوانی حرکت پر خون کے آنسو رو رہا ہے۔ لیاقت شیداء سر اور ان کی تعلیمی تنظیم کی جانب سے اس دل دہلا دینے والے واقعے کی شدید ترین مذمت کی جاتی ہے۔

دھوکہ دہی کی ایف آئی آر کے بعد مہاڈا اور بی ایم سی کا بڑا ایکشن

مدیار مینشن کی این او سی منسوخ، سٹاپ ورک نوٹس جاری

ممبئی: دھوکہ دہی اور جعلی دستاویزات کے سنگین الزامات میں FIR درج ہونے کے بعد ممبئی یعنی مہاراشٹر ہاؤسنگ اینڈ ایریا ڈیولپمنٹ اتھارٹی (MHADA) اور برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) نے مانڈوی ڈویژن میں واقع مدیار مینشن عمارت کے خلاف سخت کارروائی کی ہے۔ مہاڈا نے اس پروجیکٹ کے لیے جاری کردہ عدم اعتراض کا سرٹیفکیٹ (NOC) منسوخ کر دیا ہے، جبکہ بی ایم سی کے بلڈنگ پروپوزل ڈیپارٹمنٹ نے تعمیراتی کام کو روکتے ہوئے سٹاپ ورک نوٹس (Stop Work Notice) جاری کر دیا ہے۔ مہاڈا کے جاری کردہ سرکاری حکم نامے میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ اس پروجیکٹ کو مستقبل میں کسی بھی قسم کی انتظامی اجازت، ترمیم یا منظوری نہیں دی جائے گی۔ کسی بھی قانونی یا انتظامی پیچیدگی سے بچنے کے لیے جائے وقوعہ پر جاری تمام تعمیراتی کام فوری طور پر روکنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ قابلِ غور بات: معاملے میں FIR درج ہونے کے باوجود، جائے وقوعہ پر ساتویں منزل (7 + Ground) تک کی تعمیر کا کام جاری رکھا گیا تھا۔ معاملے میں FIR درج ہونے کے بعد سب رجسٹرار آف اشورینس (Sub Registrar of Assurances) کی جانب سے 8 دستاویزات رجسٹر کی گئی تھیں۔ اس بات کا نوٹس لیتے ہوئے سب رجسٹرار کے دفتر نے متعلقہ پولیس اسٹیشن کو خط لکھا ہے جس میں واضح کیا گیا ہے کہ ان 8 دستاویزات کی بنیاد جعلی کاغذات پر ہے، لہٰذا ان کا استعمال کہیں بھی نہ کیا جائے۔ اس جائیداد سے متعلق دھوکہ دہی کا انکشاف رواں سال 2 فروری کو اس وقت ہوا جب شکایت کنندہ محمد رفیق عثمان پودینہ والا نے دھوکہ دہی اور جعل سازی کا الزام لگاتے ہوئے شکایت درج کرائی۔ شکایت کی بنیاد پر پائے دھونی پولیس اسٹیشن میں درج ذیل ملزمان کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ (FIR) درج کیا گیا تھا۔ مہاڈا کے اس سخت موقف کے بعد توقع ظاہر کی جارہی ہے کہ اس پروجیکٹ سے جڑے دیگر انتظامی پہلوؤں اور افسران کے کردار کی تحقیقات میں بھی تیزی آئے گی۔

ممبئی میں دادر چمبور میں احتجاجی مظاہرہ، فلم اداکارہ عائشہ خان بھی زیر حراست

۲۳ جولائی مہاراشٹر بند، پولس الرٹ، دادر میں ۲۰۰ سو مظاہرین زیر حراست، حالات قابو میں، چمبور میں بھی ۲۰۰ مظاہرین زیر حراست

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی شہر میں بھی سی جے پی کے احتجاج نے شدت اختیار کر لی ہے ممبئی کے چمبور اور شیواجی پارک میں بلا اجازت احتجاجی مظاہرہ کرنے کی پاداش میں مظاہرین کو زیر حراست لیا گیا اس کے ساتھ ہی ممبئی کے مختلف علاقوں میں پولس نے کارروائی کی ہے احتجاجی مظاہرہ کے دوران نظم و نسق کی برقراری کے لئے شیواجی پارک پر پولس نے خصوصی حفاظتی انتظامات کیے تھے اس علاوہ وہ پولس کی کارروائی کے دوران ایک فلم اداکار عائشہ خان کو بھی دادر سے زیر حراست لیا گیا اور ورلی پولس اسٹیشن لیجا کر ٦ بجے رہا کر دیا گیا انہوں نے پولس پر جبرا حراست میں لینے کا الزام عائد کیا اور کہا کہ وہ دادر میں اپنے دوستوں کے ہمراہ آئی تھی لیکن انہیں پولس نے حراست میں لیا کیا یہ درست ہے کیا وہ سڑک پر اپنے دوستوں کے ہمراہ کھڑے بھی نہیں ہوسکتی وہ تین دوست تھے پانچ افراد پر پابندی عائد ہے اس کے باوجود پولس نے جبرا انہیں وین میں بٹھا کر پولس اسٹیشن لے گئی۔ ممبئی میں احتجاجی مظاہرہ کے ساتھ ونچت بہوجن اگھاڑی کے سربراہ پرکاش امبیڈکر نے کل ۲۳ جولائی کو مہاراشٹر بند کا اعلان بھی کیا ہے۔ ممبئی کے شیواجی پارک میں آج سی جے پی اور دیگر مختلف تنظیموں کے مشتعل افراد نے NEET کے معاملے کو لے کر احتجاج کیا۔ اس کے لیے بھی کوئی اجازت نہیں تھی۔ تقریباً 200 مظاہرین کو حراست میں لے لیا گیا۔ تقریباً 1500 مظاہرین شیواجی پارک میں جمع تھے وہ پرامن طور پر منتشر ہو گئے۔ قانون کے مطابق مزید کارروائی کی جارہی ہے اس کی تصدیق ڈی سی پی مہندر پنڈت نے کی ہے۔ مظاہرہ کے پیش نظر سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں اور بند کو لے کر بھی پولس الرٹ موڈ پر ہے البتہ اب تک پولس نے ممبئی شہر میں کئی مظاہرین کو زیر حراست لیا ہے یہ احتجاجی مظاہرہ اب شدت اختیار کر گیا ہے آج (22 جولائی، 2026)، دوپہر 00:1 بجے کے قریب، چیمبور پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر ادیان چوک میں امتناعی احکامات کی خلاف ورزی پر ایک احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ تقریب میں 700 سے 800 کے درمیان مظاہرین نے شرکت کی۔ پولیس نے ان سے بحث کرتے ہوئے تحمل کا مظاہرہ کیا اور انہیں وہاں سے جانے کی ہدایت دی جس کے بعد بھیڑ منتشر ہو گئی۔ ہجوم میں سے تقریباً 200 افراد کو الگ کر کے حراست میں لے لیا گیا۔ ممنوعہ احکامات کی خلاف ورزی اور دیگر قابل اطلاق جرائم کے لیے مظاہرین کے خلاف فی الحال قانونی کارروائی جاری ہے۔ پولس اس معاملہ میں مزید تفتیش کر رہی ہے۔

الیکشن کمیشن ایکشن موڈ میں: ناسک ایم ایل سی انتخاب میں مبینہ بے ضابطگیوں کی تحقیقات کا حکم

ناسک: (نامہ نگار) ناسک ضلع کے مقامی خودمختار اداروں کے حلقہ انتخاب سے قانون ساز کونسل (ودھان پریشد) کے انتخاب میں مہایوتی کے امیدوار دراڑے کی غیر متوقع شکست کے بعد مالی بے ضابطگیوں اور مبینہ رقم کی تقسیم کے الزامات نے ریاست کی سیاسی فضا میں ہلچل مچا دی ہے۔ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے الیکشن کمیشن نے ایکشن موڈ اختیار کرتے ہوئے تحقیقات کا حکم جاری کر دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق، ضلع الیکشن حکام کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ پورے معاملے کی مکمل جانچ کر کے جلد از جلد اپنی رپورٹ پیش کریں۔ ناسک کی ایڈیشنل ضلع کلکٹر و ایڈیشنل ضلع الیکشن آفیسر مدھومتی سردیسائی نے متعلقہ افسران کو فوری تحقیقات مکمل کرنے اور رپورٹ جمع کرانے کی ہدایت دی ہے۔ یہ کارروائی کوپرگاؤں کے سنجے کالے کی جانب سے دراڑے برادران کے خلاف کی گئی شکایت کے بعد عمل میں آئی ہے۔ شکایت میں انتخابی عمل کے دوران مبینہ مالی بے ضابطگیوں کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ دوسری جانب اس معاملے پر ردِعمل دیتے ہوئے رکنِ اسمبلی کشور دراڑے نے کہا کہ انہیں اس شکایت کے بارے میں فی الحال کوئی باضابطہ اطلاع یا نوٹس موصول نہیں ہوا ہے۔ ان کے مطابق، "کس نے اور کہاں میرے خلاف شکایت درج کرائی، اس بارے میں مجھے کوئی علم نہیں۔ ابھی تک مجھے کوئی نوٹس بھی نہیں ملا ہے۔ اگر نوٹس موصول ہوتا ہے تو اس کے بعد آئندہ کا فیصلہ کیا جائے گا۔ سیاسی حلقوں میں اس معاملے پر گہری نظر رکھی جارہی ہے، جبکہ تحقیقات کی رپورٹ آنے کے بعد مزید پیش رفت متوقع ہے۔ مرکزی الیکشن کمیشن نے ناسک لیجسلیٹو کونسل (MLC) کے حالیہ انتخاب میں ووٹرز کو بڑے پیمانے پر پیسے بانٹنے کی شکایت پر سخت ایکشن لیتے ہوئے ضلعی کلکٹر کو اعلیٰ سطحی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ جون 2026 میں منعقد ہونے والے اس انتخاب کے بعد یہ معاملہ سامنے آیا ہے، جس نے مہاراشٹر کی سیاست میں ایک نیا تنازع کھڑا کر دیا ہے۔ ووٹوں کی خرید و فروخت کا الزام: انتخاب کے دوران ووٹرز (جو کہ مقامی بلدیاتی اداروں کے نمائندے تھے) کو راغب کرنے کے لیے مبینہ طور پر دونوں جانب سے کروڑوں روپے کے فنڈز اور پیسے پانی کی طرح بہائے گئے۔ اس ضمن میں باقاعدہ شکایات درج کرائی گئی تھیں۔

آنگن واڑی اور آشا کارکنان کو

بی ایل او کی ڈیوٹی دینے کے خلاف زبردست احتجاج

آنگن واڑی اور آشا ورکرز ایکشن کمیٹی کے آندولن میں سیکڑوں کارکنان کی شرکت، بی ایل او کی ڈیوٹی دینے سے کارکنان میں شدید ناراضگی۔ آنگن واڑی اور آشا کارکنان کو معاون بی ایل اوز کی ڈیوٹی دیئے جانے اور بی ایل او کی ڈیوٹی سے منع کرنے پر ملازمت سے برطرف اور کارروائی کرنے کی دھمکی کے خلاف آنگن واڑی اور آشا ورکرز ایکشن کمیٹی نے منگل کو آزاد میدان پر زبردست آندولن کیا۔ اس دوران شہر و مضافات کے سیکڑوں ورکرز نے احتجاج میں حصہ لیا۔ مہاراشٹر کے چیف الیکٹورل آفیسر، چوکلنگم نے ایکشن کمیٹی کے وفد کو یقین دلایا ہے کہ سیویکاؤں اور آشا ورکرز سے اسسٹنٹ بی ایل او کا کام زبردستی نہیں کرایا جائے گا، نہ ہی ان پر کارروائی کی جائے گی۔ ایکشن کمیٹی کے ذمہ داران کے مطابق "آنگن واڑی کارکنان کا بنیادی کام پری پرائمری تعلیم، بچوں کی غذائیت اور صحت، وزن اور قد کی پیمائش، سروے، نئی پیدائش، حاملہ خواتین، بچوں کی اموات اور زچگی کی شرح اموات کو روکنا، ان کا ریکارڈ رکھنا، گھر کے دورے اور ٹیکہ کاری وغیرہ کی ذمہ داری نبھانا ہے لیکن محکمہ الیکشن نے انہیں اسسٹنٹ بی ایل او کی ذمہ داری سونپ دی ہے جو سیویکائیں ڈیوٹی کرنے سے منع کر رہی ہیں انہیں دھمکی آمیز خطوط دیئے جا رہے ہیں جس میں بی ایل او کا کام نہ کرنے پر سروس ختم کرنے اور کارروائی کی دھمکی دی جارہی ہے جس سے آنگن واڑی کارکنوں میں خوف اور عدم تحفظ کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔" واضح رہے کہ خواتین اور بچوں کی ترقی کے محکمے نے آنگن واڑی کارکنوں کو اضافی کام نہ دینے کی ہدایت جاری کی ہے۔ سپریم کورٹ نے بھی اضافی کام دینے سے منع کیا ہے تا کہ ان کا اصل کام متاثر نہ ہو۔ ایکشن کمیٹی کے کارکنان نے کہا کہ "آشا ورکرز بھی صحت کی خدمات فراہم کرنے کا بہت اہم اور ضروری کام کرتی ہیں۔ اس وقت مانسون کا موسم ہے۔ برساتی پانی اور بند نالوں کی وجہ سے وبائی امراض جیسے ڈائریا، ملیریا اور ڈینگو وغیرہ پھیل رہے ہیں۔ وہ ہر قسم کے امراض اور بیماریوں میں مبتلا مریضوں کو ڈھونڈ کر انہیں مرکز صحت تک پہنچانے یا ان کی معلومات مرکز صحت کو فراہم کرنے کا کام بھی کرتی ہیں۔ وہ روزانہ اوسطاً ٦ سے ٧ گھنٹے کام کرتی ہیں۔ اس لئے وہ صحت کی خدمات اور انتخابی کام دونوں ایک ساتھ نہیں کر سکتی ہیں۔ ایسے میں انہیں بی ایل او کی ڈیوٹی دینا، ان کے صحت کی دیکھ بھال کے ضروری کام پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔ اس لئے صحت، تغذیہ اور تعلیم کے شعبوں میں اہم اور بنیادی کام کرنے والی آنگن واڑی اور آشا ورکرز کو بی ایل او کا کام زبردستی نہ سونپا جائے۔ اس کام کیلئے ایک آزاد طریقہ کار نافذ کیا جانا چاہئے۔

ممبئی کو پانی فراہم کرنے والی تانسا جھیل لبریز

ممبئی تانسا جھیل ممبئی میونسپل کارپوریشن کے علاقے کو پانی فراہم کرنے والی سات جھیلوں میں سے ایک، آج (22 جولائی 2026) کو لبریز ہو گئی۔ بی ایم سی کے ہائیڈرولک انجینئر ڈپارٹمنٹ نے اطلاع دی ہے کہ جھیل آج صبح 51:8 پر بہنے لگی۔ بی ایم سی علاقے کو پانی فراہم کرنے والی سات جھیلوں میں سے، وہار جھیل 7 جولائی 2026 کو رات 00:9 بجے بہنے لگی۔ اس کے فوراً بعد، اسی دن 7 جولائی 2026 تلسی جھیل بھی رات 43:11 پر بہنے لگی۔ اب تونسا جھیل بھی آج صبح سے اوور فلو لبریز ہونے لگی ہے۔ نتیجتاً، 22 جولائی 2026 تک، بی ایم سی کے علاقے کو پانی فراہم کرنے والی سات جھیلوں میں سے تین بہہ رہی ہیں۔ آبی ذخائر میں پانی کی سطح میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ گزشتہ چند دنوں سے کیچمنٹ کے علاقوں میں مسلسل، شدید بارش ہوئی ہے۔ آج صبح 00:6 بجے کی گئی پیمائش کے مطابق، تمام سات جھیلوں میں پانی کا کل ذخیرہ ان کی کل صلاحیت کا 90.61 فیصد ہے تانسا ڈیم تھانے ضلع کے شاہ پور تعلقہ میں واقع ہے اور ملک کے چند ڈیموں میں سے ایک ہے جو پتھر کی چنائی سے بنائے گئے ہیں۔ تانسا جھیل کی زیادہ سے زیادہ پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش، جو آج سے بہہ رہی ہے، 508,14 کروڑ لیٹر (080,145 ملین لیٹر) ہے۔ پچھلے سال، تانسا جھیل 23 جولائی کو شام 40:5 پر بہنے لگی۔ اس سے پہلے، یہ 24 جولائی 2024 کو صبح 16:4 پر بہنے لگی۔ 26 جولائی 2023 کو صبح 35:4 بجے؛ 14 جولائی 2022 کو شام 50:8 بجے؛ اور 22 جولائی 2021 کو صبح 48:5 پر۔ اس سے پہلے خاص طور پر 20 اگست 2020 کو یہ شام 05:7 پر بہنا شروع ہوا۔

ممبئی پولس کا عظیم کارنامہ تین برس سے لاپتہ بچہ سرپرست کے سپرد

مالونی میں بچہ ۲۰۲۳/سے غائب ہوا تھا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی پولس کی کاوشوں کے سبب تین سال بعد ایک ۸ سالہ بچہ کو پولس نے ان کے اہل خانہ کے سپرد کر دیا اور مغموم اہل خانہ کے چہرے میں خوشیاں لوٹائی ہے۔ اندھیری ایم آئی ڈی سی پولیس اسٹیشن کی حدود میں اسنہا سدن نامی یتیم خانہ نے شکایت درج کروائی تھی کہ ان کے یہاں کا ایک بچہ غائب ہو گیا ہے ۱۲۲ اکتوبر ۲۰۲۳ کو اس معاملہ میں پولس کے اغوا کی شکایت درج کی تھی ۱۲۲ اکتوبر کو ہی یہ بچہ لاوارث حالت میں جوہو چوپاٹی پر مشتبہ حالت میں پایا گیا تھا جسے پولس نے یتیم خانہ میں رکھا تھا۔ ۸ سالہ انیس خان کسی کو بلا بتائے یتیم خانہ سے چلا گیا تھا جس کے بعد پولس نے اس کی تلاش شروع کر دی ہے تمام گمشدہ ایف آئی آر ۲۰۲۳ سے لے کر اب تک گمشدگی ایف آئی آر کا معائنہ کیا گیا اس کے ساتھ ہی پولیس کو معلوم ہوا کہ ماٹونگا میں بھی اسی نام کا ایک بچہ ہے ایسے میں ریکارڈ کی جانچ کی گئی اور یہاں سے معلوم ہوا کہ یہ بچہ ملاڈ مالونی میں مقیم تھا اس کے بعد پولس نے اس کے گھر کا پتہ معلوم کیا اور پھر مالونی پولس اسٹیشن سے معلوم ہوا کہ اس بچے کا نام امن شیخ ہے جس کے بعد پولس نے اس کی پھوپھی سے تصویر بتا کر معلوم کیا تھا اس نے اس کی شناخت کر لی اور بعد ازاں پولیس نے ۳ برس سے لاپتہ ۸/سالہ بچہ کو اس کے گھر والوں کے سپرد کر دیا یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر ڈی سی پی دتہ نلاوڑے نے انجام دی ہے۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

اہلیان ممبئی کیلئے بہتر صحت اور طبی خدمات کو یقینی بنانے کیلئے پالیسی بنانے کی ہدایت

اس پلان میں سنگ میل اور مقاصد کا تعین کیا گیا ہے اور ان پر عمل درآمد کے لیے حکمت عملی مرتب کرنے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے شہریوں کو عالمی معیار کی، قابل رسائی، اور جوابدہ صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے کے لیے بی ایم سی کا مرحلہ وار روڈ میپ ممبئی کے صحت اور طبی نظام کی جامع، شہری پر مبنی، اور ٹیکنالوجی پر مبنی تبدیلی کی جانب بی ایم سی کا ایک اہم قدم؛ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی اہم ہدایات ممبئی میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے بی ایم سی کے صحت اور طبی محکموں کو ایک جامع، کثیر سطحی پالیسی بنانے کی ہدایت دی ہے جس کا مقصد ممبئی کے شہریوں کو معیاری، سستی، جامع اور جوابدہ صحت کی دیکھ بھال کی خدمات فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ پالیسی کو مرحلہ وار تیار کیا جائے اور اس میں مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی آپریشنز، صفائی ستھرائی اور افرادی قوت کے انتظام جیسے مختلف پہلوؤں کو شامل کیا جائے۔ بی ایم سی کے صحت اور طبی محکموں کی ایک خصوصی میٹنگ حال ہی میں بی ایم سی ہیڈ کوارٹر میں منعقد ہوئی، جہاں بھیڈے نے رہنمائی فراہم کی۔ میٹنگ میں ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) پراجکتا لاونگرے نے شرکت کی۔ ڈپٹی میونسپل کمشنر (پبلک ہیلتھ) شرد اوگھاڑے، ڈپٹی میونسپل کمشنر (میونسپل کمشنر آفس) شری پرشانت گائیکواڑ، میڈیکل ایجوکیشن اور بڑے اسپتالوں کے ڈائریکٹر ڈاکٹر شیلیش موہتے، ایگزیکٹیو ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر دکشا شاہ، اور متعلقہ محکموں کے افسران موجود تھے۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے صحت اور طبی محکموں کو ہدایت کی ہے کہ وہ متعدد سطحی اصلاحات کو مرحلہ وار طریقے سے نافذ کریں، جس کا مقصد بی ایم سی کی جانب سے فراہم کی جانے والی مختلف صحت اور طبی خدمات کو زیادہ شہری پر مبنی بنانا ہے۔ اسی مناسبت سے متعلقہ محکموں کی جانب سے مجوزہ پلان کے حوالے سے ایک ڈیجیٹل پریزنٹیشن پیش کی گئی۔ اس پلان میں سنگ میل اور مقاصد کا تعین کیا گیا ہے اور ان پر عمل درآمد کے لیے حکمت عملی مرتب کرنے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ مجوزہ منصوبے کے سنگ میل اور ہر مرحلے کے لیے طے شدہ اہداف کے بارے میں تفصیلات درج ذیل ہیں پہلا مرحلہ؛ اس مجوزہ منصوبے کے پہلے مرحلے کے لیے طے کیے گئے مقاصد میں شامل ہیں: میونسپل کارپوریشن کی صحت اور طبی سہولیات پر سٹیزن چارٹر کی نمائش؛ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں صفائی کے انتظام کو مزید مضبوط اور موثر بنانا؛ شکایات کے تیز تر ازالے کو یقینی بنانا؛ HMIS (ہسپتال مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم) کو زیادہ موثر طریقے سے نافذ کرنا؛ ہسپتال کی خدمات اور سہولیات کے لیے ایک جامع ڈیش بورڈ کو فعال کرنا؛ اور اسمارٹ اور ڈیجیٹل او پی ڈی سسٹم کو لاگو کر کے آؤٹ پیشنٹ ڈیپارٹمنٹس (OPD) میں مریض کے انتظار کے اوقات کو کم کرنا۔ اس میں محکمہ صحت عامہ کے ذریعے مختلف پرمٹ اور لائسنس جاری کرنے کے عمل کو ہموار کرنا بھی شامل ہے۔ ان شرائط و ضوابط کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنانا جن کے تحت یہ اجازت نامے اور لائسنس متواتر چیک کے ذریعے دیئے گئے تھے۔ اور جہاں ضرورت ہو وہاں جدید ترین ٹیکنالوجی کو اپنانا۔ مزید برآں، بہتری کے پہلے مرحلے میں ٹیکنالوجی کے موافق اقدامات شامل ہیں جو مریضوں کے لیے انتہائی اہم اور فائدہ مند ہیں، جیسے کہ خالی طبی آسامیوں کو پُر کرنا اور بڑے میونسپل ہسپتالوں میں بیمہ امداد کے وقف سیلز کا قیام تا کہ مریضوں کو ہیلتھ انشورنس کے فوائد حاصل کرنے میں مدد ملے۔ مزید برآں، اس منصوبے میں طبی علاج کے خواہاں مریضوں کے لیے ہنگامی حالات کے دوران ضروری ادویات کی فوری دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے ایک خصوصی بہتری کا پروگرام شامل کیا گیا ہے۔ دوسرا مرحلہ، اس مجوزہ منصوبے کے دوسرے مرحلے کے لیے جو مقاصد طے کیے گئے ہیں ان میں کئی اہم اقدامات شامل ہیں۔

ایران پر مسلسل گیارہویں دن بھی امریکی بمباری

امریکہ کے جنگی اخراجات ۳۷/ارب ڈالر سے تجاوز کرگئے

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے منگل کے دن بیان دیا کہ امریکہ کو ایران کے ساتھ مذاکرات کیلئے ملاقات میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ امریکی افواج یورینیم کی افزودگی کے اہم مقامات کے قریب ایرانی علاقوں کو نشانہ بنا سکتی ہیں۔ امریکی سینٹرل کمانڈ کے مطابق، امریکی فوج نے مسلسل گیارہویں رات بھی ایران پر حملے کئے اور طیاروں کے ہینگرز اور ڈرون اسٹوریج کے مقامات کو نشانہ بنایا۔ اس دوران، جنگ بندی معاہدے کی بحالی کیلئے پاکستان کی قیادت میں سفارتی کوششیں کسی واضح پیش رفت کے بغیر جاری ہیں۔ دوسری طرف صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کے خلاف حملوں میں مزید شدت لانے کا اشارہ دیا ہے۔ ایک حالیہ بیان میں صدر ٹرمپ نے نطنز کے قریب واقع ایران کی انتہائی محفوظ زیر زمین جوہری تنصیب 'کوہِ کلنگ گزلا' (پکیکس ماؤنٹین) پر بمباری کرنے کی دھمکی دی ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ "ہم بہت جلد... انتہائی شدت کے ساتھ اس علاقے کو نشانہ بنا رہے ہوں گے۔" ٹرمپ کے اس بیان پر ایران کی ملٹری کمانڈ نے سخت ردعمل ظاہر کیا اور خبردار کیا کہ اس طرح کے حملے کا نتیجہ "خطے میں جنگ کے دھماکے" کی صورت میں نکلے گا۔ واضح رہے کہ زمین سے ۱۰۰ میٹر نیچے زیرِ زمین واقع یہ جوہری تنصیب، تباہ شدہ سینٹری فیوج پلانٹ کے متبادل کے طور پر بنائی گئی تھی۔ ۲۰۲۵ء میں نطنز، فردو اور اصفہان پر ہونے والے حملوں کے بعد سے اس میں مزید توسیع کی گئی ہے۔ سی بی ایس نیوز کے مطابق، پینٹاگون نے دوبارہ جنگ شروع ہونے کے بعد چوتھے امریکی فوجی اہلکار کی ہلاکت کی تصدیق کی ہے، جس کے بعد ایران جنگ میں ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کی کل تعداد ۱۸ تک پہنچ گئی ہے۔ جانی نقصان کے علاوہ امریکہ کے جنگی اخراجات بھی بڑھتے جا رہے ہیں۔ الجزیرہ اور این ڈی ٹی وی کی رپورٹس کے مطابق، منگل کو امریکی سینٹ کی اپیروپری ایشنز کمیٹی کے سامنے گواہی دیتے ہوئے وزیرِ دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے بتایا کہ ایران کے خلاف جنگ پر امریکہ کو اب تک تقریباً ۳۷.۵ ارب ڈالر کے اخراجات آئے ہیں، جو مئی کے وسط میں لگائے گئے ۲۹ ارب ڈالر کے پہلے تخمینے سے زیادہ ہیں۔ فوج کی مدد کیلئے ریپبلکنز کی جانب سے ۹۵ ارب ڈالر کے بجٹ پیکج کی پیش رفت کے دوران ہیگسیتھ کو فنڈنگ کے حوالے سے سینیٹرز کے سوالات کا سامنا کرنا پڑا۔ امریکہ اور ایران جنگ کے درمیان آبنائے ہرمز مسلسل سرخیوں میں ہے۔ منیلا میں آسیان (ASEAN) کے وزرائے خارجہ کے اجلاس کے دوران امریکی وزیرِ خارجہ مارکو روبیو نے آبنائے میں تجارتی جہازوں پر ایران کے حملوں کو "ناقابلِ قبول" قرار دیا اور کہا کہ امریکہ بین الاقوامی جہازرانی کی 'حفاظت کرنا' جاری رکھے گا۔ روبیو نے خبردار کیا کہ ایران کو اس آبی گزرگاہ کو کنٹرول کرنے اور ٹول ٹیکس وصول کرنے کی اجازت دینا 'خطرناک مثال' قائم کرے گا جسے دنیا میں کہیں بھی دہرایا جا سکتا ہے۔ بحری انٹیلیجنس کمپنی 'کپلر' (Kpler) کے مطابق، آبی گزرگاہ سے بحری جہازوں کے گزرنے کی تعداد میں نمایاں کمی آئی ہے۔ یہاں سے ۲۰ جولائی کو صرف ۱۳ اور ۲۱ جولائی کو صرف ۹ جہاز ہی گزر پائے۔ ایران نے خطے بھر میں اپنی جوابی کارروائیوں کو وسیع کر دیا ہے۔ ایرانی فوج نے مغربی کویت میں کیمپ ڈوہا میں امریکی فوج کے گولہ بارود اور لاجسٹک مقامات پر ڈرون حملے کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ کویت نے اس سے قبل کہا تھا کہ ایرانی حملوں نے مسلسل چوتھے روز بجلی اور پانی کو نمک سے پاک کرنے کی تنصیبات کو نشانہ بنایا، ان حملوں کے نتیجے میں آگ بھڑک اٹھی جسے کنٹرول کرنے کیلئے ایمرجنسی عملے کو طلب کرنا پڑا۔ کویت کی وزارتِ خارجہ نے آبنائے ہرمز سے گزرتے ہوئے کویتی ٹینکر کیفان پر حملے میں عملے کے کئی ارکان کے زخمی ہونے کے بعد ایرانی سفیر کو بھی طلب کیا۔ اسلام آباد، امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی کو ختم کرنے کیلئے ثالثی کی کوششوں میں مصروف ہے۔ ایرانی وزیرِ داخلہ اسکندر مومنی نے رواں ہفتے پاکستان کا سفر کیا جہاں انہوں نے وزیرِ اعظم شہباز شریف اور چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل عاصم منیر سے ملاقات کی۔ تاہم، ٹرمپ نے منگل کے دن بیان دیا کہ امریکہ کو ایران کے ساتھ مذاکرات کیلئے ملاقات میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ امریکی افواج یورینیم کی افزودگی کے اہم مقامات کے قریب ایرانی علاقوں کو نشانہ بنا سکتی ہیں۔

چین کا بحران مزید گہرا ہوا، ۴۸/ملین بے روزگار

بیجنگ: ایک اعلیٰ چینی ماہر معاشیات کے مطابق چین کی حقیقی بے روزگاری کی شرح 10.2 فیصد ہے۔ یہ سرکاری شرح سے دوگنا ہے، فی الحال صرف 5٪ جس کا دعویٰ سی سی پی حکومت نے کیا ہے۔ 10 فیصد کی شرح سے تقریباً 48 ملین افراد کام سے محروم ہو جاتے ہیں جو اسپین یا ارجنٹائن کی پوری آبادی سے زیادہ ہیں۔ مزید برآں، یہ بھی چین میں بے روزگاری کی حقیقی سطح کو نہیں پکڑتا، کیونکہ دیہی بے روزگاروں کو عملی طور پر کبھی شمار نہیں کیا جاتا۔ سنگھوا یونیورسٹی کے سکول آف اکنامکس اینڈ مینجمنٹ میں عالمی معیشت میں چین کے مرکز کے ڈائریکٹر لی ڈاؤ کیو کی تقریر میں یہ کئی چونکا دینے والے انکشافات میں سے ایک تھا۔ لی سی سی پی رہنماؤں اور چین کے مرکزی بینک کے طویل عرصے سے مشیر رہے ہیں۔ رینمن یونیورسٹی کے زیر اہتمام ایک حالیہ آن لائن فورم سے اپنی تقریر میں، لی نے اس خیال کو مسترد کر دیا۔ جس پر شی جن پنگ کی حکومت نے بہت زیادہ حوصلہ افزائی کی تھی۔ کہ موجودہ ترقی کے شعبے جیسے کہ جدید مینوفیکچرنگ اور اے آئی "پوری معیشت کو آگے بڑھا سکتے ہیں"۔ جب سی سی پی سے منسلک ایک سرکردہ ماہر معاشیات ریاستی الجھن کا پردہ اٹھاتا ہے، یہاں تک کہ تھوڑا سا بھی، اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ چین کا معاشی بحران اس سے کہیں زیادہ بدتر ہے جتنا کہ لبوٹومائزڈ سرکاری میڈیا نے رپورٹ کیا ہے، یہ ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ سرمایہ دار اشرافیہ کے اندر ایک خطرے کی کیفیت اور یہاں تک کہ خوف و ہراس پھیل رہا ہے۔ چینی ماہرین اقتصادیات اگر منفی خبریں پھیلانے پر سرکاری پابندیوں سے تجاوز کرتے ہیں تو اہم ذاتی خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ واضح طور پر، اگر وہ حکومت کے سرکاری بیانیے پر سوالیہ نشان لگانے کی ہمت کریں تو انہیں بہت مشتعل ہونا چاہیے۔ سچ خطرناک ہے، جیسا کہ قدیم مورخ سیما کیان نے کہا، اور یہ خاص طور پر شی جن پنگ کے دور میں ہوتا ہے۔ چینی ماہرین اقتصادیات آج اپنے آپ کو ہسپتال کے سیٹی بلورز کی طرح اسی بریکٹ میں پاتے ہیں جنہوں نے 2019 کے آخر میں صحت عامہ کی تباہی (کووڈ-19) کے بارے میں خبردار کرنے کی کوشش کی۔ گاؤ شانوین، ایک اور ممتاز ماہر اقتصادیات جنہوں نے 2024 میں شہ سرخیوں میں جگہ بنائی جب انہوں نے چین کے سرکاری جی ڈی پی کے اعداد و شمار کی معتبری پر سوال اٹھایا، انہیں سزا دی گئی، خاموش کر دیا گیا اور SDIC سیکیورٹیز میں بطور چیف اکانومسٹ ان کی ملازمت سے نکال دیا گیا۔ شی جن پنگ نے ذاتی طور پر گاؤ سے تفتیش کرنے کا حکم دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ گاؤ نے کہا کہ چین کی شرح نمو اس وقت 5 فیصد کے سرکاری سرکاری اعداد و شمار کے بجائے 2 فیصد کے قریب تھی۔ گاؤ کا حال ہی میں انتقال ہو گیا، عمر 55 سال تھی۔

چین کے نئے نسلی اتحاد قانون پر ایغور تنظیموں کی شدید تنقید

عالمی برادری سے مداخلت کا مطالبہ

میونخ: ورلڈ ایغور کانگریس کی قیادت میں 50 سے زائد ایغور اور سول سوسائٹی تنظیموں نے چین کے "نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ کے قانون" پر شدید اعتراض کرتے ہوئے عالمی برادری سے اس کے خلاف مؤثر اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیموں کا کہنا ہے کہ یکم جولائی 2026 سے نافذ ہونے والا یہ قانون مختلف نسلی اقلیتوں کی شناخت، زبان، ثقافت اور مذہبی آزادیوں کو محدود کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ اس قانون کے ذریعے مینڈارن زبان کو تعلیم کا بنیادی ذریعہ بنانے، مذاہب کی "سینیسائزیشن" (چینی رنگ میں ڈھالنے) اور بچوں کو چینی کمیونسٹ پارٹی کے نظریات کے مطابق تعلیم دینے کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ تنظیموں کے مطابق یہ اقدامات ایغور، تبتی، منگول اور دیگر غیر ہان نسلی برادریوں کی ثقافتی اور مذہبی شناخت کو مزید کمزور کریں گے۔ ایغور تنظیموں نے اقوام متحدہ، جمہوری حکومتوں اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ چین پر دباؤ بڑھائیں، اس قانون کا جائزہ لیں اور ان پالیسیوں کے خلاف مؤثر سفارتی و قانونی اقدامات کریں جنہیں وہ جبری انضمام اور ثقافتی ہم آہنگی کی پالیسی قرار دیتے ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ یہ قانون صرف چین کے اندر نسلی اقلیتوں کے حقوق پر اثر انداز نہیں ہوگا بلکہ اس کے بین الاقوامی اثرات بھی مرتب ہو سکتے ہیں، اس لیے عالمی برادری کو اس معاملے پر فوری توجہ دینی چاہیے۔

بدلتے ہوئے علاقائی منظرنامے میں پاکستان کو سہ رخی چیلنج کا سامنا

اسلام آباد: بدلتے ہوئے علاقائی اور عالمی حالات کے تناظر میں پاکستان کو سلامتی، معیشت اور خارجہ پالیسی کے محاذ پر بیک وقت متعدد چیلنجز درپیش ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ جنوبی ایشیا، افغانستان اور مشرق وسطیٰ میں تیزی سے بدلتی ہوئی صورتحال اسلام آباد کو اپنی قومی ترجیحات اور علاقائی حکمت عملی پر از سرِ نو غور کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان کو ایک جانب بھارت کے ساتھ کشیدگی، دوسری جانب افغانستان سے جڑے سکیورٹی خدشات اور اندرون ملک شدت پسند تنظیموں کی سرگرمیوں کا سامنا ہے، جبکہ معاشی سست روی، مہنگائی اور مالی دباؤ نے داخلی صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ خطے میں نئی سفارتی صف بندیوں، خلیجی ممالک کے ساتھ دفاعی تعاون، چین کے ساتھ اسٹریٹجک شراکت داری اور عالمی طاقتوں کے درمیان بڑھتی ہوئی رقابت کے باعث پاکستان کو اپنی خارجہ پالیسی میں توازن برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔ ماہرین کے مطابق پاکستان کے لیے سب سے بڑا امتحان داخلی استحکام، اقتصادی اصلاحات اور مؤثر طرزِ حکمرانی کو یقینی بنانا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پائیدار معاشی ترقی، سرمایہ کاری کا فروغ اور انتہا پسندی پر قابو پائے بغیر پاکستان کے لیے بدلتے ہوئے علاقائی ماحول میں مؤثر کردار ادا کرنا مشکل ہوگا۔ رپورٹ میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ مستقبل میں پاکستان کی علاقائی اہمیت کا انحصار صرف اس کے جغرافیائی محلِ وقوع پر نہیں بلکہ اس کی اقتصادی کارکردگی، داخلی استحکام، سفارتی صلاحیت اور پڑوسی ممالک کے ساتھ تعلقات کو مؤثر انداز میں سنبھالنے کی صلاحیت پر ہوگا۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کابل کے بحالی

مرکز پر پاکستانی فضائی حملے کی آزاد تحقیقات کا مطالبہ کیا

لندن: انسانی حقوق کی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے افغانستان کے دارالحکومت کابل میں منشیات کے عادی افراد کے بحالی مرکز پر ہونے والے پاکستانی فضائی حملے کی آزاد اور شفاف تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس واقعے کو ممکنہ جنگی جرم کے طور پر جانچا جانا چاہیے۔ ایمنسٹی کی نئی تحقیق کے مطابق حملے میں بڑی تعداد میں عام شہری ہلاک اور زخمی ہوئے، جن میں بحالی مرکز میں زیرِ علاج مریض بھی شامل تھے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ دستیاب شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ حملے کے وقت یہ مقام بنیادی طور پر ایک فعال طبی اور بحالی مرکز کے طور پر استعمال ہو رہا تھا، اس لیے واقعے کی غیر جانبدار تحقیقات ضروری ہیں۔ تنظیم نے کہا کہ اگرچہ پاکستان نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ اس کے حملوں کا ہدف عسکری تنصیبات اور دہشت گردوں کا بنیادی ڈھانچہ تھا، تاہم بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت کسی بھی فوجی کارروائی سے قبل شہریوں اور شہری تنصیبات کے تحفظ کے لیے تمام ممکنہ احتیاطی اقدامات کرنا لازم ہے۔ ایمنسٹی کے مطابق اگر کسی مقام پر فوجی ہدف موجود بھی ہو، تب بھی ممکنہ شہری نقصان کا مکمل جائزہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ پاکستان نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی فضائی کارروائی صرف عسکری اہداف کے خلاف تھی اور کسی اسپتال یا بحالی مرکز کو جان بوجھ کر نشانہ نہیں بنایا گیا۔ اسلام آباد کا کہنا ہے کہ کارروائی انتہائی درستگی کے ساتھ کی گئی تا کہ شہری نقصان سے بچا جا سکے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستانی حکام واقعے کی آزاد، غیر جانبدار اور عوامی تحقیقات کرائیں، ذمہ داروں کا تعین کریں اور اگر بین الاقوامی انسانی قانون کی خلاف ورزی ثابت ہو تو مناسب قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

۱۶/جولائی کے مستونگ حملے میں قابض فوج کے

۳/افسران سمیت ۶۲/اہلکار ہلاک کئے گئے، بی ایل اے کا دعوی

بلوچستان: بلوچ لبریشن آرمی کے ترجمان جیئند بلوچ نے میڈیا کو جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ بی ایل اے کے ہراول دستے فتح اسکواڈ کی قیادت میں دیگر یونٹس نے 16 جولائی بروز جمعرات کومستونگ کے علاقے کھڈکوچہ میں قابض پاکستانی فوج کے ایک بڑے قافلے، اس کے حفاظتی دستوں اور بعد ازاں موقع پر پہنچنے والی عسکری کمک پر تین مختلف مقامات پر مربوط، منظم اور انتہائی شدید نوعیت کے حملے کیئے۔ ان کارروائیوں کے نتیجے میں قابض فوج کے 3 افسران سمیت مجموعی طور پر 62 اہلکار موقع پر ہلاک اور بڑی تعداد میں شدید زخمی ہوگئے۔ اس شدید ترین معرکے اور دشمن کی جانب سے بھیجی گئی بھاری فضائی قوت کی موجودگی میں دو دنوں تک جاری رہنے والی خونریز جنگ کے بعد تمام دستے اپنے اہداف حاصل کرکے باحفاظت اپنے ٹھکانوں پر پہنچ گئے۔ ترجمان نے کہا کہ جمعرات کی دوپہر تقریباً ۱۲ بجے، کوئٹہ سے پنجگور کی جانب پیش قدمی کرنے والے قابض پاکستانی فوج کے ایک قافلے کو بی ایل اے کے سرمچاروں نے "زراب" کی پیشگی انٹیلی جنس معلومات کی بنیاد پر گھات لگا کر نشانہ بنایا۔ یہ قافلہ ۱۸ بسوں اور درجنوں سیکیورٹی گاڑیوں پر مشتمل تھا، جس میں قابض فوج کی ۹۱ ونگ، ۱۶۴ ونگ، ۵۹ ونگ، پنجگور رائفلز، مکران اسکاؤٹس اور دشت اسکاؤٹس سمیت مختلف عسکری ونگز کے ۵۵۰ سے زائد مسلح اہلکار سوار تھے۔ انہوں نے کہا کہ بی ایل اے کے ہراول دستے "فتح اسکواڈ" نے کھڈکوچہ کے مقام "گرو" پر قافلے کے اگلے حصے اور اس کی مرکزی حفاظتی گاڑیوں پر خودکار اور بھاری ہتھیاروں سے اچانک حملہ کیا۔ سرمچاروں کے اس حملے میں قابض فوج کی ۴ بسیں براہِ راست زد میں آئیں، جن میں سے ایک بس مکمل طور پر آگ کی لپیٹ میں آکر جل کر خاکستر ہوگئی اور اس میں سوار تمام اہلکار موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔ اسی اثناء میں سرمچاروں نے قابض فوج کے افسران کی ایک خصوصی گاڑی کو بھی نشانہ بنا کر مکمل طور پر تباہ کردیا، جس کے نتیجے میں گاڑی میں موجود ۳ اعلیٰ افسران موقع پر ہلاک ہوگئے۔ ترجمان نے مزید کہا کہ سرمچاروں کے دیگر دستوں نے انتہائی مہارت سے قافلے کی سیکیورٹی پر مامور بقیہ گاڑیوں کو گھیراؤ میں لے کر ان کی پیش قدمی کو مکمل طور پر مفلوج کردیا، جس سے دشمن کا دفاعی حصار درہم برہم ہوگیا۔ حملے کے فوراً بعد جب قابض فوج نے آس پاس کے کیمپوں سے اضافی کمک روانہ کرنے کی کوشش کی، تو پہلے سے پوزیشنز سنبھالے ہوئے سرمچاروں نے ان کی پیش قدمی کو دو مزید مختلف مقامات پر گھات لگا کر روکا اور ان پر تابڑتوڑ حملے کیئے۔ پے درپے ہونے والے ان حملوں کے باعث دشمن فورسز کو سنبھلنے کا کوئی موقع نہ مل سکا اور پورا علاقہ کئی گھنٹوں تک دھماکوں کی آوازوں سے گونجتا رہا۔

سزائے موت بنگلہ دیش میں منشیات کے بحران کا حل کیوں نہیں؟

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں منشیات سے متعلق جرائم کیلئے سزائے موت کو مزید سختی سے نافذ کرنے کے مطالبات زور پکڑ رہے ہیں، تاہم ماہرین قانون اور پالیسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ صرف سخت ترین سزا دینے سے منشیات کے بڑھتے ہوئے بحران پر قابو پانا ممکن نہیں ہوگا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق منشیات کا مسئلہ صرف قانون نافذ کرنے کا نہیں بلکہ ایک پیچیدہ سماجی، معاشی اور صحتِ عامہ کا چیلنج ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ غربت، بے روزگاری، سرحدی اسمگلنگ، جرائم پیشہ نیٹ ورکس، کمزور ادارہ جاتی نگرانی اور بحالی کے محدود مراکز جیسے عوامل اس بحران کو مزید سنگین بناتے ہیں۔ ماہرین کا استدلال ہے کہ دنیا کے کئی ممالک میں سزائے موت برقرار ہونے کے باوجود منشیات کی تجارت مکمل طور پر ختم نہیں ہوسکی۔ ان کے مطابق اسمگلنگ کے بڑے نیٹ ورک عموماً کمزور اور نچلے درجے کے افراد کو استعمال کرتے ہیں، جبکہ اصل منظم جرائم پیشہ عناصر قانون کی گرفت سے بچ نکلتے ہیں۔ قانونی ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ سزائے موت ناقابلِ واپسی سزا ہے، اسلئے اگر عدالتی نظام میں کسی بھی سطح پر غلطی ہو تو اس کے نتائج بھی ناقابلِ تلافی ہوتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مؤثر تفتیش، شفاف عدالتی کارروائی، سرحدی نگرانی، مالیاتی نیٹ ورکس کے خلاف کارروائی اور منشیات کے عادی افراد کیلئے علاج و بحالی کے نظام کو مضبوط بنانا زیادہ مؤثر حکمت عملی ثابت ہوسکتا ہے۔

غزہ کی شہد کی صنعت اسرائیل کی نسل کشی کے سبب تباہی کے دہانے پر

غزہ کی شہد کی صنعت اسرائیل کی نسل کشی کے سبب تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے

غزہ کی شہد کی صنعت اسرائیل کی نسل کشی کے سبب تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے، اس سے وابستہ افراد کا کہنا ہے کہ تباہ شدہ چھتے، چراگاہوں کا خاتمہ، اور شدید قلت اس علاقے کی روایتی آمدنی کے ذرائع میں سے ایک کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔ غزہ میں شہد کی مکھی پالنے کا شعبہ خاتمے کے خطرے سے دوچار ہے، کیونکہ اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ نے مکھیوں کے فارم تباہ کر دیے، پودوں اور درختوں کو مٹا دیا، اور مکھی پالنے والوں کو مشرقی غزہ کی پٹی میں اہم چراگاہوں تک پہنچنے سے روک دیا ہے۔ دریں اثناء غزہ میں مکھی پالنے والوں کی کوآپریٹو سوسائٹی کے ۲۰۲۵ء کے اعداد و شمار کے مطابق، اکتوبر ۲۰۲۳ء سے اب تک شہد کی پیداوار اور مکھی پالنے کے شعبے کو تقریباً ۹.۳/ملین ڈالر کا نقصان پہنچا ہے۔ سوسائٹی نے بتایا کہ تقریباً ۳۰/ہزار مکھیوں کے چھتے تباہ ہو چکے ہیں۔ واضح رہے کہ جنگ سے پہلے، یہ چھتے غزہ کے مقامی بازار کو سالانہ ۳۸۰/ سے ۴۰۰/ٹن شہد فراہم کرتے تھے۔ بعد ازاں اس نقصان نے پورے شعبے کی معاش کو بھی متاثر کیا ہے، اسرائیل نے ۸۵/فیصد سے زیادہ پودوں اور جنگلی چراگاہوں کو تباہ کر دیا ہے، جس سے ۶۰۰۰/ سے زائد مزدور بے روزگار ہو گئے ہیں اور ۲۰۲۶ء کے وسط تک غزہ بھر میں ۹۰۵/رجسٹرڈ مکھی پالنے والوں کی آمدنی کو نقصان پہنچا ہے۔ وسطی غزہ کے قصبے الزوائدہ میں، فلسطینی مکھی پال امین عید اور ان کا بیٹا تباہی کے درمیان باقی ماندہ چند چھتوں کی دیکھ بھال جاری رکھے ہوئے ہیں، اور اس پیشے کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں جو ان کے خاندان کو ورثے میں ملا تھا۔ عید نے خبر رساں ادارے اناڈولو کو بتایا کہ "جنگ سے پہلے غزہ میں ۹۰۵/مکھی پالنے والے تھے اور وہ مقامی طور پر تیار شدہ شہد برآمد کرتے تھے، لیکن جنگ نے اس پیشے کی حقیقت کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ انہوں نے کہا، "اسرائیلی فوج کی پیش قدمی اور نام نہاد پیلی لائن کے نفاذ نے مکھی پالنے والوں کو صلاح الدین اسٹریٹ کے مشرق کے علاقوں تک پہنچنے سے روک دیا، جو کہ شہد کی مکھیوں کیلئے اہم چراگاہوں میں سے تھے۔" عید نے مزید کہا، جس مکھی پالنے والے کے پاس ۳۰۰/، ۴۰۰/ یا ۵۰۰/ چھتے ہوا کرتے تھے، اب اس کے پاس صرف ۱۰/ یا ۲۰/ چھتے رہ گئے ہیں اور وہ انتہائی محدود وسائل اور بہت زیادہ اخراجات کے ساتھ دوبارہ آغاز کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔" ذہن نشین رہے کہ اسرائیل نے غزہ جنگ بندی معاہدے کے تحت انخلا کیا تھا، اسی حد کو "پیلی لائن" کہا جاتا ہے۔ عید نے کہا، "عدم تحفظ اور مشرقی علاقوں تک رسائی پر مسلسل پابندیاں مکھی پالنے والوں کو اپنے چھتوں کو منتقل کرنے سے روک رہی ہیں۔

چین سے منسلک اہم معدنیات کے منصوبوں میں مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی فہرست میں انڈونیشیا سرفہرست

جکارتہ: ایک نئی بین الاقوامی رپورٹ میں انڈونیشیا کو چین سے منسلک اہم معدنیات (کریٹیکل منرلز) کے منصوبوں سے وابستہ مبینہ انسانی حقوق اور ماحولیاتی خلاف ورزیوں کے حوالے سے سب سے زیادہ متاثرہ ملک قرار دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چین کی بیرونِ ملک سرمایہ کاری سے جڑے معدنیات کے منصوبوں میں سامنے آنے والے مبینہ واقعات میں انڈونیشیا کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔ رپورٹ کے مطابق ان خلاف ورزیوں میں مزدوروں کے حقوق کی پامالی، مقامی آبادیوں کی بے دخلی، ماحولیاتی آلودگی، جنگلات کی کٹائی، اور مقامی و مقامی النسل برادریوں پر منفی اثرات شامل ہیں۔ یہ الزامات خاص طور پر نکل سمیت ان معدنیات سے متعلق منصوبوں پر مرکوز ہیں جو برقی گاڑیوں اور صاف توانائی کی عالمی سپلائی چین کا اہم حصہ سمجھے جاتے ہیں۔ رپورٹ میں نشاندہی کی گئی ہے کہ انڈونیشیا کے بعد پیرو، جمہوریہ کانگو، میانمار اور زمبابوے ایسے ممالک ہیں جہاں اس نوعیت کے مبینہ واقعات بڑی تعداد میں رپورٹ ہوئے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ دنیا بھر میں توانائی کے سبز ذرائع اور الیکٹرک گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی طلب نے اہم معدنیات کی مانگ میں تیزی سے اضافہ کیا ہے، تاہم اس دوڑ کے ساتھ انسانی حقوق اور ماحولیات سے متعلق خدشات بھی نمایاں ہوئے ہیں۔ کئی انسانی حقوق کی تنظیموں کا مطالبہ ہے کہ معدنیات کی سپلائی چین کو زیادہ شفاف بنایا جائے اور بیرونِ ملک سرمایہ کاری کرنے والی کمپنیوں کو بین الاقوامی انسانی حقوق کے معیارات کا پابند بنایا جائے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ صاف توانائی کی جانب عالمی منتقلی اس وقت تک حقیقی معنوں میں پائیدار نہیں ہوسکتی جب تک معدنیات کی پیداوار اور پروسیسنگ کے دوران مقامی آبادیوں، کارکنوں اور ماحولیات کے حقوق کا مکمل تحفظ یقینی نہ بنایا جائے۔ انڈونیشیا دنیا میں نکل کا سب سے بڑا پیدا کنندہ ہے۔ حکومت کی جانب سے کچے نکل کی برآمد پر پابندی کے بعد چینی کمپنیوں نے وہاں کوئلے سے چلنے والے اسمیلٹرز اور پروسیسنگ انڈسٹری میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کی ہے۔ کارخانوں اور کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے حقوق، ان کی کم اجرت، حفاظتی آلات کی کمی اور غیر محفوظ حالاتِ کار کے باعث حادثات میں ہلاکتوں کی شکایات سامنے آئی ہیں۔

پاکستان کا علاقائی تجارتی خسارہ ۱۶/ارب ڈالر تک بڑھ گیا

اسلام آباد: پاکستان کا نو پڑوسی ممالک کے ساتھ تجارتی خسارہ 26-2025 میں 30 فیصد بڑھ کر 15.933 بلین ڈالر تک پہنچ گیا جو پچھلے سال کے 12.256 لین ڈالر کے مقابلے میں تھا۔ خسارے میں اضافہ علاقائی منڈیوں میں پاکستان کی برآمدات میں کمی کو ظاہر کرتا ہے، جس کی بڑی وجہ افغانستان، بنگلہ دیش، سری لنکا اور دیگر ممالک کو ترسیل میں کمی ہے۔ افغانستان کے ساتھ تجارت، بشمول برآمدات، 10 اکتوبر 2025 سے معطل ہے، جس کا مجموعی برآمدی کارکردگی پر مزید وزن ہے۔ درآمدی پہلو پر، زیر جائزہ مدت کے دوران چین سے آنے والی رقوم میں زبردست اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جس نے عدم توازن کو وسیع کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے مرتب کردہ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق، ہندوستان کو برآمدات میں فیصد کے لحاظ سے معمولی اضافہ ہوا، حالانکہ یہ اضافہ ڈالر کی قدر میں نہ ہونے کے برابر رہا۔ چین سے زیادہ درآمدات اور کابل کو برآمدات کی معطلی مالی سال 26 میں عدم توازن پیدا کرتی ہے۔ مالی سال 25 میں، ہمسایہ ممالک کے اسی گروپ کے ساتھ پاکستان کا تجارتی خسارہ 29.42 فیصد بڑھ کر 12.297 بلین ڈالر ہو گیا تھا جو ایک سال پہلے 9.502 بلین ڈالر تھا۔ نو ممالک، افغانستان، چین، بنگلہ دیش، سری لنکا، بھارت، ایران، نیپال، بھوٹان اور مالدیپ کو پاکستان کی برآمدات کی مالیت مالی سال 26 میں 11 فیصد کم ہو کر 3.953 بلین ڈالر رہ گئی، جو کہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 4.443 بلین ڈالر تھی۔ خطے سے درآمدات مالی سال 26 میں 19.1 فیصد بڑھ کر 19.886 بلین ڈالر ہو گئیں جو گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 16.699 بلین ڈالر تھیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ درآمدات نے برآمدات کو کئی گنا زیادہ کر دیا ہے۔ چین اپنے پڑوسیوں کو پاکستان کی برآمدات کے لحاظ سے ممالک کی فہرست میں سرفہرست ہے، دوسرے آبادی والے ممالک بھارت اور بنگلہ دیش کو پیچھے چھوڑ کر۔ پاکستان اپنی سرحدی تجارت دوسرے پڑوسی نیپال، سری لنکا، بھوٹان، بنگلہ دیش اور مالدیپ کے ساتھ صرف سمندر کے راستے کرتا ہے۔ چین کو پاکستان کی برآمدات میں مالی سال 26 کے دوران 4.8 فیصد مثبت اضافہ ہوا جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 2.477 بلین ڈالر سے بڑھ کر 2.684 بلین ڈالر تک پہنچ گئی۔ علاقائی برآمدات کا بڑا حصہ، جس کا 68 فیصد حصہ چین کے پاس ہے، جبکہ باقی آٹھ ممالک کے لیے ہے۔ تاہم، زیر جائزہ سال کے دوران چین سے درآمدات 19.8 فیصد بڑھ کر 19.538 بلین ڈالر ہو گئیں جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 16.312 بلین ڈالر تھیں۔

امریکی محکمہ انصاف ہارورڈ کی مالی امداد کے پروگرام کی تحقیقات میں مصروف

امریکی محکمہ انصاف نے پیر کے روز کہا کہ اس نے اس بات کا جائزہ لینے کے لیے ایک تحقیقات کا آغاز کیا کہ آیا ہارورڈ یونیورسٹی کے مالی امداد کے کچھ پروگرام امتیازی تھے

واشنگٹن ڈی سی: امریکی محکمہ انصاف نے پیر کے روز کہا کہ اس نے اس بات کا جائزہ لینے کے لیے ایک تحقیقات کا آغاز کیا کہ آیا ہارورڈ یونیورسٹی کے مالی امداد کے کچھ پروگرام امتیازی تھے، جو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کی جانب سے یونیورسٹی کے خلاف تازہ ترین لڑائی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ محکمے نے ایک بیان میں کہا، محکمہ انصاف کے شہری حقوق کے ڈویژن نے آج اعلان کیا کہ وہ ہارورڈ یونیورسٹی میں تعمیل کا جائزہ لے رہا ہے تاکہ یہ تعین کیا جا سکے کہ آیا اس کے چین میں قائم مالی امداد کے پروگراموں اور طریقوں میں امریکی شہری طلباء کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔" ہارورڈ نے پیر کو کہا کہ وہ مالی امداد مختص کرنے میں نسل، نسل یا قومیت کی بنیاد پر غیر قانونی طور پر امتیازی سلوک نہیں کرتا۔ یونیورسٹی کے ترجمان نے کہا کہ کیمبرج، میساچوسٹس میں قائم آئیوی لیگ سکول ہارورڈ کو محکمہ انصاف کے تازہ ترین خط کا جائزہ لے رہا ہے اور اس موضوع پر حکومت کے ساتھ بات چیت کرے گا۔ امریکی قانون یونیورسٹیوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ایک سال میں 000,250 ڈالر سے زیادہ کے غیر ملکی ذرائع سے عطیات کی اطلاع دیں۔ ہارورڈ نے پہلے کہا ہے کہ اس نے کئی دہائیوں سے قانون کے ساتھ جاری تعمیل کے حصے کے طور پر" رپورٹیں درج کی ہیں۔ اسکول نے پہلے بھی ٹرمپ انتظامیہ کی تحقیقات کو ہارورڈ کے خلاف انتقامی کارروائیوں کے طور پر ہماری آزادی اور آئینی حقوق سے دستبردار ہونے سے انکار کے طور پر پیش کیا ہے۔ ہارورڈ کے خلاف ٹرمپ انتظامیہ کی وسیع تر تحقیقات کو حل کرنے کے لیے ایک ڈیل اب بھی مبہم ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے ہارورڈ اور دیگر اعلیٰ یونیورسٹیوں کو متعدد مسائل پر تحقیقات اور وفاقی فنڈنگ معطلی کے خطرات کے ساتھ نشانہ بنایا ہے۔ ان میں غزہ پر امریکی اتحادی اسرائیل کے حملے کے خلاف فلسطینیوں کے حامی احتجاج، تنوع کے اقدامات، ٹرانس جینڈر پالیسیاں اور موسمیاتی پروگرام شامل ہیں۔ حقوق کے حامیوں کا کہنا ہے کہ وفاقی کریک ڈاؤن سے آزادی اظہار، مناسب عمل اور تعلیمی آزادی کے حقوق کو خطرہ ہے۔ اپنی تازہ ترین تحقیقات میں، ٹرمپ انتظامیہ کے محکمہ انصاف نے الزام لگایا کہ ہارورڈ چینی ذرائع سے فنڈنگ قبول کر رہا ہے جو ہارورڈ کے ان فنڈز کے استعمال پر پابندی لگاتے ہیں۔ محکمہ انصاف نے کہا، ایسا لگتا ہے کہ ہارورڈ ان فنڈز کو قبول کر رہا ہے اور، ان کی پابندیوں کی پابندی کرتے ہوئے، غیر ملکی طلباء، غالباً چینی، ان کی قومی اصل کی بنیاد پر طلباء کو مالی امداد فراہم کر رہا ہے، تاکہ امریکی شہریوں سمیت دیگر قومی نژاد طلباء کے ممکنہ نقصان ہو۔ پچھلے مہینے، ایک وفاقی جج نے ٹرمپ انتظامیہ کو ہارورڈ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے غیر ملکی شہریوں کے امریکا میں داخلے پر پابندی کے منصوبے پر عمل درآمد سے روک دیا۔ امریکی محکمہ انصاف نے ہارورڈ یونیورسٹی کے چین سے منسلک مالی امداد کے پروگراموں کے خلاف باقاعدہ تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔ اس تفتیش کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ آیا یونیورسٹی غیر ملکی فنڈز کے بدلے امریکی شہریوں کو اسکالرشپس سے محروم کر کے امتیازی سلوک کی مرتکب ہو رہی ہے۔ امریکی محکمہ انصاف کے سول رائٹس ڈویژن نے جولائی 2026 میں اس حوالے سے کمپلائنس ریویو شروع کیا ہے۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

پیپر لیک تحریک: مودی حکومت کیلئے بڑا چیلنج

مختصر یہ کہ ایران کا حالیہ سانحہ محض ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک آئینہ ہے جس میں وہ اپنی کمزوریاں دیکھ سکتی ہے۔ عالمی سیاست کی سرد مہری اور مفاد پرستی کے دور میں اگر اسلامی ممالک باہمی تعاون، اعتماد اور عملی یکجہتی کو فروغ نہیں دیتے تو ان کی سیاسی خودمختاری بتدریج کمزور ہوتی جائے گی۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد ہوئے تو انہوں نے علم، تہذیب اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا، اور جب انتشار کا شکار ہوئے تو بیرونی قوتوں کے لیے آسان ہدف بن گئے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جذباتی نعروں کے بجائے عملی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ ایسی حکمتِ عملی جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ مفاد اور اجتماعی وقار کو مقدم رکھے۔ عالمی سیاست کی بساط پر عزت و وقار اسی قوم کو ملتا ہے جو اپنے داخلی اختلافات پر قابو پا کر مشترکہ قوت میں تبدیل ہو جائے۔

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بھارت کی سیاست میں کئی ایسے موڑ آئے ہیں جب نوجوانوں اور طلبہ کی تحریکوں نے اقتدار کے ایوانوں کو ہلا کر رکھ دیا۔ آزادی کی تحریک ، جے پرکاش نارائن کی سمپورن کرانتی، منڈل کمیشن کے خلاف احتجاج، انا ہزارے کی بدعنوانی مخالف تحریک یا حالیہ کسان تحریک، ہر دور میں نوجوانوں نے سیاسی تبدیلی کے لیے فیصلہ کن کردار ادا کیا ہے۔ آج ایک بار پھر ملک کی سیاست ایسے ہی ایک نازک موڑ پر کھڑی نظر آتی ہے۔ نیٹ سمیت مختلف قومی امتحانات میں پیپر لیک کے واقعات، بڑھتی ہوئی بے روزگاری اور حکومتی بے حسی کے خلاف اٹھنے والی طلبہ تحریک سنگ میل کے طور پر درج ہو چکی ہے۔ طلبہ نے واضح کر دیا ہے کہ یہ احتجاج محض امتحانی اصلاحات تک محدود رہے گا بلکہ نریندر مودی کی قیادت والی حکومت کے لیے ایک بڑے سیاسی چیلنج کی صورت اختیار کرے گا۔ 3 مئی 2026 کو نیٹ کے مبینہ پیپر لیک نے لاکھوں طلبہ کے اعتماد کو شدید دھچکا پہنچایا۔ ملک میں ہر سال چوبیس سے پچیس لاکھ امیدوار نیٹ کا امتحان دیتے ہیں۔ بقول راہل گاندھی نیٹ کے امتحان کی تیاری میں بچے 1.32 لاکھ کروڑ روپے خرچ کرتے ہیں جبکہ وزارت تعلیم کا ایک سال کا بجٹ 1.4 لاکھ کروڑ روپے ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تین ہزار میں سے صرف 180 بچے ڈاکٹر بنتے ہیں۔ اسی طرح سی یو ای ٹی، ایس ایس سی، یو پی ایس سی، آر آر بی، جے ای ای، ریلوے اور دیگر مسابقتی امتحانات میں بھی گزشتہ چند برسوں کے دوران متعدد بے ضابطگیاں اور پیپر لیک کے معاملات سامنے آتے رہے ہیں۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ 2014 سے اب تک مختلف ریاستوں اور قومی سطح پر 152 سے زیادہ مسابقتی یا بھرتی امتحانات پیپر لیک یا متنازع وجوہات سے منسوخ ہوئے، جن سے 5.7 کروڑ امیدوار متاثر ہوئے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق صرف امتحانات کی منسوخی اور دوبارہ انعقاد سے لاکھوں خاندانوں پر معاشی اور نفسیاتی بوجھ بڑھا۔ احتجاج کر رہے طلبہ کا سوال یہ تھا کہ وہ برسوں محنت کریں، کوچنگ پر لاکھوں روپے خرچ کریں، لیکن امتحانی نظام ہی محفوظ نہ ہو تو ان کے مستقبل کی ضمانت کون دے گا؟ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سوریا کانت کے بے روزگار نوجوانوں کو 'کاکروچ' کہنے نے نوجوانوں کے غصہ کو اور بھڑکایا۔ نوجوانوں نے اسے اپنی بے توقیری کے طور پر دیکھا۔ اقتدار کا تکبر، اعلیٰ عہدوں پر بیٹھے لوگوں کا ذمہ داری لینے سے انکار، حکومت کی خاموشی، عوام کو کیڑے مکوڑے سمجھنے کے رویے، وزارتِ تعلیم کی بے حسی اور این ٹی اے کے کردار پر اٹھنے والے سوالات نے طلبہ، نوجوانوں اور سول سوسائٹی کے افراد کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیا۔

تعلیمی نظام سے جڑے سوالوں اور تکلیفوں کا مجموعی دھماکہ 20 جولائی 2026 کو جنتر منتر پر ہوا۔ تاریخ میں کئی برسوں بعد ایسا منظر دیکھا گیا جب ایک ساتھ پچاس ہزار سے زائد طلبہ و نوجوان جنتر منتر پر جمع ہوئے۔ جبکہ احتجاجی قیادت نے شرکا کی تعداد لاکھوں میں ہونے کا دعویٰ کیا۔ احتجاج میں شامل افراد صرف پیپر لیک کے متاثرین نہیں تھے بلکہ بے روزگار نوجوان، مختلف یونیورسٹیوں کے طلبہ، سول سوسائٹی کے کارکن اور مختلف سیاسی نظریات رکھنے والے شہری بھی شریک تھے۔ فلمی ہستیوں، سماجی کارکنوں اور اپوزیشن جماعتوں کی حمایت بھی اس تحریک کو حاصل ہوئی۔ سماجی کارکن یوگیندر یادو کے مطابق، اب یہ معاملہ محض ایک فرد کے استعفیٰ کا نہیں رہا، بلکہ نظام کی تبدیلی کا بن چکا ہے۔ ایسا تعلیمی نظام جو تعلیم نہیں دیتا، ایسا اقتصادی نظام جو روزگار نہیں دیتا اور ایسا سیاسی نظام جو جوبدہی سے بھاگتا ہے۔ ان کا یہ بیان اس احتجاج کی علامتی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ پارلیمنٹ کا مونسون اجلاس کے دوسرے دن وزیر اعظم نریندر مودی نے این ڈی اے ممبران پارلیمنٹ کی میٹنگ کے دوران کہا کہ 'پیپر لیک کے ملزموں کو بخشا نہیں جائے گا اور انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔ وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ پیپر لیک کو روکنا محض مرکزی حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے، بلکہ سبھی ریاستی سرکاروں اور جماعتوں کو ایک ساتھ مل کر اس سے لڑنا ہوگا'۔ انہوں نے حسب روایت لفاظی کا سہارا لیا۔ حکومت نے اس پرامن تحریک کو دبانے کے لیے طاقت کا بے دریغ استعمال کیا۔ پارلیمنٹ مارچ کے دوران جنتر منتر اور پارلیمنٹ جانے والے راستوں پر لاٹھی چارج کیا گیا اور آنسو گیس کے گولے داغے گئے۔ پارلیمنٹ کے مرکزی دروازوں پر اس طرح بندوق بردار سیکیورٹی فورسز کو تعینات کیا گیا جیسے مظاہرین کوئی دہشت گرد ہوں۔ تحریک کو بدنام کرنے کے لیے فوراً تشدد کا الزام مظاہرین پر مڑھنے کی کوشش کی گئی۔ تاہم، ایک مظاہرین نوجوان کی تصویر وائرل ہوئی، جسے پولیس کی لاٹھیاں کھانے کے بعد بھی بے خوف ہو کر یہ کہتے سنا گیا: "اور مارو رو!" اس بے خوفی نے یہ ثابت کر دیا کہ اب غصہ حکومت کی گرفت سے باہر نکل چکا ہے۔ جنتر منتر پر پولیس اور سادہ کپڑوں والے جوانوں کی بربریت جاری تھی جبکہ کاکروچ جنتا پارٹی کے نمائندے جے پی نڈاہ سے مل کر انشن ختم کرنے کی بات کر رہے تھے۔ سوال یہ ہے کہ وفد جے پی نڈاہ سے کس کے کہنے پر ملنے گیا تھا۔ کیا حکومت کی طرف سے اس طرح کا کوئی پیغام آیا تھا؟ اس وقت مظاہرین کی سربراہی کون کر رہا تھا؟ ان سوالوں کے جواب ابھی ملنا باقی ہیں۔

پیپر لیک، طلبہ نوجوانوں پر لاٹھی چارج، آنسو گیس کے استعمال کے خلاف راہل پرینکا گاندھی، اکھلیش یادو، سپریا سلے اور کانگریس کے ممبران پارلیمنٹ نے وزیر اعظم کے بنگلہ کے باہر مظاہرہ کیا۔ راہل گاندھی نے طلبہ پر حملے کو بھارتیہ سماج پر حملہ بتایا۔ انہوں نے نوجوانوں پر ظلم کرنے والے اہلکاروں کے خلاف کاروائی کرنے کی مانگ کی۔ انہوں نے دھرمیندر پردھان کے ساتھ وزیر داخلہ کے استعفیٰ کی بھی مانگ کی۔ احتجاج کے دوران لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے ساتھ پولس کا رویہ قابل مذمت رہا۔ بھارت کی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی تعلیمی اور معاشی بحران کے خلاف طلبہ سڑکوں پر اترے ہیں، بڑے سے بڑے اقتدار کا توازن بگڑ گیا ہے۔ 1974 میں جے پرکاش نارائن (JP) کی قیادت میں بہار اور گجرات کی طلبہ تحریک نے اندرا گاندھی کی حکومت کی بنیادیں ہلا دی تھیں۔ 20 جولائی 2026 کا یہ مظاہرہ بتاتا ہے کہ موجودہ حکومت کے خلاف عوامی غصہ اب صرف ووٹنگ بوتھ تک محدود نہیں رہا، بلکہ سڑکوں پر نظر آنے لگا ہے۔ ملک کا تقریباً 65 فیصد حصہ 35 سال سے کم عمر آبادی پر مشتمل ہے، جبکہ ہر عام انتخاب میں 18 سے 29 سال کے کروڑوں نوجوان ووٹ ڈالتے ہیں۔ انتخابی تجزیہ کاروں کے مطابق اگر نوجوانوں کا ایک بڑا طبقہ کسی حکومت سے بدظن ہو جائے تو اس کے انتخابی نتائج پر گہرے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ اسی لیے نوجوانوں کی ناراضی کو صرف احتجاجی سیاست نہیں بلکہ انتخابی سیاست کے تناظر میں بھی دیکھا جا رہا ہے۔ آج کا بھارت ایک آسپائریشنل (خواہش مند) بھارت ہے۔ ملک کا درمیانہ طبقہ اور نوجوان کیریئر، تعلیم اور معاشی ترقی کا طالب ہے۔ جب سالہا سال کی محنت، رقم اور وقت صرف کرنے کے بعد پیپر لیک ہو جاتا ہے، تو یہ غصہ محض ایک امتحان کا نہیں رہتا بلکہ وجودی بحران بن جاتا ہے۔ یہ غصہ نریندر مودی کے اس امیج کو براہِ راست نقصان پہنچا رہا ہے جو انہوں نے ایک "مضبوط اور اہل حکمران" کے طور پر بنائی تھی۔

موجودہ دور میں سوشل میڈیا، ہیش ٹیگز اور شارٹ ویڈیوز نے اگرچہ آوازوں کو وسعت دی ہے، لیکن حکومتیں اکثر انہیں نظر انداز کر دیتی ہیں۔ 20 جولائی کو لاکھوں نوجوانوں کا دہلی کے مرکز کو آکیوپائی کر لینا اس بات کا ثبوت ہے کہ ڈیجیٹل غصہ اب سڑک کے حقیقی احتجاج میں بدل چکا ہے۔ جب سڑکیں بھرتی ہیں تو حکومتوں کا سیاسی اقتدار خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ یہ تحریک صرف حکومت کے لیے نہیں بلکہ اپوزیشن کے لیے بھی امتحان ہے۔ اگر اپوزیشن نوجوانوں کے مسائل کو مؤثر پالیسیوں میں تبدیل نہیں کر پاتی اور احتجاج کو محض سیاسی نعرے تک محدود رکھتی ہے تو عوام کا اعتماد حاصل کرنا مشکل ہوگا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ عوام صرف حکومت سے ناراض ہونے کی بنیاد پر اقتدار تبدیل نہیں کرتے بلکہ وہ ایک قابلِ اعتماد متبادل بھی تلاش کرتے ہیں۔ پیپر لیک کے خلاف موجودہ طلبہ تحریک بھارت کی سیاست میں ایک اہم موڑ ثابت ہو سکتی ہے۔ اس نے واضح کر دیا ہے کہ تعلیم، روزگار اور شفاف امتحانی نظام اب صرف انتظامی مسائل نہیں بلکہ قومی سیاسی مسائل بن چکے ہیں۔ جنتر منتر سے پارلیمنٹ تک پہنچنے والی نوجوانوں کی آواز نے حکومت کو یہ پیغام دیا ہے کہ نئی نسل اپنے مستقبل کے بارے میں زیادہ حساس اور باخبر ہے۔ اگرچہ یہ تحریک مودی حکومت کے لیے سب سے بڑا اخلاقی اور سیاسی چیلنج بن کر ابھری ہے، تاہم یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ یہ تحریک یقیناً مودی دور کا "خاتمہ" کر دے گی۔ کسی بھی جمہوری حکومت کا مستقبل صرف احتجاج سے نہیں بلکہ عوامی رائے، انتخابی سیاست، معاشی حالات، اپوزیشن کی صلاحیت اور حکومت کے ردِعمل سے طے ہوتا ہے۔ البتہ اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اگر حکومت نوجوانوں کے مطالبات کو سنجیدگی سے نہیں سنتی، امتحانی نظام میں بنیادی اصلاحات نہیں کرتیں اور روزگار کے مواقع بڑھانے میں کامیاب نہیں ہوتی تو یہ تحریک آنے والے برسوں میں ایک وسیع عوامی تحریک کی شکل اختیار کر سکتی ہے۔ اس صورت میں 2026 کا پیپر لیک احتجاج بھارت کی سیاسی تاریخ میں اسی طرح یاد رکھا جا سکتا ہے جیسے ماضی میں جے پرکاش نارائن اور انا ہزارے کی تحریکوں کو یاد کیا جاتا ہے۔ تاریخ کا فیصلہ آنے والے برسوں میں ہوگا، لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ نوجوانوں کی بے چینی کو مسلسل نظر انداز کرنا کسی بھی جمہوری حکومت کے لیے خطرے کی گھنٹی ثابت ہو سکتا ہے۔

□□□

طلباء ونوجوانوں کی پہلی کامیابی

دارالحکومت دہلی میں کاکروچ جنتا پارٹی کا پارلیمنٹ مارچ توقع سے زیادہ کامیاب رہا۔ جہاں حکومت کو اس احتجاج کی اتنی بڑی کامیابی کی امید نہیں تھی وہیں کچھ احتجاج کے حامی بھی اندیشوں کا شکار تھے اور یہ قیاس کیا جا رہا تھا کہ خاطر خواہ تعداد میں نوجوان اس احتجاج کا حصہ بننے سے شائد گریز کریں۔ تاہم نوجوانوں نے یہ بتا دیا کہ وہ اپنے مسائل پر کسی پر انحصار کرنے کی بجائے اب اپنی لڑائی خود لڑیں گے اور اپنے مطالبات کی تکمیل کیلئے وہ احتجاج کرتے ہوئے پارلیمنٹ کے باب الداخلہ تک پہونچنے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ حالانکہ سوشیل میڈیا پر لگاتار اس احتجاج کے تعلق سے تشہیر کی جا رہی تھی لیکن جہاں تک نام نہاد قومی میڈیا کا تعلق ہے تو انہوں نے اس انتہائی اہم اور حساس مسئلہ پر بھی اپنی مجرمانہ چاپلوسی اور غفلت کا سلسلہ جاری رکھا تھا اور صرف حکومت کی مدح سرائی میں مصروف رہے تھے اور اس احتجاج کو اہمیت دینے سے انکار کیا ہوا تھا۔ تاہم آج جس طرح سے پارلیمنٹ مارچ ہوا اور پولیس کی جانب سے رکاوٹوں کے باوجود نوجوانوں کی جتنی تعداد نے اس میں حصہ لیا اس نے حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ پارلیمنٹ مارچ کے محض ابتدائی دو گھنٹوں میں صورتحال کو محسوس کرتے ہوئے حکومت نے بات چیت کی راہ اختیار کرنے میں ہی عافیت سمجھی اور سی جے پی کو پہلی مرتبہ تسلیم کرتے ہوئے اس کے نمائندوں کو بات چیت کیلئے مدعو کر دیا۔ سی جے پی کے دو نمائندوں نے مرکزی وزیر جے پی نڈا سے ملاقات کی۔ اپنے مطالبات کا چارٹر ان کے حوالے کیا۔ جے پی نڈا نے سوشیل میڈیا پر یہ واضح کیا کہ خوشگوار انداز میں ملاقات ہوئی ہے۔ سی جے پی نے بھی ملاقات کی توثیق کی اور بتایا کہ مطالبات حکومت کو پیش کر دئے گئے ہیں۔ ان مطالبات پر حکومت کا کیا جواب ہوگا یا کیا موقف اختیار کیا جائے گا اس بات سے قطع نظر سی جے پی کو بات چیت کیلئے مدعو کرنا ہی نوجوانوں کی پہلی کامیابی ہے۔ نوجوانوں نے اپنے صبر و تحمل اور پرامن احتجاج سے اپنے وجود کا احساس ضرور دلا دیا ہے۔ حکومت کی جانب سے بات چیت کیلئے مدعو کیا جانا اس بات کا اشارہ ہے کہ حکومت کو تاخیر سے ہی صحیح اس احتجاج کی شدت اور نوجوانوں کی اہمیت کو سمجھنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ حالانکہ ماحولیاتی جہد کار سونم وانگ چوک دواخانہ میں شریک ہیں اور وہ اس احتجاج میں شامل نہیں ہو سکے تھے اس کے باوجود نوجوانوں کا جو سیلاب امڈ پڑا تھا اس کے نتیجہ میں حکومت کی آنکھیں کھل گئی لیں۔ حکومت کو سی جے پی کے وجود کو تسلیم کرنا پڑا ہے۔ ان کے احتجاج کا نوٹ لیتے ہوئے انہیں بات چیت کیلئے مدعو کرنا پڑا ہے۔ حکومت اس کا کیا جواب دے گی یہ ایک الگ بحث ہو سکتی ہے تاہم یہ ضرور ہے کہ سی جے پی اور اس کی حمایت کرنے والے طلباء ونوجوانوں کو پہلی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور اس سے ان کے حوصلے بلند ہو سکتے ہیں۔ نوجوانوں نے یہ واضح کر دیا کہ وہ اپنے بل پر اپنے مطالبات حکومت کو راست پیش کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور حکومت لاکھ انکار کرے لیکن نوجوانوں کی اہمیت کو اسے بالآخر تسلیم کرنا ہی ہوگا۔ پارلیمنٹ کے باب الداخلہ تک پہونچنا بھی نوجوانوں کے احتجاج کی کامیابی کی علامت ہے۔ ایک ماہ کی جو پرامن جدوجہد تھی وہ بالآخر رنگ لائی ہے اور حکومت کو بات چیت کا راستہ اختیار کرنا ہی پڑا۔ حکومت اگر پہلے ہی بات چیت کی راہ اختیار کر لیتی تو شائد نوجوانوں میں غم و غصہ اتنا زیادہ نہیں ہوتا جتنا آج احتجاج کے دوران دیکھنے میں آیا ہے۔ اب جبکہ حکومت نے اس احتجاج کا نوٹ لیا ہے اور سی جے پی کو بات چیت کیلئے مدعو کیا ہے۔ بات چیت ہوئی بھی ہے تو حکومت کو ان کے مطالبات کے تعلق سے ہمدردانہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ نوجوانوں کی تشویش کو دور کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ نوجوانوں میں اعتماد بحال کرنا اور شعبہ تعلیم کی صورتحال کو بہتر بنانا حکومت کی ترجیح ہونی چاہئے۔ نوجوانوں کو بھی اپنے مطالبات کیلئے قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے پرامن احتجاج کی اہمیت سمجھتے ہوئے کسی بہکاوے کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مثالی معاشرے کے تصور کے بارے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں مثالی معاشرے کا تصور ایک جامع اور گہرائی سے بھرا ہوا پہلو ہے۔ یہ تصور اسلامی اخلاقیات، سماجی انصاف، مساوات، اور باہمی محبت پر مبنی ہے۔ اس مضمون میں ہم ان تعلیمات کے مختلف پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لیں گے جو ایک مثالی معاشرہ تشکیل دینے کے لیے ضروری ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیمات میں عدل و انصاف کی بنیاد پر معاشرتی زندگی کی تعمیر پر زور دیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اے ایمان والو! انصاف کے ساتھ قیام کرو، اور اللہ کی خاطر گواہی دو، خواہ یہ تمہارے اپنے یا والدین یا رشتہ داروں کے خلاف ہو" (سورہ النساء: 135)۔ یہ آیت اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ عدل و انصاف کی بنیاد پر قائم معاشرہ ہی ایک مثالی معاشرے کی پہلی شرط ہے۔ اس میں ہر فرد کو بلا امتیاز انصاف ملے گا، اور کسی بھی قسم کی ناانصافی یا تفریق کی گنجائش نہیں ہوگی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرتی رشتوں میں محبت اور اخوت کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے بہترین ہو۔ یہ تعلیم ہمیں بتاتی ہے کہ مثالی معاشرے کی بنیاد محبت اور بھائی چارے پر ہونی چاہیے۔ ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہونا اور مصیبت میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا ایک خوبصورت معاشرتی روایات کی نشانی ہے۔ اسلام میں ہر انسان کی حیثیت ایک جیسی ہے، چاہے اس کا رنگ، نسل یا سماجی حیثیت کچھ بھی ہو۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے درمیان سب سے بہتر وہ ہے جو تقویٰ میں سب سے آگے ہو۔ یہ تعلیم اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ مثالی معاشرے میں ہر فرد کے ساتھ برابری کا سلوک کیا جانا چاہیے، اور کسی بھی قسم کی تفریق یا امتیاز کو ختم کرنا چاہیے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروکاروں کو باہمی تعاون اور مدد کی اہمیت سکھائی۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ یہ اصول ایک مثالی معاشرے کی بنیاد ہے جہاں لوگ ایک دوسرے کی بھلائی کے لیے کام کرتے ہیں، اور اجتماعی ترقی کی راہیں ہموار کرتے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کی طلب کو فرض قرار دیا۔ آپ نے فرمایا: علم کا طلب ہر مسلمان پر فرض ہے۔ تعلیم کے ذریعے ہی ایک فرد اپنی ذمہ داریوں کو بہتر طریقے سے نبھا سکتا ہے۔ مثالی معاشرے میں علم کا فروغ نہایت اہم ہے تاکہ لوگ اپنے حقوق اور فرائض سے آگاہ ہوں اور معاشرتی مسائل کا حل تلاش کر سکیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت اور بھائی چارے کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ کی ایک مشہور حدیث ہے: مؤمن وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ رہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ایک مثالی معاشرہ وہ ہے جہاں لوگ ایک دوسرے کے لئے خیر خواہ ہوں، ایک دوسرے کی مدد کریں اور مشکلات میں ساتھ دیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرتی تعاون کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔ آپ نے فرمایا: ایک مسلمان کے لئے اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنا فرض ہے۔ اس اصول کے تحت، ایک مثالی معاشرے میں لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، چاہے وہ مالی مدد ہو، جسمانی مدد ہو، یا ذہنی و روحانی سپورٹ۔ یہ باہمی تعاون ہی ہے جو معاشرتی مضبوطی کا باعث بنتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خاندانی اور سماجی ذمہ داریوں پر بھی زور دیا۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے، اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ یہ تعلیم ہمیں بتاتی ہے کہ ہر فرد کو اپنے خاندان اور معاشرے کی بھلائی کے لئے کام کرنا چاہیے۔ ایک مثالی معاشرے میں، افراد اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ اپنے فرائض کا بھی لحاظ رکھتے ہیں۔ اخلاقیات بھی ایک مثالی معاشرے کی بنیاد ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ میں اچھے اخلاق کو مکمل کروں۔ اخلاق اصولوں کی پیروی سے معاشرتی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ ایک مثالی معاشرہ وہ ہے جہاں لوگ ایک دوسرے کے ساتھ احترام اور نرمی سے پیش آئیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر اور برداشت کی بھی اہمیت بتائی۔ آپ نے فرمایا: صبر کا ایک بڑا مقام ہے۔ ایک مثالی معاشرے میں، لوگ مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ یہ صبر ہی ہے جو ہمیں مضبوط بناتا ہے اور باہمی روابط کو مستحکم کرتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا مقصد ایک مثالی معاشرہ قائم کرنا ہے جہاں عدل، محبت، مساوات، تعاون، اور علم کی اہمیت ہو۔

مراسلات واعلانات

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

اسی تناظر میں ایک اور احساس بھی قابل توجہ ہے۔ ملک کے مسلم سماج کے بعض نمائندے، سماجی کارکن اور سیاسی مبصرین وقتاً فوقتاً یہ تاثر ظاہر کرتے رہے ہیں کہ بعض معاملات میں مسلمانوں کو نسبتاً زیادہ نشانہ بنایا جاتا ہے یا کم از کم ایسا احساس پیدا ہوتا ہے۔ دوسری جانب حکومت اس تاثر کو مسترد کرتے ہوئے اپنے تمام اقدامات کو قانون کی یکساں عمل داری قرار دیتی ہے۔ ایک بالغ نظر جمہوریت میں ان دونوں موقفوں کا فیصلہ جذبات یا نعروں سے نہیں بلکہ شواہد، عدالتی نگرانی، آئینی اصولوں اور منصفانہ قانونی عمل کی روشنی میں ہونا چاہیے۔ اگر کسی بھی طبقے میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہو تو اسے محض سیاسی نعرہ سمجھ کر نظرانداز کرنے کے بجائے اعتماد سازی اور آئینی یقین دہانی کے ذریعے دور کرنا جمہوری ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اسی تناظر میں شاہین باغ سے لے کر سی جے پی کے حالیہ احتجاج تک مختلف واقعات ہمارے سامنے ہیں۔

جنتر منتر مارچ ملک کے اصل مسائل کو اٹھانے کی کوشش

سید شاہ واصف حسن واعظی

جمہوریت کی اصل روح صرف انتخابات، حکومت سازی یا پارلیمانی اکثریت میں نہیں، بلکہ اس بات میں پوشیدہ ہے کہ ملک کی اجتماعی گفتگو کا مرکز عوام کے بنیادی مسائل رہیں۔ جب کسی قوم کی روزمرہ زندگی سے جڑے ہوئے سوالات، تعلیم، روزگار، مہنگائی، انصاف، صحت، نوجوانوں کا مستقبل اور آئینی حقوق، سیاسی ہنگاموں، احتجاجوں، ٹیلی ویژن کی چیخ و پکار اور سوشل میڈیا کی شوریدہ فضا میں دبنے لگیں تو سوال کسی ایک جماعت یا حکومت کا نہیں رہتا، بلکہ پورے جمہوری مزاج کا بن جاتا ہے۔ اختلافِ رائے جمہوریت کی خوبصورتی ہے، احتجاج اس کا آئینی حق ہے اور حکومت کو اپنی پالیسیوں کا دفاع کرنے کا حق بھی حاصل ہے، لیکن ان سب کے درمیان سب سے اہم سوال یہی ہے کہ آخر قوم کی توجہ کن مسائل پر مرکوز رہتی ہے اور کن مسائل کو شعوری یا غیر شعوری طور پر پس منظر میں دھکیل دیا جاتا ہے۔

گزشتہ چند روز کے سیاسی واقعات نے یہی سوال ایک بار پھر زندہ کر دیا ہے۔ دہلی میں 'سی جے پی' کے احتجاج، جنتر منتر پر پیش آنے والے واقعات، پولیس کارروائی، اس کے بعد پارلیمنٹ میں ہونے والا شدید ہنگامہ اور تقریباً اسی دوران رام پور کی جوہر یونیورسٹی کی متعدد عمارتوں کے خلاف کارروائی، یہ سب واقعات چند دنوں تک قومی سیاست کا محور بنے رہے۔ ٹیلی ویژن مباحث سے لے کر سوشل میڈیا تک انہی موضوعات نے جگہ پائی۔ ایک فریق نے انہیں قانون کے نفاذ کی مثال قرار دیا، دوسرے نے انہیں سیاسی انتقام اور جمہوری حقوق پر دباؤ سے تعبیر کیا، جبکہ سیاسی مبصرین کے ایک حلقے نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ کیا ایسے مواقع پر قوم کی توجہ دانستہ یا غیر دانستہ طور پر ان بنیادی مسائل سے ہٹ جاتی ہے جن کا تعلق براہِ راست عوام کی زندگی سے ہے؟۔ جمہوریت میں احتجاج کا حق آئین سے حاصل ہوتا ہے۔ 'سی جے پی' کے احتجاج کے بعد پارلیمنٹ میں جو گرما گرمی دیکھنے میں آئی، اس نے بھی کئی سوالات کو جنم دیا۔ سیاسی مبصرین کا ایک طبقہ یہ رائے رکھتا ہے کہ اگر کوئی نیا سیاسی بیانیہ عوام میں جگہ بنانے لگے تو اس پر ہونے والی ہر کارروائی، ہر ردعمل اور ہر سیاسی کشمکش اسے مزید نمایاں کر دیتی ہے۔ اسی لیے بعض تجزیہ نگاروں نے یہ بھی کہا کہ اس احتجاج نے سی جے پی کو قومی سطح پر ایسی توجہ دلا دی جو شاید معمول کے سیاسی ماحول میں ممکن نہ ہوتی۔ تاہم جمہوری نظام میں کسی بھی نئی سیاسی قوت کا مستقبل بالآخر عوام ہی طے کرتے ہیں، نہ کہ صرف احتجاج، ہنگامہ یا میڈیا کی سرخیاں۔ اسی دوران مولانا محمد جوہر یونیورسٹی کے خلاف جاری کارروائی نے ایک الگ بحث کو جنم دیا۔ حکومت کا مؤقف ہے کہ اگر کسی تعمیر میں قانونی بے ضابطگیاں ہیں تو قانون کو اپنا راستہ اختیار کرنا چاہیے، لیکن ناقدین کا کہنا ہے کہ اگر نقشوں کی منظوری یا انتظامی خامیوں ہی کو عمارتیں منہدم کرنے کی بنیاد بنایا جائے تو پھر ملک کی بے شمار تعمیرات بھی اسی معیار پر سوالات کی زد میں آسکتی ہیں۔ اصل مسئلہ یہاں صرف ایک ادارے کا نہیں بلکہ قانون کی یکساں عمل داری کا ہے۔ آئین کا تقاضا یہی ہے کہ قانون سب کے لیے ایک ہو، اس کا اطلاق بلا امتیاز ہو اور ہر کارروائی شفاف قانونی عمل کے مطابق انجام پائے۔ یہی اصول ریاست اور

شہری کے درمیان اعتماد کی بنیاد بنتا ہے۔

جوہر یونیورسٹی کا معاملہ صرف چند عمارتوں کا نہیں بلکہ تعلیم کے وسیع تر سوال سے بھی جڑ جاتا ہے۔ ایک طبقہ اسے قانونی کارروائی سمجھتا ہے تو دوسرا اسے تعلیمی اداروں کے لیے منفی پیغام قرار دیتا ہے۔ اختلافِ رائے اپنی جگہ، مگر اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ تعلیم کسی بھی قوم کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ جو قومیں اپنی یونیورسٹیوں، تحقیقی اداروں اور علمی ماحول کو مضبوط بناتی ہیں، وہی مستقبل کی قیادت کرتی ہیں۔ اگر تعلیمی ادارے مسلسل سیاسی تنازعات کا حصہ بنتے رہیں تو نقصان صرف ایک ادارے کا نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے فکری مستقبل کا بھی ہوتا ہے۔

اسی تناظر میں ایک اور احساس بھی قابل توجہ ہے۔ ملک کے مسلم سماج کے بعض نمائندے، سماجی کارکن اور سیاسی مبصرین وقتاً فوقتاً یہ تاثر ظاہر کرتے رہے ہیں کہ بعض معاملات میں مسلمانوں کو نسبتاً زیادہ نشانہ بنایا جاتا ہے یا کم از کم ایسا احساس پیدا ہوتا ہے۔ دوسری جانب حکومت اس تاثر کو مسترد کرتے ہوئے اپنے تمام اقدامات کو قانون کی یکساں عمل داری قرار دیتی ہے۔ ایک بالغ نظر جمہوریت میں ان دونوں موقفوں کا فیصلہ جذبات یا نعروں سے نہیں بلکہ شواہد، عدالتی نگرانی، آئینی اصولوں اور منصفانہ قانونی عمل کی روشنی میں ہونا چاہیے۔ اگر کسی بھی طبقے میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہو تو اسے محض سیاسی نعرہ سمجھ کر نظرانداز کرنے کے بجائے اعتماد سازی اور آئینی یقین دہانی کے ذریعے دور کرنا جمہوری ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اسی تناظر میں شاہین باغ سے لے کر سی جے پی کے حالیہ احتجاج تک مختلف واقعات ہمارے سامنے ہیں۔ ان تمام معاملات میں سیاسی آراء مختلف ہو سکتی ہیں، لیکن آئینی اصول ایک ہی رہتا ہے کہ ہر شہری کو پرامن احتجاج کا حق حاصل ہے اور ریاست پر قانون و امن برقرار رکھنے کی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ جمہوریت اسی توازن کا نام ہے۔ اگر کسی ایک واقعے پر ہمارا معیار کچھ اور اور دوسرے پر کچھ اور ہو تو اس سے آئینی مساوات کا تصور کمزور ہوتا ہے۔ قانون کی اصل طاقت اسی وقت تسلیم کی جاتی ہے جب وہ ہر شہری پر یکساں طور پر نافذ ہو۔ ملک کے مسلم سماج کے بعض نمائندے، دانش ور اور سماجی کارکن یہ احساس بھی ظاہر کرتے رہے ہیں کہ بعض معاملات میں مسلمانوں کو نسبتاً زیادہ نشانہ بنایا جاتا ہے یا کم از کم ایسا تاثر پیدا ہوتا ہے۔ حکومت اس تاثر سے اتفاق نہیں کرتی اور اپنے تمام اقدامات کو قانون کی یکساں عمل داری قرار دیتی ہے۔

آج ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی نوجوان آبادی رکھنے والے ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ یہی نوجوان ملک کا سب سے قیمتی سرمایہ بھی ہیں۔ اگر ان کی توانائیاں صرف سیاسی کشمکش، الزام تراشی اور وقتی ہنگاموں میں الجھ جائیں تو نقصان پورے معاشرے کو اٹھانا پڑے گا۔ نوجوانوں کو ایسے ماحول کی ضرورت ہے جہاں انہیں معیاری تعلیم، تحقیق، روزگار، اختراع اور ترقی کے مساوی مواقع میسر ہوں۔ قومیں احتجاج سے نہیں، بلکہ جامعات، تجربہ گاہوں، صنعتوں اور علم کی روشنی سے ترقی کرتی ہیں۔ اسی لیے تعلیمی اداروں کو ہر حال میں قومی ترقی کے مرکز کے طور پر محفوظ رکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

سیاسی جماعتیں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے بجائے اس بات پر مقابلہ کریں کہ کون بہتر تعلیم، بہتر صحت، زیادہ روزگار، مضبوط معیشت اور زیادہ شفاف حکمرانی فراہم کر سکتا ہے۔ پارلیمنٹ میں بھی اگر عوامی مسائل پر اتنی ہی سنجیدگی سے بحث ہو جتنی سیاسی ہنگاموں پر ہوتی ہے تو یقیناً جمہوریت مزید مضبوط ہوگی۔ اختلاف جمہوریت کی جان ہے، لیکن اختلاف کا مقصد تعمیر ہونا چاہیے، تخریب نہیں۔ علامہ اقبال نے جمہوریت کے ایک پہلو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا:

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں، تولا نہیں کرتے

یہ شعر ہمیں اس حقیقت کی یاد دلاتا ہے کہ جمہوریت صرف عددی اکثریت کا نام نہیں، بلکہ انصاف، آئینی بالادستی، اداروں کی مضبوطی، قانون کی مساوی عمل داری اور عوامی اعتماد کا نام ہے۔ اگر قومی مباحث کا مرکز یہی اصول بن جائیں تو احتجاج بھی اپنی آئینی حیثیت برقرار رکھے گا، حکومت بھی جواب دہ رہے گی، اپوزیشن بھی تعمیری کردار ادا کرے گی اور عوام بھی اصل مسائل سے غافل نہیں ہوں گے۔ جمہوریت اسی وقت مضبوط ہوگی جب شور سے زیادہ دلیل، الزام سے زیادہ انصاف، تصادم سے زیادہ مکالمہ اور سیاست سے زیادہ عوامی مفاد ہماری قومی ترجیحات کا حصہ بنے۔ تبھی ہنگاموں کے شور میں گم ہوتے ہوئے اصل سوال دوبارہ قوم کی آواز بن سکیں گے۔ دہلی کے جنتر منتر پر ہونے والا حالیہ پارلیمنٹ مارچ ملک کے نوجوانوں، طلبہ اور سماجی کارکنوں کی جانب سے تعلیمی نظام، امتحانی بے ضابطگیوں اور روزگار جیسے اصل عوامی مسائل کو ایوانِ اقتدار تک پہنچانے کی ایک بڑی کوشش ہے۔ جولائی 2026 میں منعقد ہونے والے اس احتجاج نے اس وقت ملک گیر توجہ حاصل کی جب اس میں لاکھوں نوجوانوں، آل انڈیا سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (AISA) کے اراکین اور لداخ کے معروف سماجی کارکن سونم وانگچک نے شرکت کی۔ مظاہرین کا موقف ہے کہ سیاسی اور مذہبی اختلافات سے بالاتر ہو کر ملک کے اصل اور بنیادی مسائل پر بات ہونی چاہیے۔ اس مارچ کے ذریعے جن اہم ترین مسائل کو اٹھانے کی کوشش کی گئی ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ احتجاج کا سب سے بڑا محرک NEET امتحانات کے پرچے لیک ہونے اور سی بی ایس ای (CBSE) کی آن اسکرین مارکنگ میں ہونے والی مبینہ بے ضابطگیاں ہیں۔ طلبہ کا کہنا ہے کہ امتحانی نظام میں بدعنوانی لاکھوں محنتی نوجوانوں کے مستقبل کو تباہ کر رہی ہے، اس لیے امتحانی نظام میں فوری اور جامع اصلاحات کی جائیں۔ وزیرِ تعلیم کا استعفیٰ: مظاہرین امتحانی ناکامیوں کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے مرکزی وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ یہ تحریک نوجوانوں کو روزگار کی فراہمی اور ان کے جمہوری حقوق کے تحفظ کی وکالت کرتی ہے۔ سوشل میڈیا اور عوامی حلقوں میں بے روزگار نوجوانوں کے خلاف استعمال ہونے والے نازیبا الفاظ اور طعنوں کے خلاف اس مارچ کو ایک پرامن ردعمل کے طور پر پیش کیا گیا ہے تاکہ نوجوانوں کے وقار کو بحال کیا جا سکے۔

□□□

غزل

دل کسی سے لگا کے دیکھوں گا
خود کو بسمل بنا کے دیکھوں گا

دردِ دل کو چھپا کے دیکھوں گا
میں بھی اب مسکرا کے دیکھوں گا

لوگ کہتے ہیں چپ لگی کیوں ہے
حالِ دل بھی سنا کے دیکھوں گا

کیا لکھا ہے مرے مقدر میں
ان کے گھر آج جا کے دیکھوں گا

زندگی نام تیرے کر دی ہے
جان تجھ پر لٹا کے دیکھوں گا

دیکھنی ہے مجھے تری چاہت
تجھ کو اپنا بنا کے دیکھوں گا

پریم ناتھ بسمل

دینی اداروں کا تحفظ

وقت کی اہم ترین قومی، ملی اور دینی ذمہ داری

محمد شمیم احمد نوری مصباحی

ملتِ اسلامیہ کی علمی، دینی، اخلاقی اور تہذیبی شناخت کا سب سے مضبوط ستون مدارس، مساجد اور خانقاہیں ہیں۔ یہی وہ مبارک مراکز ہیں جہاں قرآنِ کریم کی تعلیم عام ہوتی ہے، سنتِ نبوی ﷺ کی روشنی دلوں کو منور کرتی ہے، عقیدہ و عمل کی اصلاح ہوتی ہے، اخلاق و کردار کی تعمیر کی جاتی ہے، روحانی تربیت کا اہتمام ہوتا ہے اور خدمتِ خلق کے جذبات کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ صدیوں سے یہی ادارے معاشرے میں امن، اخوت، اعتدال، رواداری، خیر خواہی اور حسنِ اخلاق کے فروغ کا مؤثر ذریعہ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان اداروں کا وجود صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ پورے معاشرے کے لیے خیر، امن اور استحکام کی علامت ہے۔ موجودہ حالات ہم سب سے غیر معمولی سنجیدگی، بصیرت، دور اندیشی اور باہمی اتحاد کا تقاضا کرتے ہیں۔ خصوصاً سرحدی اور حساس علاقوں میں واقع مدارس، مساجد اور خانقاہوں کے حوالے سے مختلف نوعیت کے مسائل اور چیلنجز سامنے آ رہے ہیں۔ ایسے نازک حالات میں محض جذباتی ردِعمل یا وقتی جوش سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ حکمت، آئینی شعور، قانونی بصیرت، منظم منصوبہ بندی اور اجتماعی تدبر ہی کامیابی کی ضمانت بن سکتے ہیں۔ یہ حقیقت ہمیشہ پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ مدارس، مساجد اور خانقاہوں کا تحفظ صرف چند عمارتوں، زمینوں یا جائیدادوں کی حفاظت کا نام نہیں بلکہ یہ ہماری دینی شناخت، علمی سرمایہ، تہذیبی وراثت، ملی شعور اور آئندہ نسلوں کے فکری مستقبل کے تحفظ کا معاملہ ہے۔ اگر یہ ادارے مضبوط، منظم اور باوقار رہیں گے تو امت کا دینی تشخص بھی محفوظ رہے گا اور معاشرے میں اخلاقی اقدار بھی مستحکم ہوں گی۔ آج کے دور میں کسی بھی دینی ادارے کی اصل طاقت صرف اس کی قدامت، شہرت یا عوامی مقبولیت نہیں بلکہ اس کا مضبوط انتظام، شفاف مالی نظام، قانونی استحکام، اعلیٰ تعلیمی معیار، منظم ریکارڈ، سماجی خدمات اور عوام کا غیر متزلزل اعتماد ہے۔ اس لیے ہر مدرسہ، مسجد اور خانقاہ کو اپنے انتظامی، تعلیمی اور قانونی نظام کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق مستحکم بنانے کی ضرورت ہے۔ وقت کا اہم تقاضا یہ ہے کہ ہر ادارے کے تمام قانونی کاغذات، رجسٹری، وقف نامے، ملکیت کے ریکارڈ، نقشے، سرکاری دستاویزات اور دیگر ضروری فائلیں مکمل، محفوظ اور ہر وقت تازہ رکھی جائیں۔ موجودہ ڈیجیٹل دور میں ان تمام ریکارڈز کی الیکٹرانک کاپیاں بھی محفوظ کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتِ حال میں ادارے کے حقوق کا مؤثر تحفظ کیا جا سکے۔ اگر کسی معاملے میں قانونی پیچیدگی پیدا ہو تو جذباتی فیصلوں یا غیر ذمہ دارانہ اقدامات کے بجائے مستند قانونی ماہرین اور اہلِ علم سے مشورہ کیا جائے اور ہر قدم مکمل طور پر آئین و قانون کے دائرے میں رہ کر اٹھایا جائے۔ قانون کی پاسداری نہ صرف ایک شہری ذمہ داری ہے بلکہ اسلامی تعلیمات بھی عدل، نظم اور ذمہ داری کا درس دیتی ہیں۔ اسی طرح مقامی انتظامیہ، سرکاری اداروں، سماجی نمائندوں اور بااثر افراد کے ساتھ خوشگوار، باوقار اور تعمیری روابط قائم رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔ مسلسل رابطہ، باہمی اعتماد اور مثبت مکالمہ بہت سے مسائل کو جنم لینے سے پہلے ہی ختم کر دیتا ہے اور اداروں کے وقار میں اضافہ کرتا ہے۔ دینی اداروں کو اپنی داخلی اصلاح پر بھی خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ تعلیمی معیار میں بہتری، نظم و ضبط کی مضبوطی، صفائی و ستھرائی، شفاف مالی نظام، باقاعدہ حساب کتاب، جدید انتظامی اصولوں کی رعایت، اساتذہ کی تربیت، طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی اور بہتر انتظامی ڈھانچہ ایسے عوامل ہیں جو اداروں کو مزید مضبوط اور قابلِ اعتماد بناتے ہیں۔ اسی کے ساتھ خدمتِ خلق کے میدان میں بھی مدارس، مساجد اور خانقاہوں کا کردار پہلے سے زیادہ مؤثر ہونا چاہیے۔ غریبوں اور ضرورت مندوں کی امداد، تعلیمی رہنمائی، قدرتی آفات میں امدادی خدمات، سماجی اصلاح، اخلاقی بیداری، منشیات سے بچاؤ، ماحولیات کے تحفظ، خون کے عطیہ کی مہمات اور دیگر رفاہی سرگرمیاں معاشرے کو یہ واضح پیغام دیتی ہیں کہ دینی ادارے صرف تعلیم و عبادت کے مراکز نہیں بلکہ پوری انسانیت کی خدمت کا عظیم فریضہ بھی انجام دے رہے ہیں۔ یہ بھی وقت کی اہم ضرورت ہے کہ نئی نسل میں آئینی شعور، قانون کی پاسداری، قومی ذمہ داری، صبر، برداشت، اعتدال، مکالمے اور پرامن جدوجہد کا جذبہ پیدا کیا جائے تاکہ وہ ہر مسئلے کا حل قانون، دلیل، حکمت اور باہمی تعاون کے ذریعے تلاش کرنے کے عادی بنیں۔ اسی طرح عوام میں بھی قانونی آگہی پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ وہ اپنے اداروں کے حقوق اور ذمہ داریوں سے پوری طرح واقف رہیں۔ آج کا دور انتشار کا نہیں بلکہ اتحاد کا ہے۔ تمام دینی، تعلیمی اور سماجی اداروں کو علاقائی، جماعتی اور شخصی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ دینی و ملی مفادات کے لیے تعاون، مشاورت اور باہمی اعتماد کو فروغ دینا چاہیے۔ منتشر قوتیں ہمیشہ کمزور ہوتی ہیں، جبکہ متحد قومیں ہر آزمائش کا مقابلہ صبر، حکمت اور ثابت قدمی کے ساتھ کرتی ہیں۔ ہمیں یہ حقیقت کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ مدارس، مساجد اور خانقاہوں کی اصل طاقت ان کی بلند و بالا عمارتیں نہیں بلکہ ان کا اخلاص، کردار، علم، خدمتِ دین، خدمتِ انسانیت، عوامی اعتماد، شفافیت، حسنِ انتظام اور قانون کی مکمل پاسداری ہے۔ جب یہ تمام اوصاف کسی ادارے میں جمع ہو جائیں تو اس کا وقار بھی محفوظ رہتا ہے، اس کی ساکھ بھی مضبوط ہوتی ہے اور اس کا مستقبل بھی روشن ہو جاتا ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم جذبات کے بجائے حکمت، اختلاف کے بجائے اتحاد، تصادم کے بجائے مکالمہ، انتشار کے بجائے تنظیم، اور بے ترتیبی کے بجائے منظم منصوبہ بندی کو اختیار کریں۔ اگر ہم اپنے دینی اداروں کو علمی، اخلاقی، انتظامی، قانونی اور سماجی ہر اعتبار سے مضبوط بنا دیں تو ان شاء اللہ یہ عظیم مراکز آئندہ نسلوں کے لیے بھی ہدایت، اصلاح، علم، امن اور خیر کا روشن مینار بنے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام مدارس، مساجد، خانقاہوں اور دینی اداروں کی ہر قسم کے فتنوں اور آفات سے حفاظت فرمائے، ان کے ذمہ داران کو حکمت، بصیرت، اخلاص، دیانت اور استقامت عطا فرمائے، ہمارے وطن میں امن، عدل، قانون کی بالادستی، باہمی احترام اور بھائی چارے کو فروغ دے، اور ہمیں اپنی دینی، ملی اور قومی امانتوں کی صحیح معنوں میں حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دینی اداروں کا تحفظ وقت کی اہم ترین قومی، ملی اور دینی ذمہ داری ہے کیونکہ یہ ادارے مسلم معاشرے کی نظریاتی، اخلاقی اور تہذیبی بقا کے ضامن ہیں۔ موجودہ دور کے بدلتے ہوئے سیاسی، سماجی اور فکری چیلنجز کے پیشِ نظر، مدارس اور مساجد کی حفاظت و استحکام کے لیے مشترکہ کوششیں ناگزیر ہو چکی ہیں۔ دینی اداروں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے انفرادی اور اجتماعی سطح پر درج ذیل عملی اقدامات اٹھانے کی فوری ضرورت ہے۔ نوجوان نسل کو الحاد اور مغربی فکری یلغار سے بچانے کے لیے دینی نصاب میں وقت کے تقاضوں کے مطابق ضروری تبدیلیاں لائی جائیں۔ جدید معاشی، سائنسی اور سماجی مسائل پر مستند دارالافتاء کے ذریعے رہنمائی فراہم کی جائے۔

قرآن: سماجی و معاشی انصاف کا منشور۔۔۔

ڈاکٹر سراج الدین ندوی

قرآن مجید صرف عقائد و عبادات کی کتاب نہیں بلکہ ایک ایسا الہامی منشور ہے جس نے انسانی زندگی کے ہر شعبے کے لیے عدل، رحمت اور فلاح کے اصول عطا کیے۔ اس کا نزول ایسے دور میں ہوا جب دنیا سماجی ناانصافی، طبقاتی امتیاز، عورتوں کی بے توقیری اور معاشی استحصال کی گرفت میں تھی۔ قرآن نے انسانوں کے درمیان مساوات، انسانی وقار، باہمی حقوق اور معاشی انصاف کی بنیاد پر ایک ایسا نظام پیش کیا جس نے معاشرے کی کایا پلٹ دی۔ اس نے کمزور طبقات کو تحفظ دیا، عورت کو اس کا مقام و حقوق عطا کیے، دولت کی منصفانہ تقسیم کا اصول قائم کیا اور استحصالی معاشی رویوں کا خاتمہ کیا۔ یوں قرآن نے انسانیت کو سماجی و معاشی انصاف کا ایسا جامع منشور عطا کیا جس کی افادیت ہر زمانے میں مسلم ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں قرآن مجید کے اسی سماجی اور معاشی انقلاب کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

سماجی انقلاب: نزولِ قرآن سے پہلے دنیا سماجی ناہمواری کا شکار تھی۔ انسان اونچ، نیچ کے خانوں میں تقسیم تھے۔ لڑکیوں کو زندہ رہنے کا حق نہ تھا، عورت کو احترام کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔ اولاد ماں کے ساتھ مباشرت کر سکتی تھی، خواتین کا وراثت میں حصہ نہ تھا۔ قرآن نے انسانوں کو مساوات کی تعلیم دی۔ نبی ﷺ نے عملاً مساوات کا درس دیا، رسول نے مساوات کے نظام کو اس طرح قائم کیا کہ ایک غلام زادہ امیرِ لشکر مقرر کر دیا گیا۔ قرآن نے اعلان کیا: یَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ (الحجرات:13) "اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔" یہ صرف دعویٰ نہیں تھا۔ بلکہ سارے انسان اپنے جیسے انسانوں کو ایک طرح سے پیدا ہوتے دیکھ رہے تھے۔ پیدا ہونے والا ہر بچہ ایک جیسا تھا۔ خواہ امیر ہو یا غریب ہر کسی کے ہاتھ، پاؤں اور آنکھ کان بظاہر یکساں ہی تھے، پھر پیدائش کی بنیاد پر وہ یکساں کیوں نہیں تھے؟ قرآن مجید نے اس غلط خیال اور کج فکری کی اصلاح کی۔ اسلام نے عورت کو زندہ رہنے کا حق دیا۔ اور بتایا کہ حشر کے دن زمین میں زندہ دفن کی گئی بچی اپنے والدین اور سماج کے خلاف بولے گی اس لیے کہ اس سے اس کا خالق معلوم کرے گا کہ تجھے کیوں زندہ گاڑ دیا گیا تھا۔ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ، بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ (التکویر:8-9) "اور جب زندہ دفن کی گئی بچی کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اسے کس جرم میں قتل کیا گیا؟۔"

اسلام نے عورت کو نہ صرف زندہ رہنے کا حق دیا بلکہ اس کے حقوق بھی متعین فرمائے۔ واضح الفاظ میں کہا گیا: وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (البقرہ:228) "اور عورتوں کے لیے بھی معروف طریقے سے ویسے ہی حقوق ہیں جیسی ان پر ذمہ داریاں ہیں۔" مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

(النحل:97) "جو کوئی نیک عمل کرے، خواہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ مومن ہو، تو ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی عطا کریں گے، اور ہم انہیں ان کے بہترین اعمال کے مطابق ضرور بہترین اجر دیں گے۔" قرآن مجید نے عورت پر لگائے گئے اُس تاریخی داغ کو مٹایا جس کی بنا پر مختلف تہذیبوں اور مذاہب میں اسے گناہ کی جڑ، فتنہ کا سرچشمہ اور ناپاک تصور کیا جاتا رہا۔ یہ تاثر عام تھا کہ حضرت حواؑ ہی حضرت آدمؑ کو جنت سے نکلوانے کا سبب بنیں، لیکن قرآن نے اس یک طرفہ الزام کی تردید کی اور واضح کیا کہ شیطان نے دونوں کو بہکایا اور دونوں ہی اس معاملے میں آزمائش کا شکار ہوئے۔ قرآن کہتا ہے:

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا (الاعراف:20) "پھر شیطان نے دونوں کے دل میں وسوسہ ڈالا تاکہ ان پر ان کی شرم گاہیں کھول دے جو ان سے چھپائی گئی تھیں۔" ایک اور مقام پر فرمایا: فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ (البقرۃ:36) "پھر شیطان نے دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا اور جس حالت میں وہ تھے اس سے انہیں نکلوا دیا۔" مزید فرمایا: فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَىٰ، فَأَكَلَا مِنْهَا (طٰہٰ:120-121) "پھر شیطان نے آدم سے کہا: اے آدم! کیا میں تمہیں ہمیشہ رہنے والے درخت اور ایسی بادشاہت کا پتہ دوں جو کبھی ختم نہ ہو؟ پھر دونوں نے اس درخت سے کھا لیا۔"

قرآن مجید نے انسانیت کو صرف مساوات کا نعرہ نہیں دیا بلکہ عدل و انصاف پر مبنی ایک ایسا جامع نظام عطا کیا جس میں قانون کی نگاہ میں سب برابر ہیں۔ ماقبلِ قرآن دنیا میں یہ عام روش تھی کہ اگر کوئی طاقت ور، رئیس، سردار یا بااثر شخص جرم کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا، لیکن اگر کسی کمزور، غریب یا بے سہارا فرد سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی تو اس پر فوراً قانون نافذ کر دیا جاتا اور سخت سزائیں دی جاتیں۔ قرآن نے اس ظالمانہ تفریق کو ختم کرتے ہوئے اعلان کیا: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (النحل:90) "بے شک اللہ انصاف اور بھلائی کا حکم دیتا ہے۔" مزید فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ (النساء:135) "اے ایمان والو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے والے اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے بنو، خواہ یہ گواہی خود تمہارے اپنے خلاف ہو یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔"

ایک اور مقام پر فرمایا: وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ (المائدہ:8) "کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو، انصاف کرو یہی تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔" قرآن نے جھوٹی گواہی، حق چھپانے اور انصاف کے قتل کو سنگین جرم قرار دیا۔ فرمایا: وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (الحج:30) "اور جھوٹی بات سے بچو۔" اور فرمایا: وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ (البقرۃ:283) "گواہی کو نہ چھپاؤ، اور جو اسے چھپاتا ہے تو یقیناً اس کا دل گناہ گار ہے۔" اس طرح قرآن نے طاقت، نسب، دولت اور طبقاتی برتری کے بجائے عدل کو معاشرے کی بنیاد بنایا اور انسانیت کو ایک ایسے نظام سے روشناس کرایا جہاں حق صرف طاقت وروں کا نہیں بلکہ ہر انسان کا حق ہے۔

معاشی انقلاب: ماقبلِ قرآن دنیا میں معاشی نظام ظلم، استحصال اور طبقاتی ناانصافی پر قائم تھا۔ سرمایہ چند ہاتھوں میں مرتکز رہتا تھا، سودی لین دین عام تھا، غریبوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھایا جاتا تھا، ذخیرہ اندوزی کے ذریعے مصنوعی قلت پیدا کی جاتی تھی، دلالی اور ناجائز منافع خوری کا چلن عام تھا اور کمزور طبقات بنیادی ضروریات سے بھی محروم رہتے تھے۔ قرآن مجید نے اس ظالمانہ معاشی ڈھانچے کو چیلنج کیا اور ایک عادلانہ معاشی نظام پیش کیا۔ سب سے پہلے سود کو قطعی حرام قرار دیتے ہوئے فرمایا: وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا (البقرۃ:275) "اور اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔" سودی نظام کے خلاف مزید سخت اعلان فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ (البقرۃ:278-279)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو، اور اگر ایسا نہیں کرتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔" قرآن نے مال جمع کر کے رکھنے اور معاشرے کے ضرورت مند افراد کے حقوق دبانے والوں کو بھی سخت وعید سنائی: وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (التوبہ:34) "اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجیے۔" قرآن نے مال میں غریبوں اور محروموں کا حق متعین کیا: وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (الذاریات:19) "اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں اور محروم رہ جانے والوں کا حق تھا۔" زکوٰۃ کا منظم نظام قائم کیا گیا تاکہ معاشرے میں خوش حالی عام ہو اور لوگوں کے درمیان معاشی توازن برقرار رہے: خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا (التوبہ:103) "آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لیجیے جس کے ذریعے آپ انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں۔" اور دولت کی منصفانہ گردش کے اصول کو ان الفاظ میں بیان کیا: كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ (الحشر: 7) "تاکہ دولت صرف تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتی رہے۔" اس طرح قرآن نے سرمایہ دارانہ استحصال، معاشی اجارہ داری اور طبقاتی ظلم کے مقابلے میں ایک ایسا معاشی نظام دیا جس میں دولت چند ہاتھوں کی لونڈی نہیں بلکہ پورے معاشرے کی امانت بن جاتی ہے۔

بھارت کینیڈا تعلقات کو نئی رفتار دینے پر وزیر خارجہ اور انیتا آنند کی بات چیت

بھارت۔چین کے مستحکم تعلقات دنیا کے لیے اہم ثابت ہو سکتے ہیں: جے شنکر

منیلا۔ 22/جولائی۔ ایم این این۔ وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے بدھ کو منیلا میں کینیڈا کی وزیر خارجہ انیتا آنند سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے ہندوستان اور کینیڈا کے درمیان دوطرفہ تعاون کو مزید مضبوط بنانے اور دونوں ممالک کے وزرائے اعظم کی جانب سے طے کیے گئے اہداف کو آگے بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا۔ جے شنکر نے ملاقات کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ کینیڈا کی وزیر خارجہ انیتا آنند کے ساتھ مفید گفتگو ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور کینیڈا کے درمیان تعاون مسلسل فروغ پا رہا ہے اور بات چیت کا مرکز دونوں ممالک کے تعلقات کے لیے مقررہ اہداف کو عملی شکل دینا تھا۔ یہ ملاقات آسیان سے متعلق وزرائے خارجہ اجلاسوں کے موقع پر ہوئی جہاں جے شنکر مختلف کثیر فریقی اجلاسوں میں شرکت کر رہے ہیں۔ وزیر خارجہ اس وقت فلپائن کے دورے پر ہیں جہاں وہ آسیان۔ ہندوستان وزرائے خارجہ اجلاس۔ مشرقی ایشیا سربراہ اجلاس کے وزرائے خارجہ اجلاس اور آسیان علاقائی فورم کے اجلاسوں میں شرکت کر رہے ہیں۔ اس سے قبل جے شنکر نے سنگاپور کے وزیر خارجہ ویوین بالاکرشنن کے ساتھ ظہرانے پر ملاقات کی اور علاقائی و عالمی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے آسیان اجلاسوں کے موقع پر کئی اہم دوطرفہ ملاقاتیں بھی کیں۔ روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف سے ملاقات کے دوران جے شنکر نے تجارتی جہاز ایم وی گولڈن لیو پر حملے میں چار ہندوستانی ملاحوں کی ہلاکت پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے خطے میں ہندوستانی ملاحوں کی سلامتی کو یقینی بنانے پر زور دیا۔ دونوں رہنماؤں نے تجارت۔ سرمایہ کاری۔ توانائی۔ رابطہ کاری۔ سائنس و ٹیکنالوجی۔ نقل و حرکت۔ یوکرین تنازع اور خلیجی صورتحال پر بھی گفتگو کی۔ چین کے وزیر خارجہ وانگ یی کے ساتھ ملاقات میں جے شنکر نے کہا کہ باہمی احترام۔ مشترکہ مفاد اور باہمی حساسیت پر مبنی مستحکم اور تعمیری ہندوستان۔ چین تعلقات ایک کثیر قطبی ایشیا اور دنیا کے لیے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ سرحدی علاقوں میں امن اور استحکام معمول کے تعلقات کی بنیادی شرط ہے۔ انہوں نے براہ راست پروازوں کی بحالی۔ کیلاش مانسرور یاترا کے دوبارہ آغاز اور سرحدی تجارت کی بحالی کا خیر مقدم کیا۔ ساتھ ہی منڈی تک منصفانہ رسائی۔ تجارتی توازن اور سپلائی چین کے استحکام جیسے معاملات پر مزید توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ بعد ازاں جے شنکر نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو سے بھی ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں

نے ہندوستان۔ امریکہ جامع عالمی اسٹریٹجک شراکت داری کے اہم شعبوں پر تبادلہ خیال کیا جن میں تجارت۔ محصولات۔ توانائی۔ دفاع و سلامتی۔ اہم معدنیات۔ مصنوعی ذہانت اور علاقائی و عالمی امور شامل تھے۔ یہ ملاقات کواڈ وزرائے خارجہ اجلاس کے موقع پر ہوئی جہاں چاروں ممالک نے آزاد اور کھلے ہند۔ بحرالکاہل خطے اور آسیان کی مرکزی حیثیت کے لیے اپنی وابستگی کا اعادہ کیا۔ جے شنکر نے اسی روز آسٹریلیا کی وزیر خارجہ پینی وونگ اور فلپائن کی سیکریٹری خارجہ ماریا تھریسا لازارو سے بھی ملاقات کی۔ آسٹریلیا کے ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی کے حالیہ دورے کے نتائج پر پیش رفت کا جائزہ لیا گیا جبکہ فلپائن کے ساتھ تجارت۔ سرمایہ کاری۔ تعلیم۔ دفاع۔ سمندری تعاون۔ صلاحیت سازی اور ہند۔ بحرالکاہل کی تازہ صورتحال پر تفصیلی بات چیت ہوئی۔ واضح رہے کہ وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے کہا ہے کہ باہمی احترام۔ مشترکہ مفاد اور باہمی حساسیت پر مبنی مستحکم اور تعمیری ہندوستان۔ چین تعلقات کثیر قطبی ایشیا اور کثیر قطبی دنیا کے لیے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ معمول کے دوطرفہ تعلقات کے لیے سرحدی علاقوں میں امن اور سکون بنیادی شرط ہے۔ جے شنکر نے یہ بات فلپائن کے دارالحکومت منیلا میں مشرقی ایشیا سربراہ اجلاس اور آسیان علاقائی فورم کے موقع پر چین کے وزیر خارجہ وانگ لی سے ملاقات کے دوران کہی۔ اپنے ابتدائی خطاب میں انہوں نے کہا کہ یہ ملاقات ہندوستان۔ چین تعلقات کا جائزہ لینے اور اہم علاقائی و عالمی پیش رفت پر تبادلہ خیال کرنے کا ایک اچھا موقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ اکتوبر 2024 میں قازان میں دونوں ممالک کے رہنماؤں کی ملاقات کے بعد ہندوستان اور چین کے تعلقات بتدریج معمول پر آ رہے ہیں۔ گزشتہ سال اگست میں تیان جن میں ہونے والی ملاقات نے اس سمت کو مزید تقویت دی۔ جے شنکر نے کہا کہ دونوں ممالک کا ماننا ہے کہ باہمی احترام۔ مشترکہ مفاد اور باہمی حساسیت کی بنیاد پر ہی ایک مستحکم اور تعاون پر مبنی تعلق قائم کیا جا سکتا ہے۔ ایسا تعلق نہ صرف دونوں ممالک بلکہ پورے ایشیا اور دنیا کے لیے بھی فائدہ مند ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ سرحدی علاقوں میں امن و استحکام معمول کے تعلقات کے لیے ناگزیر ہے۔ اکتوبر 2024 سے دونوں ممالک اس مقصد کے حصول کے لیے مسلسل رابطے میں ہیں اور اس سلسلے میں قائم مختلف دوطرفہ نظاموں اور مذاکراتی طریقہ کار کو مکمل تعاون اور بھرپور حوصلہ افزائی ملنی چاہیے۔ جے شنکر نے کہا کہ ہندوستان اور چین دو بڑے اور ہمسایہ ممالک ہیں۔ اس لیے دونوں کے اپنے اپنے قومی مفادات ہونا فطری بات ہے۔ تاہم اختلافات کو تنازعات میں تبدیل نہیں ہونا چاہیے اور ان کا دانشمندانہ حل سفارت کاری کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے دونوں ممالک کے تعلقات میں حالیہ مثبت پیش رفت کا خیر مقدم کرتے ہوئے براہ راست پروازوں کی بحالی۔ ویزا نظام میں بہتری۔ کیلاش مانسرور یاترا کے دوبارہ آغاز اور سرحدی تجارت کی بحالی کا ذکر کیا۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ اس کے باوجود کئی اہم معاملات پر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے جن میں منصفانہ منڈی تک رسائی۔ تجارتی توازن۔ سپلائی چین کی پیش بینی اور سرکاری و عوامی سطح پر روابط کو مزید آسان بنانا شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کو باہمی ترجیحات کے مطابق مختلف مشترکہ فورمز اور مذاکراتی نظاموں کے اجلاسوں کے انعقاد پر بھی اتفاق کرنا چاہیے۔ جے شنکر نے اس سال برکس کی ہندوستانی صدارت کے دوران مختلف سرگرمیوں اور اقدامات میں چین کے تعاون کو بھی سراہا اور اس کے لیے شکریہ ادا کیا۔

کیرالہ میں چینی عملے کی جان بچانے والے بھارتی فوجیوں کو کبھی نہیں بھولیں گے: چینی دفاعی اتاشی

نئی دہلی: بھارت میں چین کے نئے تعینات دفاعی اتاشی ریئر ایڈمرل یو جیان نے کہا ہے کہ چین گزشتہ برس کیرالہ کے ساحل کے قریب دھماکے اور آگ کا شکار ہونے والے ایک مال بردار جہاز سے 12 چینی عملے کے ارکان کو بچانے پر بھارتی فوج کو کبھی فراموش نہیں کرے گا۔ انہوں نے دونوں ممالک کی افواج کے درمیان رابطوں اور تعاون کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ ریئر ایڈمرل یو جیان نے یہ بات عوامی جمہوریہ چین کی پیپلز لبریشن آرمی کے قیام کی 99ویں سالگرہ کے موقع پر منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ چین اور بھارت اہم ہمسایہ ممالک ہیں اور دونوں ترقی و قومی احیا کے ایک اہم مرحلے سے گزر رہے ہیں۔ ان کے مطابق دونوں ممالک کی قیادت کی رہنمائی میں دوطرفہ تعلقات دوبارہ بہتری اور مثبت پیش رفت کی راہ پر گامزن ہوئے ہیں۔ چینی دفاعی اتاشی نے کہا کہ گزشتہ برس کیرالہ کے ساحل کے قریب پیش آنے والے بحری حادثے میں بھارتی فوج اور متعلقہ اداروں کی جانب سے چینی شہریوں کی بروقت امداد کو چین قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس احسان کو کبھی فراموش نہیں کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان باہمی اعتماد کو فروغ دینے، غلط فہمیوں سے بچنے اور علاقائی امن و استحکام کو مضبوط بنانے کیلئے عسکری سطح پر رابطوں اور عملی تعاون میں اضافہ ضروری ہے۔

ہندوستان سے نیپال کیلئے پہلی براہ راست مال بردار ٹرین روانہ

بھارت اور نیپال کے درمیان تجارت اور رابطہ کاری کے میدان میں ایک اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔

نئی دہلی: بھارت اور نیپال کے درمیان تجارت اور رابطہ کاری کے میدان میں ایک اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ کینولا کے دانوں کی کھیپ لے کر ہندوستان سے روانہ ہونے والی پہلی براہ راست تجارتی مال بردار ٹرین 20 جولائی کو نیپال کسٹمز یارڈ بیرات نگر پہنچ گئی۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان۔ نیپال ریلوے ٹرانزٹ نظام میں کی گئی ترمیم پر عملی طور پر عمل درآمد شروع ہو گیا۔ 40 ویگنوں پر مشتمل یہ مال بردار ٹرین کولکتہ بندرگاہ سے روانہ ہوئی اور جوگ بنی میں واقع ہندوستانی کسٹمز یارڈ کے راستے بیرات نگر پہنچی۔ نومبر 2025 میں ہندوستان۔ نیپال ٹرانزٹ معاہدے کے پروٹوکول میں ترمیم کے لیے لیٹر آف ایکسچینج پر دستخط کے بعد یہ سرحد پار ریلوے راہداری استعمال کرنے والی پہلی تجارتی مال بردار ٹرین ہے۔ اس پیش رفت کو دونوں ہمسایہ ممالک کے درمیان معاشی روابط مضبوط بنانے اور سرحد پار ریلوے نقل و حمل کو فروغ دینے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ جوگ بنی اور بیرات نگر کے درمیان براڈ گیج سرحد پار ریلوے لائن کا مشترکہ افتتاح یکم جون 2023 کو وزیر اعظم نریندر مودی اور اس وقت کے نیپالی وزیر اعظم پشپ کمل دہال پراچنڈ نے کیا تھا۔ یہ منصوبہ حکومت ہند کی مالی معاونت سے تعمیر کیا گیا تھا تاکہ دونوں ممالک کے درمیان مال برداری کو آسان بنایا جا سکے۔ اگرچہ ریلوے لائن تیار تھی لیکن تجارتی آپریشن شروع کرنے کے لیے ہندوستان۔ نیپال ٹرانزٹ معاہدے کے پروٹوکول میں ترمیم ضروری تھی۔ مسلسل سفارتی مذاکرات کے بعد دونوں ممالک نے 13 نومبر 2025 کو لیٹر آف ایکسچینج پر دستخط کیے۔ اس موقع پر مرکزی وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل اور نیپال کے اس وقت کے وزیر صنعت۔ تجارت و رسد انیل کمار سنہا بھی موجود تھے۔ ترمیم شدہ پروٹوکول کے تحت اب کولکتہ اور وشاکھا پٹنم کی بندرگاہوں سے کنٹینرز اور بڑی مقدار میں مال براہ راست ریل کے ذریعے نیپال کے مقررہ ریلوے مراکز تک پہنچایا جا سکے گا۔ ان مراکز میں بیرات نگر کا نیپال کسٹمز یارڈ بھی شامل ہے۔ حکام کے مطابق پہلی تجارتی مال بردار ٹرین کی آمد اس نئے ٹرانزٹ نظام پر عملی عمل درآمد کی علامت ہے اور اس سے سرحد پار ریلوے رابطے کی مکمل صلاحیت بروئے کار آئے گی۔ توقع ہے کہ براہ راست ریلوے سروس سے مال برداری کی لاگت میں کمی آئے گی۔ سامان کی ترسیل زیادہ تیز اور مؤثر ہوگی۔ نیپال کی ہندوستانی بندرگاہوں تک رسائی مزید مضبوط ہوگی اور دونوں ممالک کے درمیان تجارت میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ ساتھ ہی نیپال کے اہم ٹرانزٹ شراکت دار کے طور پر ہندوستان کا کردار مزید مستحکم ہوگا۔

جھارکھنڈ: امارت شرعیہ کی رضا کار ٹیموں کی سرگرمی ایس آئی آر کے تعلق سے تکمیل کے مرحلہ میں

ووٹ ہر شہری کا بنیادی حق ہے، اس لئے انتخابی فہرستوں میں ناموں کا درج ہونا بھی ناگزیر ہے اگر کسی شخص کا نام ووٹر لسٹ میں موجود نہیں ہے

جھارکھنڈ (پریس ریلیز) ووٹ ہر شہری کا بنیادی حق ہے، اس لئے انتخابی فہرستوں میں ناموں کا درج ہونا بھی ناگزیر ہے اگر کسی شخص کا نام ووٹر لسٹ میں موجود نہیں ہے تو اس کے عملی اثرات نہ صرف ووٹ سے محروم ہونے تک محدود رہیں گے بلکہ ایسا شخص بہت سے شہری حقوق سے بھی دست بردار تصور کیا جائے گا، اس لئے ووٹر لسٹ میں ناموں کے اندراج کے لئے امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال نے مستقل تحریک چلائی جواب تکمیل کے مرحلہ میں ہے، ماضی میں بہار، و بنگال اور اڈیشہ میں انتخابی فہرستوں میں ناموں کی شمولیت کے لئے جد وجہد کی جا چکی ہے، اس تحریک کو امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کے امیر شریعت حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی کی سرپرستی، ناظم امارت شرعیہ مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی صاحب، قاضی شریعت مولانا محمد انظار عالم قاسمی، اور قائم مقام ناظم مفتی محمد سہراب ندوی صاحب کی رہنمائی میں منظم اور مربوط کیا گیا، بڑی تعداد میں علماء وقضاۃ امارت شرعیہ جھارکھنڈ کے مختلف بلاکوں اور قصبات میں تربیتی کیمپ لگا کر مقامی ذمہ داروں کو SIR کے تعلق سے فارم کی خانہ پری میں معاونت کر رہے ہیں، بمورخہ ۲۱/جولائی کو قاضی شریعت رانچی مولانا مفتی محمد انور قاسمی صاحب، مفتی ابوذر قاسمی، مولانا سہیل سجاد قاسمی، مولانا مجاہد اللہ قاسمی نے رانچی کے مدپونگ، کھلاری، چانہو، بلاکوں کے مرکزی بستیون کی جامع مسجد میں نوجوانوں کی ٹیمیں تشکیل دے کر اس مہم کو موثر بنایا، مولانا سہیل اختر قاسمی صاحب نے ضلع دمکا کے علاقوں میں متعدد اجتماعات کے ذریعہ امارت ہیلپ ڈیسک کئے اور فارم جمع کرنے میں مدد بھی کی، اس سلسلہ میں مولانا مجیب الرحمن قاسمی اور ان کے معاونین پورے طور پر سرگرم عمل ہیں، مولانا محمد شاہد قاسمی قاضی شریعت دھنباد ضلع بوکارو اور دھنباد کے متعدد قصبات میں فارموں کی بروقت تکمیل و جمع آوری کے سلسلہ میں ضروری رہنمائی کر رہے ہیں، کوڈر ما اور گریڈیہہ میں مولانا ضمیر الدین قاسمی کی قیادت میں اب تک ۱۵/مشاورتی میٹنگیں ہو چکی ہیں، جہاں انہوں نے ہر جگہ فعال نوجوانوں کو منتخب کر کے فارم کی خانہ پری کے بعد BLO سے اپڈیٹ بھی کروا چکے ہیں، مولانا قمر انیس قاسمی صاحب جمشید پور میں SIR بیداری مہم کے ذریعہ عوام وخواص سے رابطہ کر کے اکثر جگہوں پر ہیلپ ڈیسک تشکیل دے چکے ہیں، اسی کے ساتھ مولانا سعود عالم قاسمی، مولانا افروز سلیمی، مولانا اسعد قاسمی، مولانا عباس مظاہری کولہان زون میں موثر تحریک چلا رہے ہیں مولانا مفتی اکرام الدین ضلع پلاموں وگڑھوا میں مقامی کمیٹیوں کے ذریعہ کام کر رہے ہیں، جس سے کام تیزی سے بڑھ رہا ہے، مولانا کلیم اللہ مظہر ہزاری باغ میں علما اور سماجی خدمتگاروں کی رہنمائی کر رہے ہیں وہاں مفتی عبدالباری قاسمی، مولانا رفیع احمد ندوی، اور مولانا عبدالجبار حسامی جمع شدہ فارموں مین رہ گئی معمولی خامیوں کو دور کرنے اور متعلقہ BLO سے اصلاح کی گذارش کر رہے ہیں، اسی طرح امارت شرعیہ کی کاوشوں سے ریاست جھارکھنڈ کے ناخواندہ اور پسماندہ افراد کی فارم پُری اور اس کے جمع کرنے کا کام بیحد آسان ہوا اور کام تکمیل کے مرحلہ تک پہونچ گیا، اور وہاں کے باشندے SIR کی اہمیت ونافیت کو محسوس کرتے ہوئے بڑی فکر مندی ودل جمعی سے انتخابی فہرستوں میں ناموں کا اندراج کر رہے ہیں اور امارت شرعیہ کی اس بیداری مہم کی شتائش بھی کر رہے ہیں۔

اردو اکادمی دھلی کے زیرِ اهتمام

میر تقی میر کی یاد میں شاندار ادبی و موسیقی پروگرام کا انعقاد

نئی دہلی: اردو اکادمی دہلی کے زیرِ اہتمام انڈیا انٹرنیشنل سینٹر، نئی دہلی کے ملٹی پرپز ہال میں جناب وپن گرگ کی مرتب کردہ ''دیوانِ میر'' کے ہندی ایڈیشن کی اشاعت کے موقع پر ''میر تقی میر کی یاد میں'' کے عنوان سے ایک شاندار ادبی وثقافتی پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں میر تقی میر کی شخصیت، شاعری اور ادبی وراثت پر ایک فکر انگیز ادبی مذاکرہ منعقد ہوا، جبکہ دوسرے سیشن میں میر کی غزلوں پر مشتمل دل نشیں محفلِ غزل پیش کی گئی۔ یہ پروگرام زبان وادب اور ہندوستانی تہذیب وثقافت کے فروغ کے لیے حکومتِ دہلی کے وزیر محکمہ فن، ثقافت والسنہ وچیئر مین اردو اکادمی، دہلی جناب کپل مشرا کی مسلسل سرپرستی اور تعاون کا نتیجہ تھا۔ واضح رہے کہ حکومتِ دہلی اور معزز وزیر ثقافت کے مسلسل تعاون کے باعث اردو اکادمی، دہلی کی ادبی وثقافتی سرگرمیاں نہایت اہتمام کے ساتھ تسلسل سے جاری ہیں۔ پروگرام کے آغاز میں دہلی حکومت کے محکمہ فن، ثقافت اور السنہ کے ایڈیشنل سکریٹری اور اردو اکادمی دہلی کے سکریٹری جناب لیکھ راج نے معزز مہمانانِ جناب امت یادو (سابق سکریٹری، حکومتِ ہند)، جناب پی کے ترپاٹھی (سابق چیف سکریٹری، حکومتِ دہلی)، جناب اشوک مہیشوری (مینجنگ ڈائریکٹر، راج کمل پرکاشن) اور ممتاز غزل گلوکارہ محترمہ ودیا شاہ کو گلدستے پیش کر کے ان کا خیر مقدم کیا۔ اپنے استقبالیہ خطاب میں جناب لیکھ راج نے تمام شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ جناب وپن گرگ نے دیوانِ میر کو ہندی میں مرتب کر کے ایک نہایت اہم ادبی خدمت انجام دی ہے۔ اس کے ذریعے میر تقی میر کی شاعری ہندی قارئین کے ایک وسیع حلقے تک پہنچ سکے گی۔ انھوں نے کہا کہ یہ کام اس لیے بھی بے حد ضروری تھا کہ میر کی شاعری ہر دور میں زندہ رہنے والی شاعری ہے اور تین صدیاں گزر جانے کے باوجود آج بھی ان کا کلام اسی تازگی اور تاثیر کے ساتھ پڑھنے والے کو متاثر کرتا ہے۔ پروگرام کا پہلا سیشن ''میر تقی میر: شاعر، ان کی شاعری اور ادبی وراثت'' کے عنوان سے منعقد ہونے والے ایک علمی وادبی مذاکرے پر مشتمل تھا، جس میں معروف صحافی اور داستان گو جناب دارین شاہدی نے دیوانِ میر کے ہندی ایڈیشن کے مرتب و مدیر جناب وپن گرگ سے میر کی شاعری، زبان، ہندی میں دیوان کی ترتیب کی ضرورت اور اس اہم کام کی تکمیل کے دوران پیش آنے والی مشکلات پر تفصیلی اور معلومات افزا گفتگو کی۔ جناب وپن گرگ نے بتایا کہ انھیں بچپن سے ہی شاعری سے گہرا لگاؤ تھا۔ جب انھوں نے میر کو پڑھنے کی خواہش کی تو یہ جان کر افسوس ہوا کہ میر کا مکمل کلام ہندی میں دستیاب نہیں ہے۔ چنانچہ انھوں نے اردو اکادمی، دہلی کے اردو سرٹیفکیٹ کورس میں داخلہ لیا، اردو سیکھی اور پھر میر کا اصل کلام اردو میں پڑھا۔ انھوں نے مزید بتایا کہ دیوانِ میر کے ہندی ایڈیشن کی تیاری کا آغاز 2007 میں کیا تھا اور یہ کتاب تقریباً بیس برس کی مسلسل تحقیق وجستجو کا نتیجہ ہے۔ میر کی زبان کے حوالے سے انھوں نے کہا کہ عام بول چال کے الفاظ، محاورات اور روزمرہ کے دلکش استعمال نے میر کو دوسرے شعرا سے ممتاز کیا ہے اور یہی خصوصیت انھیں سب سے زیادہ متاثر کرتی ہے۔ دورانِ گفتگو جناب دارین شاہدی نے میر تقی میر کی زندگی سے متعلق کئی دلچسپ واقعات بھی بیان کیے، جن سے سامعین خوب محظوظ ہوئے۔ مذاکرے کے اختتام پر جناب لیکھ راج نے دونوں مذاکرہ کاروں کو گلدستے پیش کر کے ان کا شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کے دوسرے سیشن میں ہندوستان کی ممتاز غزل گلوکارہ اور صفِ اول کی فنکارہ محترمہ ودیا شاہ نے اپنی سحر انگیز آواز اور دلکش انداز میں میر تقی میر کی منتخب غزلیں پیش کر کے حاضرین کو مسحور کر دیا۔ اس موقع پر نوجوان شاعر ڈاکٹر عبداللہ مراش نے موسیقی، شاعری اور میر کی غزلوں کی غنائیت کے حوالے سے اپنے مختصر مگر بصیرت افروز تاثرات پیش کیے، جس سے اس محفل کی ادبی اہمیت میں مزید اضافہ ہوا۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض جناب اطہر سعید نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیے اور اپنی دلکش نظامت سے سامعین کو آغاز سے اختتام تک محفل سے وابستہ رکھا۔ پروگرام کا اختتام محکمہ فن، ثقافت اور السنہ کے ایڈیشنل سکریٹری اور اردو اکادمی دہلی کے سکریٹری جناب لیکھ راج کے اظہارِ تشکر پر ہوا۔ اس موقع پر مذکورہ معزز مہمانان کے علاوہ ڈاکٹر ایم آر قاسمی، جناب حبیب سیفی، ڈاکٹر شبانہ نذیر، جناب ساحر داؤ دنگری، ڈاکٹر ذکی طارق، جناب علیم الدین اسعدی، جناب حامد علی اختر، جناب شمیم اختر، ڈاکٹر امیر حمزہ، جناب ابوذر فاطمی، جناب امتیاز احمد اور میر کے متعدد شائقین و ادب دوست افراد بڑی تعداد میں موجود تھے۔

1۔ سکریٹری اکادمی جناب لیکھ راج جناب پی کے ترپاٹھی، سابق چیف سکریٹری، حکومتِ دہلی کا گلدستہ پیش کر کے استقبال کرتے ہوئے۔ مذاکرے کے دوران جناب دارین شاہد اور جناب وپن [illegible]

ڈاکٹر سشیلا تیواری کے مجسمے کی ازسرِ نو تنصیب پر وزیر اعلیٰ کا شکریہ

نارائن دت تیواری کے مجسمے کی تنصیب کا بھی مطالبہ

لکھنؤ: (پریس ریلیز) آل انڈیا مائنارٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق کارگزار وزیر اعلیٰ ڈاکٹر عمار رضوی نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو ایک مکتوب ارسال کرتے ہوئے آنجہانی ڈاکٹر سشیلا تیواری کے مجسمے کی ازسرِ نو تنصیب پر ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ آنجہانی نارائن دت تیواری کی گراں قدر عوامی، سیاسی اور انتظامی خدمات کے اعتراف میں لکھنؤ کے کسی مناسب عوامی مقام پر ان کا مجسمہ نصب کرانے کی بھی اپیل کی ہے۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ چند روز قبل انہوں نے وزیر اعلیٰ سے درخواست کی تھی کہ نشاط گنج پل کے قریب نصب آنجہانی ڈاکٹر سشیلا تیواری کا مجسمہ، جسے سڑک کی توسیعی منصوبہ بندی کے باعث ہٹا دیا گیا تھا، تعمیراتی کام مکمل ہونے کے بعد دوبارہ کسی مناسب اور باوقار مقام پر نصب کرایا جائے۔ اس معاملے پر نارائن دت تیواری ابھینند ن کمیٹی کے اراکین اور آنجہانی تیواری جی کے چاہنے والوں میں بھی تشویش پائی جا رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ آنجہانی ڈاکٹر سشیلا تیواری نہایت شریف النفس، معروف معالج، ممتاز سماجی خدمت گزار اور انتہائی حساس طبیب تھیں۔ وہ عملی سیاست سے ہمیشہ دور رہیں، لیکن ضرورت مندوں کی مدد، دکھی انسانیت کی خدمت اور سماجی فلاح کے لیے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ ان کی شخصیت ایثار، خلوص اور انسان دوستی کی علامت تھی۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے آنجہانی ڈاکٹر سشیلا تیواری کے مجسمے کو پہلے سے زیادہ خوبصورت، موزوں اور باوقار مقام پر نصب کرایا، جس پر وہ اور ان کے تمام چاہنے والے وزیر اعلیٰ کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ عوامی جذبات اور عظیم شخصیات کی خدمات کے احترام کا آئینہ دار ہے۔ انہوں نے اپنے مکتوب میں مزید کہا کہ آنجہانی نارائن دت تیواری ملک کی ممتاز سیاسی شخصیات میں شمار ہوتے تھے۔ وہ اتر پردیش کے تین مرتبہ وزیر اعلیٰ رہے، مرکزی حکومت میں وزیرِ خزانہ، وزیر خارجہ اور متعدد اہم وزارتوں کی ذمہ داریاں انجام دیں، جبکہ اتر پردیش اور اتراکھنڈ کے گورنر کی حیثیت سے بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ ترقی، صنعت، انتظامیہ اور عوامی فلاح کے میدان میں ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے کہا کہ اتنی عظیم قومی شخصیت کی یاد میں آج تک لکھنؤ سمیت کسی نمایاں مقام پر ان کا مجسمہ نصب نہ ہونا افسوسناک ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ سے اپیل کی کہ آنجہانی نارائن دت تیواری کی خدمات کے اعتراف میں لکھنؤ کے کسی مناسب اور باوقار مقام پر ان کا مجسمہ نصب کرانے کے احکامات صادر فرمائے جائیں تاکہ آنے والی نسلیں ان کی خدمات اور قومی کردار سے روشناس ہو سکیں۔

حضرت علامہ مفتی مسیح احمد قادری مصباحی کے سانحہ ارتحال پر عزیز ملت سمیت سیکڑوں علماء نے پیش کیا اظہار تعزیت

گورکھپور مبارک پور: بزرگ اور باصلاحیت عالم دین قاضی و مفتی شہر بلرامپور، سابق پرنسپل جامعہ عربیہ انوار القرآن بلرامپور، خلیفہ عزیزِ ملت حضرت علامہ مفتی مسیح احمد قادری مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کا حرکت قلب بند ہونے سے انتقال پر ملال ہوگیا۔ حضرت موصوف کے انتقال کی خبر سن کر دینی وعلمی حلقوں میں غم کی لہر دوڑ گئی، جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے سربراہ اعلیٰ شہزادہ حضور حافظ ملت عزیز ملت علامہ عبدالحفیظ صاحب دام ظلہ نے کہا کہ علامہ مفتی مسیح احمد قادری مصباحی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال ایک عظیم سانحہ اور نا قابل تلافی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی دینی، علمی اور ملی خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ان کی کامل مغفرت فرما کر درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اہلِ خانہ، متعلقین، تلامذہ اور عقیدت مندوں کو صبرِ جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ سراج الفقہاء مفتی محمد نظام الدین رضوی برکاتی مصباحی شیخ الحدیث وصدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ مبارک پور، مفتی بدر عالم مصباحی پرنسپل جامعہ اشرفیہ مبارک پور نعیم ملت مولانا محمد نعیم الدین عزیزی مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، مولانا فیاض احمد برکاتی مصباحی، مولانا الحاج محمد معین الدین قادری مصباحی مولانا سلمان ازہری وغیرہ نے اظہار تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالی اپنے محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ حضرت مفتی مسیح احمد قادری صاحب علیہ الرحمہ کی مغفرت فرمائے، اور ان کی جملہ خدمات دینی کو قبول فرما کر آپ کے درجات کو بلند فرمائے۔ آپ کے پس ماندگان، تلامذہ ومحبین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مولانا انوار احمد خان مصباحی پرنسپل دار العلوم عزیزیہ مظہر العلوم نچلول، مولانا مطلوب احمد خان قادری مصباحی، مولانا الحاج شیر محمد خان قادری، مولانا سید علی نظامی مولانا تجمل حسین امجدی نے اظہار تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تبارک وتعالی حضرت مفتی مسیح احمد قادری مصباحی علیہ الرحمہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے، پس ماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا فرمائے، مولانا ممتاز احمد مصباحی پرنسپل شمس العلوم گھوسی، قاری رئیس احمد خان قادری نے اظہار تعزیت پیش کرتے ہوئے کہا کہ بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت اپنے محبوب ﷺ کے صدقے حضرت مفتی مسیح احمد صاحب علیہ الرحمہ کی بے حساب مغفرت فرمائے ان کے اعمال وخدمات کو قبول ومقبول فرما کر انہیں جنت الفردوس عطا کرے اور سبھی پسماندگان کو صبر وشکر کی توفیق بخشے، آمین۔

آئی اے ایس وی تریوینی بھارت کی انجینئرنگ کی مہارت، مقامی صلاحیت اور اسٹریٹجک اعتماد کا ثبوت ہے

اس مہم کو جناب راجناتھ سنگھ نے ۱۱/ستمبر ۲۰۲۵/ کو ممبئی سے ورچوئلی جھنڈی دکھا کر روانہ کیا تھا

نئی دہلی: وزیرِ دفاع جناب راجناتھ سنگھ نے 22 جولائی 2026 کو ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے 'سمدرا پردکشنا'، جو پہلی تینوں فوجوں کی مکمل خواتین کی دنیا کے گرد جہاز رانی کی مہم ہے، کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ انڈین آرمی سیلنگ وہیکل (آئی اے ایس وی) تریوینی پر سوار، تینوں افواج کی نو خواتین افسران نے چار سمندروں میں تقریباً 500,25 ناٹیکل میل کا سفر طے کرنے کے بعد 314 دن کے کام یاب سفر کو مکمل کر کے ممبئی واپس پہنچیں۔ اس مہم کو جناب راجناتھ سنگھ نے 11 ستمبر 2025 کو ممبئی سے ورچوئلی جھنڈی دکھا کر روانہ کیا تھا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے، وزیرِ دفاع نے مہم کی کام یاب تکمیل کو بھارت کی ناری شکتی کا ثبوت، قوم کے عزم کا مظہر، تینوں فوجوں کے ہم آہنگی اور مشترکہ صلاحیت کے ثبوت، اور ایک ایسے 'نئے بھارت' کا جشن قرار دیا جو تاریخ رقم کرنے کے لیے چیلنجوں پر قابو پاتا ہے۔ مشن کی کام یابی کو باریک بینی سے منصوبہ بندی، تقریباً دو سال کی سخت تربیت، ایک وقف شدہ 24X7 زمینی معاون نیٹ ورک اور متعدد تنظیموں اور معاون ایجنسیوں کے اٹل عزم کے ذریعے ممکن بنایا گیا۔ اس مہم نے تمام طول البلد کو عبور کرنے، خط استوا کو دو بار عبور کرنے، بین الاقوامی خط تاریخ کو عبور کرنے اور تین عظیم [illegible]

[illegible]

وار باہمی عمل اور مشترکہ قیادت کی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ دس ماہ سے زیادہ عرصے تک ایک ساتھ رہ کر، تربیت حاصل کر کے اور کشتی رانی کر کے، عملے نے ایک مربوط ٹیم کے طور پر کام کیا، یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ مشترکہ صلاحیت محض ایک تنظیمی تصور نہیں بلکہ ایک طاقت کا ضرب ہے جو آپریشنل تاثیر اور قومی صلاحیت کو بڑھاتی ہے۔ وزیرِ دفاع نے زور دیا کہ 'سمدرا پردکشنا' کو صرف ایک سمندری مہم کے طور پر ہی یاد نہیں رکھا جائے گا، بلکہ ایک ایسی مہم کے طور پر یاد رکھا جائے گا جہاں تینوں افواج کی خواتین افسران ایک پرچم، ایک عزم اور ایک مقصد کے تحت متحد ہو کر دنیا کو یہ پیغام دیا کہ بھارت کی طاقت اس کی اتحاد میں ہے۔ انھوں نے کہا، "ایسے وقت میں جب دنیا مشترکہ آپریشنز، مربوط کمانڈز اور ملٹی ڈومین جنگ پر بحث کر رہی ہے، آئی اے ایس وی تریوینی نے مشترکہ صلاحیت کی اہمیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ جب ہم آہنگی ہوتی ہے تو صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ جب تینوں افواج مل کر چلتی ہیں تو فتح اپنی راہ خود ہموار کرتی ہے۔" اس کی قابلِ ذکر سمندری کام یابی سے آگے، 'سمدرا پردکشنا' فوجی سفارت کاری کے ایک اہم آلے کے طور پر ابھری۔ دنیا بھر میں بندرگاہوں پر قیام کے دوران، آئی اے ایس وی تریوینی نے بھارت کے بھرپور ثقافتی ورثے، سمندری روایات، فوجی [illegible]

مظاہرین کے ساتھ پولیس کے رویہ پر کوئی دلچسپی نہیں

عدالت کا وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے: سی جے آئی

حیدرآباد: انکار ایک دن کے بعد ہوا جب دہلی ہائی کورٹ نے بھی پولیس کی کارروائی پر اسی طرح کی ایک درخواست کی فوری طور پر سماعت کرنے سے انکار کر دیا، عدالت نے مبینہ طور پر درخواست گزاروں سے کہا کہ وہ اس معاملے میں "گھسیٹ" نہ کریں۔ سپریم کورٹ نے بدھ، 22 جولائی کو پارلیمنٹ کی طرف کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے مارچ کے دوران طلبہ کے مظاہرین سے نمٹنے کے لیے دہلی پولیس کے خلاف کارروائی کی درخواست کی فوری طور پر فہرست بنانے سے انکار کر دیا، چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت نے اس معاملے کا ذکر کرتے ہوئے وکیل سے کہا، "ہمارا وقت ضائع نہ کریں، اور اپنا وقت ضائع نہ کریں۔" جب وکیل نے اس معاملے پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا کہ این ای ای ٹی امتحان کے مناسب انعقاد اور نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی میں اصلاحات کا مطالبہ کرنے والے طلباء کے خلاف پولیس کے کریک ڈاؤن کے ویڈیوز موجود ہیں، سی جے آئی نے کہا، "ہمیں ویڈیوز میں کوئی دلچسپی نہیں ہے؛ ہمارے پاس دیکھنے کا وقت نہیں ہے۔" پیر کے روز سی جے پی کے "چلو سنسد" مارچ نے ہزاروں مظاہرین کو مرکزی دہلی کی طرف متوجہ کیا جس میں این ای ای ٹی۔ یو جی امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں پر مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا گیا اور نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) میں اصلاحات کا مطالبہ کیا۔ دہلی پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے لاٹھی اور آنسو گیس کا استعمال کیا، اور فورس نے کہا کہ اس کے 118 اہلکار جھڑپوں میں زخمی ہوئے، جب کہ 60 سے زائد مظاہرین بھی زخمی ہوئے۔ پولیس کارروائی میں زخمی ہونے والی ایک نوجوان خاتون آر ایم ایل ہسپتال میں وینٹی لیٹر پر بتائی گئی ہے۔ جب وکیل نے سی جے آئی کو بتایا کہ طلباء این ای ای ٹی کے انعقاد اور این ٹی اے میں اصلاحات کے ارد گرد جائز مسائل اٹھا رہے ہیں، تو بنچ نے اسے مختصر کر دیا "بہت شکریہ"۔ یہ انکار ایک دن کے بعد ہوا جب دہلی ہائی کورٹ نے بھی پولیس کی کارروائی پر اسی طرح کی درخواست کی فوری طور پر سماعت کرنے سے انکار کر دیا، عدالت نے مبینہ طور پر درخواست گزاروں سے کہا کہ وہ اس معاملے میں "گھسیٹ" نہ کریں۔ کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی)، بانی ابھیجیت ڈپکے کی قیادت میں، 20 جون سے جنتر منتر پر احتجاج کر رہی ہے اور مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے بار بار این ای ای ٹی۔ یو جی پیپر لیک ہونے اور بے ضابطگیوں پر استعفیٰ دینے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ گروپ نے دہلی پولیس سے دھرنے کے لیے پیشگی اجازت طلب کی اور کہا کہ یہ پرامن رہے گا۔ کارکن سونم وانگچک نے احتجاج میں شمولیت اختیار کی اور 28 جون کو ایک غیر معینہ بھوک ہڑتال شروع کی۔ اسے دہلی پولیس نے زبردستی ہٹا دیا اور ایک ہسپتال منتقل کر دیا، حکام نے ان کی بگڑتی ہوئی صحت اور عدالتی ہدایت کا حوالہ دیا۔ ان کی برطرفی سے ایک دن پہلے، مرکزی وزارت داخلہ نے دہلی پولیس کمشنر ستیش گولچہ کو انوراگ کمار سے تبدیل کر دیا، یہ اقدام مبینہ طور پر پہلے سی جے پی کے احتجاج کو فورس کے ہینڈل کرنے سے منسلک تھا۔ جولائی 20 کو، سی جے پی نے پارلیمنٹ کی طرف "چلو سنسد" مارچ کی قیادت کی، جس میں کسانوں کے گروپ شامل تھے، مانسون سیشن کے آغاز کے ساتھ ہی۔ دہلی پولیس اور مرکزی نیم فوجی دستوں نے مارچ کو روکنے کے لیے آنسو گیس اور لاٹھی چارج کا استعمال کیا، اور ویڈیو گردش کر رہے تھے جس میں دکھایا گیا تھا کہ مظاہرین نے جن پتھ میٹرو اسٹیشن کے قریب ان کے خلاف کیلوں سے لیس لاٹھی استعمال کی تھی۔ دہلی پولیس نے الگ سے سی جے پی کے ان دعووں کی تردید کی ہے کہ مظاہرین پر پیلٹ گن کا استعمال کیا گیا تھا۔ ڈپکے نے الزام لگایا کہ چیف جسٹس کے مذاکرات کاروں آشوتوش رانکا اور سورو داس کو مرکزی وزیر جے پی نڈا کی رہائش گاہ پر گھنٹوں انتظار کرایا گیا تاکہ قیادت کو منتشر کیا جا سکے جبکہ پولیس نے طلباء کو دوسری جگہوں پر لاٹھی چارج کیا۔ متعدد افراد کو پولیس نے حراست میں لے لیا اور انہیں گھسیٹنے کے بعد علاقے کے مختلف تھانوں میں لے جایا گیا۔ وانگچک، جنہوں نے مبینہ طور پر سمجھانے کے بعد اپنی بھوک ہڑتال ختم کرنے پر رضامندی ظاہر کی تھی، مارچ کے دوران پولیس کی کارروائی کا مشاہدہ کرنے کے بعد اسے دوبارہ شروع کیا۔ جولائی 21 کو مظاہرین جنتر منتر پر واپس آئے۔

بھارت کی الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ میں

۲۰۱۴ء سے ۷ گنا اضافہ ہوا: جتن پرساد

نئی دہلی: لوک سبھا میں الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت کے اشتراک کردہ اعداد و شمار کے مطابق، ہندوستان کے الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ سیکٹر میں گزشتہ 12 سالوں میں ڈرامائی تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے، جس کی کل پیداوار سات گنا اور الیکٹرانکس کی برآمدات میں گیارہ گنا اضافہ ہوا ہے۔ لوک سبھا میں ایک سوال کے تحریری جواب میں، الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے وزیر مملکت جتن پرساد نے کہا، ہندوستان اب اس مقام پر پہنچ گیا ہے جہاں ہندوستان میں استعمال ہونے والے 99.2% موبائل فون ہندوستان میں بنتے ہیں۔ ہندوستان آج حجم کے لحاظ سے دوسرا سب سے بڑا موبائل بنانے والا ملک ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پی ایم مودی کے میک ان انڈیا اور آتم نربھر بھارت کے وژن کے تحت، مرکز نے الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ کے ایک مکمل ماحولیاتی نظام کو تیار کرنے کے لیے کئی پالیسی اقدامات کیے ہیں۔ حکومت نے ہندوستان کے الیکٹرانک مینوفیکچرنگ ماحولیاتی نظام کو تیار کرنے کے لیے ایک سوچی سمجھی حکمت عملی اپنائی۔ اسی وقت، حکومت نے الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ کو سپورٹ کرنے کے لیے ضروری انفراسٹرکچر بنانے پر توجہ دی۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، الیکٹرانکس کی پیداوار کی قیمت 2014-15 میں تقریباً 1.9 لاکھ کروڑ روپے سے بڑھ کر 2025-26 میں تقریباً 13.11 لاکھ کروڑ روپے ہو گئی، جس میں سات گنا اضافہ ہوا۔ اسی مدت کے دوران الیکٹرانکس کی برآمدات تقریباً 38,000 کروڑ روپے سے بڑھ کر تقریباً 4.24 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی، جو کہ گیارہ گنا اضافہ ہے۔ سب سے زیادہ ترقی موبائل فون سے ہوئی ہے۔ موبائل فون کی پیداوار 2014-15 میں تقریباً 18,000 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2025-26 میں 6.27 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی، جب کہ موبائل فون کی برآمدات تقریباً 1,500 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2.59 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی، جس میں 165 گنا اضافہ ہوا۔ جواب کے مطابق، اسمارٹ فونز مالی سال 26 میں ہندوستان کی سب سے بڑی انفرادی برآمدی شے بن گئے ہیں، جو پیٹرولیم مصنوعات اور جواہرات اور زیورات جیسے روایتی برآمدی رہنماؤں کو پیچھے چھوڑتے ہیں۔ الیکٹرانکس کی برآمدات میں اب اسمارٹ فونز، فوٹو وولٹک ماڈیولز، پرسنل کمپیوٹرز اور پاپولیٹڈ پرنٹڈ سرکٹ بورڈز شامل ہیں، جس میں امریکہ، متحدہ عرب امارات، چین، ہالینڈ اور ہانگ کانگ سرفہرست برآمدی مقامات کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ بھارت کی الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ پچھلی ایک دہائی (2014-15 سے 2024-25) کے دوران تقریباً 6 سے 7 گنا بڑھی ہے۔

بھارت 99.6% ریلوے برقی کاری کے ساتھ عالمی لیڈر کے طور پر ابھرا

ہندوستانی ریلویز نے دنیا میں سب سے تیز رفتار ریلوے الیکٹریفیکیشن پروگراموں میں سے ایک شروع کیا ہے

نئی دہلی: ریلوے، اطلاعات و نشریات اور الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر جناب اشونی وشنو نے آج لوک سبھا میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بھارتی ریلوے پر ریلوے نیٹ ورک کی برقی کاری کو مشن موڈ میں لیا گیا ہے۔ اب تک، براڈ گیج نیٹ ورک کا تقریباً 99.6٪ برقی ہو چکا ہے۔ ہندوستانی ریلویز نے دنیا میں سب سے تیز رفتار ریلوے الیکٹریفیکیشن پروگراموں میں سے ایک شروع کیا ہے۔ جب کہ بہت سے ممالک صرف اپنے مصروف ترین مسافروں اور مال بردار راہداریوں کو بجلی فراہم کرنے کو ترجیح دیتے ہیں، ہندوستان نے اپنے پورے براڈ گیج نیٹ ورک کو بجلی فراہم کرنے کا انتخاب کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریلوے الیکٹریفیکیشن میں بھارتی ریلوے کی کامیابی عالمی سطح پر نمایاں ہے۔ نیٹ ورک کوریج کے لحاظ سے، ہندوستانی ریلوے اب دنیا کے سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر بجلی سے چلنے والے بڑے ریلوے نظاموں میں شامل ہے۔ ہندوستانی ریلوے نے اپنے براڈ گیج نیٹ ورک کے 99.6٪ کو برقی بنا دیا ہے، جس نے ایک دہائی میں دنیا کے سب سے بڑے بنیادی ڈھانچے کی تبدیلی کے پروگراموں میں سے ایک کو مکمل کیا۔ مزید، ریلوے پٹریوں کی برقی کاری سے جیواشم ایندھن پر انحصار کم ہوتا ہے، ڈیزل کی کھپت کم ہوتی ہے جس کے نتیجے میں کاربن کا اخراج کم ہوتا ہے۔ برقی کاری بہتر ہولج کی صلاحیت اور ٹرین کی تیز رفتار کو قابل بناتی ہے، جس سے سفر کا وقت کم ہوتا ہے اور کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ 2024-25 میں تقریباً 108 کروڑ لیٹر کی کھپت کے ساتھ 185 کروڑ لیٹر کرشن مقصد کے لیے بھارتی ریلوے ز کی ڈیزل کی کھپت میں کمی 2015-16 میں 293 کروڑ لیٹر کے مقابلے میں۔ اس کے نتیجے میں حکومت ہند کے خزانے کے ساتھ قیمتی غیر ملکی زرمبادلہ کی بچت ہوئی ہے، جو بصورت دیگر ایندھن کی درآمد کے لیے درکار ہوتا جو بجلی کاری کی وجہ سے بچ گیا ہے۔ الیکٹریفائیڈ ریلوے شمسی، ہوا اور دیگر قابل تجدید توانائی کو کرشن پاور سسٹمز میں ضم کرنے کے لیے اچھی طرح سے موزوں ہیں، جو انہیں قابل تجدید بجلی کے استعمال کے لیے سب سے موثر ٹرانسپورٹ سسٹم بناتی ہے۔ ہندوستانی ریلویز سٹریٹجک پاور پروکیورمنٹ پلاننگ کی بنیاد پر قابل تجدید توانائی کے ذرائع کے استعمال کے ساتھ مل کر قریب قریب ریلوے الیکٹریفیکیشن کے ذریعے پائیدار آپریشنز کے لیے پرعزم ہے، اس طرح کاربن فوٹ پرنٹ میں کمی میں تعاون کرتا ہے۔ ہندوستانی ریلوے کا مقصد قابل تجدید توانائی کے ذرائع بشمول شمسی، ہوا اور ہائبرڈ نظام (شمسی، ہوا اور توانائی کا ذخیرہ) کے ذریعے اپنی برقی کرشن پاور کی ضروریات کو بتدریج پورا کرنا ہے اور اس طرح انڈین ریلوے ز کے کاربن فوٹ پرنٹس کو کم کرنا ہے۔

شمالی مقدونیہ اور ہندوستان دونوں کثیر الجہتی فورم میں مل کر کام کرتے ہیں

شمالی مقدونیہ نے سلامتی کونسل میں ہندوستان کی مستقل رکنیت کی حمایت کی

اسکوپے (شمالی مقدونیہ): شمالی مقدونیہ اور ہندوستان دونوں کثیر الجہتی فورم میں مل کر کام کرتے ہیں اور اقوام متحدہ کی اصلاح شدہ سلامتی کونسل میں ہندوستان کی مستقل رکنیت کے لیے اپنی حمایت کا اعادہ کیا۔ صدر دروپدی مرمو کے شمالی مقدونیہ کے سرکاری دورے کے دوران ایک خصوصی پریس بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے، وزارت خارجہ کے سکریٹری (مغربی) سی جارج نے کہا کہ دونوں ممالک نے اقوام متحدہ کی اصلاحات اور کثیر جہتی فورمز میں تعاون کو مضبوط بنانے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ دونوں فریقوں نے اقوام متحدہ میں اصلاحات پر تبادلہ خیال کیا ہے۔ شمالی مقدونیہ اور ہندوستان دونوں مل کر کام کرتے ہیں، وہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل ے لیے مستقل رکنیت اور ہندوستان کی حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہندوستان کے ساتھ شمالی مقدونیہ کی حمایت کو بھی یاد کیا اور کہا، شمالی مقدونیہ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ہندوستان کی حمایت کی ہے؛ اس نے گزشتہ سال ہندوستان میں جموں و کشمیر میں پہلگام دہشت گردانہ حملوں کی سخت مذمت کی تھی۔ سکریٹری (مغرب) نے کہا کہ شمالی مقدونیہ نے بھی ہندوستان کی زیر قیادت کلیدی عالمی اقدامات جیسے کہ بین الاقوامی شمسی اتحاد، گلوبل بائیو فیولز الائنس، اور کولیشن فار ڈیزاسٹر ریسیلینٹ انفراسٹرکچر میں شامل ہونے کے اپنے ارادے کا اظہار کیا ہے جو پائیدار ترقی اور آب و ہوا کی کارروائی کے لیے دونوں ممالک کی مشترکہ عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ جارج نے بدھ کو طے شدہ مصروفیات کا بھی خاکہ پیش کیا، جس میں صدر مرمو اور شمالی مقدونیہ کے صدر گورڈانا سلجانوسکا ڈیوکووا کے ذریعہ مہاتما گاندھی کے مجسمے کی مشترکہ نقاب کشائی اور اس کے علاوہ مدر ٹریسا کی جائے پیدائش سکوپیے میں مدر ٹریسا میموریل ہاؤس اور میوزیم کا دورہ بھی شامل ہے۔ نامہ نگاروں کے ذریعہ جب اس دورے کے مقاصد اور اقتصادی تعاون کے اہم شعبوں کے بارے میں پوچھا گیا تو سی جارج نے بتایا کہ یہ دورہ یورپ کے ساتھ ہندوستان کی مصروفیت کو بڑھاتا ہے۔ انہوں نے کہا، حالیہ برسوں میں یورپ کے ساتھ ہندوستان کی مصروفیت میں ایک مکمل تبدیلی آئی ہے۔ اس میں نہ صرف یورپی یونین کے رکن ممالک کے ساتھ بلکہ پورے براعظم کے دیگر ممالک کے ساتھ گہری سیاسی، سرکاری اور کاروباری تعاملات شامل ہیں۔

بحیرۂ جنوبی چین میں براہموس مؤثر دفاعی رکاوٹ

نئی دہلی: بھارت میں فلپائن کے سفیر جوزیل ایف اگناسیو نے کہا ہے کہ بھارت کے تیار کردہ براہموس سپرسونک میزائل نے بحیرۂ جنوبی چین میں فلپائن کی دفاعی صلاحیت کو نمایاں طور پر مضبوط کیا ہے اور یہ ایک "قابلِ اعتماد دفاعی رکاوٹ" ثابت ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت مستقبل میں فلپائن کی دفاعی خریداری اور جدید فوجی ساز و سامان کے حصول کے لیے ایک اہم اور قابلِ اعتماد شراکت دار بن سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ براہموس معاہدہ دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے دفاعی تعاون کی علامت ہے اور اس سے فلپائن کی ساحلی دفاعی صلاحیت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ان کے مطابق مستقبل میں دفاعی تعاون کو مزید وسعت دی جا سکتی ہے، جس میں جدید ہتھیاروں، فوجی تربیت اور دفاعی ٹیکنالوجی کے شعبے شامل ہیں۔ فلپائن کے سفیر نے بھارتی بحریہ کی بحیرۂ جنوبی چین میں موجودگی کو بھی نہایت اہم قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ آزاد، کھلے اور قواعد پر مبنی سمندری نظام کی حمایت کا واضح پیغام ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور فلپائن کے درمیان بحری تعاون مسلسل مضبوط ہو رہا ہے اور دونوں ممالک مشترکہ مشقوں، میری ٹائم ڈومین آگاہی، سمندری سلامتی اور قانون پر مبنی بین الاقوامی نظام کے فروغ کے لیے مل کر کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہند-بحرالکاہل خطے میں امن، استحکام اور آزادانہ بحری آمد و رفت کو برقرار رکھنے میں بھارت کا کردار انتہائی اہم ہے، جبکہ دونوں ممالک کے درمیان بڑھتی ہوئی اسٹریٹجک شراکت داری خطے میں توازن اور سلامتی کو مزید مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہو رہی ہے۔

وزیر مملکت کیرتی وردھن سنگھ ایس سی او وزرائے خارجہ کی کونسل کے اجلاس کے لیے جمہوریہ کرغزستان کا دورہ کریں گے

نئی دہلی: وزیر مملکت برائے امور خارجہ کیرتی وردھن سنگھ شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) وزرائے خارجہ کی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لیے 23 سے 24 جولائی تک جمہوریہ کرغزستان کا دو روزہ سرکاری دورہ کریں گے۔ وزارت خارجہ کی طرف سے جاری کردہ ایک سرکاری بیان میں، وزارت خارجہ امور نے وزیر کے چولپون۔ آتا شہر کے آنے والے دورے کی تفصیلات کا خاکہ پیش کیا" وزیر مملکت برائے امور خارجہ، شری کیرتی وردھن سنگھ 23-24 جولائی، 2026 کو وزیر خارجہ کی میٹنگ میں شرکت کے لیے جمہوریہ کرغزستان کا سرکاری دورہ کریں گے۔ بات چیت کے ایجنڈے پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزارت نے کہا کہ یہ میٹنگ آئندہ سربراہان مملکت کے سربراہی اجلاس کی پیش کش کے طور پر کام کرتی ہے۔ سی ایف ایم اجلاس 31 اگست-01 ستمبر 2026 کو بشکیک میں منعقد ہونے والی ایس سی او لیڈرشپ سمٹ کی تیاری کے لیے منعقد کیا گیا ہے۔ وزرائے خارجہ ایس سی او تعاون کے کلیدی شعبوں میں پیش رفت کا جائزہ لیں گے اور علاقائی اور بین الاقوامی اہمیت کے معاملات پر تبادلہ خیال کریں گے۔ توقع ہے کہ وہ ایس سی او کی طرف سے ایس سی او کے سربراہی اجلاس کو حتمی شکل دیں گے۔

بھارت کی خلائی اسٹارٹ اپ مہم نے نئی بلندیوں کی جانب اڑان بھری

نئی دہلی: بھارت کا نجی خلائی شعبہ تیزی سے ترقی کر رہا ہے اور حالیہ کامیابیوں نے ملک کو عالمی خلائی معیشت میں ایک مضبوط ابھرتے ہوئے کھلاڑی کے طور پر نمایاں کر دیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ حکومتی اصلاحات، نجی سرمایہ کاری اور اختراعی صلاحیتوں نے خلائی اسٹارٹ اپس کے لیے نئے مواقع پیدا کیے ہیں۔ حالیہ برسوں میں بھارتی حکومت نے خلائی شعبے کو نجی کمپنیوں کے لیے کھولنے، ضوابط کو آسان بنانے اور IN-SPACe جیسے اداروں کے قیام کے ذریعے نئی کمپنیوں کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ ان اقدامات کے نتیجے میں متعدد بھارتی اسٹارٹ اپس سیٹلائٹ، راکٹ، خلائی لانچ سروسز اور خلائی ڈیٹا سے متعلق جدید ٹیکنالوجیز پر کام کر رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق نجی شعبے کی بڑھتی ہوئی شمولیت نے نہ صرف اختراع اور مسابقت کو فروغ دیا ہے بلکہ بھارت کی عالمی خلائی منڈی میں حصہ بڑھانے کی راہ بھی ہموار کی ہے۔ حالیہ کامیاب لانچز نے ثابت کیا ہے کہ بھارتی کمپنیاں کم لاگت اور اعلیٰ معیار کی خلائی خدمات فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ خلائی معیشت صرف راکٹ لانچز تک محدود نہیں بلکہ اس میں سیٹلائٹ مواصلات، زمین کے مشاہدے، زراعت، موسمیاتی نگرانی، دفاع، نیویگیشن اور تجارتی خدمات جیسے کئی شعبے شامل ہیں، جہاں بھارتی اسٹارٹ اپس تیزی سے اپنی موجودگی مستحکم کر رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق اگر موجودہ رفتار برقرار رہی اور سرمایہ کاری و پالیسی معاونت جاری رہی تو بھارت آئندہ برسوں میں عالمی خلائی معیشت کا ایک اہم مرکز بن سکتا ہے، جبکہ اس شعبے میں روزگار، ٹیکنالوجی اور اقتصادی ترقی کے نئے مواقع بھی پیدا ہوں گے۔

اسکائی روٹ ایرواسپیس کی نگاہیں اب عالمی سیٹلائٹ لانچ مارکیٹ پر

گوہاٹی: اسکائی روٹ ایرواسپیس نے کامیابی کے ساتھ مدار میں راکٹ لانچ کرنے والی ہندوستان کی پہلی نجی کمپنی بن کر تاریخ رقم کی ہے۔ کمپنی اب جدید، ہلکی پھلکی لانچ گاڑیوں اور بہتر پے لوڈ صلاحیتوں کے ساتھ عالمی سیٹلائٹ لانچ مارکیٹ میں داخل ہونے پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ حیدرآباد میں انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن کے سابق سائنسدانوں کے ذریعہ قائم کیا گیا، سکائی روٹ نے 18 جولائی کو یہ اہم سنگ میل حاصل کیا، جو ہندوستان کی نجی خلائی صنعت کے لیے ایک اہم لمحہ ہے۔ خاص طور پر، مشن کا آسام سے تعلق تھا، کیونکہ گوہاٹی کے رہنے والے وید پرکاش، جو اسکائی روٹ میں گائیڈنس، نیویگیشن اینڈ کنٹرول انجینئر تھے، نے اس کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔ ایک انٹرویو میں، پرکاش نے اشتراک کیا کہ کمپنی مزید جدید راکٹ تیار کرنے کے لیے وقف ہے جو سیٹلائٹس کو مختلف مداری راستوں میں تعینات کرنے کے قابل ہے جبکہ گھریلو اور بین الاقوامی گاہکوں کے وسیع تر سپیکٹرم کی خدمت کے لیے پے لوڈ کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے۔ اسکائی روٹ کی ٹیکنالوجی کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک اس کے جدید مواد کا استعمال ہے، جو روایتی لانچ گاڑیوں کے مقابلے میں ان کے راکٹوں کے وزن کو نمایاں طور پر کم کرتے ہیں، یہ سب کچھ خلائی مشنوں کے لیے ضروری ساختی سالمیت کو یقینی بناتے ہوئے ہے۔ پرکاش نے وضاحت کی، "راکٹ استعمال ہونے والے مواد کی وجہ سے ہلکے ہوتے ہیں، پھر بھی ہم ضمانت دیتے ہیں کہ وہ لانچ کے سخت حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی مضبوط ہیں۔" انہوں نے درستگی اور استعداد کی اہمیت پر زور دیا، کیونکہ مختلف سیٹلائٹس کو ان کے مطلوبہ کاموں، جیسے فوجی، مواصلات اور موسمیاتی مقاصد کی بنیاد پر مخصوص مداری جگہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مارکیٹ کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کیلئے، سکائی روٹ اپنے راکٹوں کی پے لوڈ کی صلاحیت کو بڑھانے اور ان کی آپریشنل صلاحیتوں کو وسیع کرنے پر مرکوز ہے۔ کمپنی اپنے آپ کو ایک معروف عالمی تجارتی لانچ فراہم کنندہ کے طور پر پوزیشن دینے کی خواہش رکھتی ہے۔ پرکاش نے کہا، ہمارا مقصد سب کے لیے کھلی جگہ ہے۔ ہم بین الاقوامی گاہکوں سے لانچ کے معاہدے حاصل کرنے کی توقع رکھتے ہیں اور اپنے راکٹ لانچوں کی تعداد کو بڑھانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ اسرو کے دو سابق سائنسدانوں کے ذریعہ قائم کردہ، سکائی روٹ نے کئی ریٹائرڈ خلائی ماہرین کی سرپرستی کے ذریعے مزید تقویت حاصل کی ہے۔ اس کے پہلے مداری مشن کے کامیاب آغاز کو ایک بڑی کامیابی کے طور پر دیکھا جاتا ہے، خاص طور پر اس بات پر غور کرتے ہوئے کہ نجی خلائی کمپنیوں کے ابتدائی لانچوں کو اکثر چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

بھارت نے سیلاب سے متاثرہ

افغانستان کے نورستان میں خوراک اور دیگر ضروری امداد بھیجی

نئی دہلی: ہندوستان نے صوبہ نورستان میں تباہ کن سیلاب کے بعد خوراک کی اشیاء اور خاندانی خیموں سمیت انسانی بنیادوں پر امدادی سامان افغانستان بھیجا ہے۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ امدادی سامان افغانستان کی نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے حوالے کر دیا گیا ہے تاکہ سیلاب سے متاثرہ کمیونٹیز کی مدد کی جا سکے۔ جیسوال نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، نورستان میں تباہ کن سیلاب کے تناظر میں، ہندوستان متاثرہ کمیونٹیز کی مدد کے لیے افغانستان کی نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کو امدادی سامان، بشمول خوراک کی اشیاء اور خاندانی خیمے پہنچاتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ بھارت اس مشکل وقت میں افغان عوام کے ساتھ کھڑا ہے۔ افغانستان کی نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اور طالبان حکام کے مطابق، نورستان میں شدید سیلاب کے نتیجے میں کم از کم 20 افراد ہلاک، 80 کے قریب زخمی اور 100 سے زائد افراد لاپتہ ہونے کے بعد یہ امداد فراہم کی گئی ہے۔ سیلاب نے مبینہ طور پر رہائشی مکانات، زرعی اراضی اور دکانوں کو بھی تباہ یا نقصان پہنچایا ہے، جس سے متاثرہ کمیونٹیز کو کافی مالی نقصان پہنچا ہے۔ تازہ ترین ہندوستانی امداد افغانستان کے لیے نئی دہلی کی انسانی امداد میں اضافہ کرتی ہے، جہاں لاکھوں لوگ معاشی مشکلات، نقل مکانی اور بار بار آنے والی قدرتی آفات کے درمیان انسانی ضروریات کا سامنا کر رہے ہیں۔ اگست 2021 میں طالبان کے دوبارہ اقتدار میں آنے کے بعد سے بھارت نے افغانستان کے ساتھ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر تعلقات کو برقرار رکھا ہے، جبکہ طالبان کی حکومت کو باضابطہ طور پر تسلیم کرنے سے باز رہے ہیں۔ نئی دہلی اس سے قبل افغانستان کو خوراک اور طبی سامان سمیت انسانی امداد فراہم کر چکا ہے۔ تازہ ترین امدادی ترسیل ایک پہاڑی صوبہ نورستان میں سیلاب سے متاثرہ کمیونٹیز پر مرکوز ہے جہاں دشوار گزار علاقے اور محدود انفراسٹرکچر ہنگامی ردعمل اور متاثرہ علاقوں تک رسائی کو پیچیدہ بنا سکتا ہے۔ نقصان کی مکمل حد اور امداد کی ضرورت والے افراد کی تعداد مزید تشخیص سے مشروط ہے۔ متاثرہ علاقوں میں تلاش، بچاؤ اور امدادی سرگرمیاں جاری ہیں۔

اپنے خط میں مرکزی وزیر جناب پرتاپ راؤ جادھو نے مسلح افواج کی طبی خدمات کے اہم کردار کو اجاگر کیا

آیوش علاج کی سہولت کو وسعت دینے کیلئے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کو خط لکھا

نئی دہلی: آیوش کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) اور صحت و خاندانی بہبود کے وزیر مملکت جناب پرتاپ راؤ جادھو نے وزیر دفاع جناب راج ناتھ سنگھ کو خط لکھ کر آیوش او پی ڈی کے قیام اور فوجی اور فیلڈ اسپتالوں میں آیوش پر مبنی علاج کی خدمات کی فراہمی کی تجویز پیش کی ہے۔ اپنے خط میں مرکزی وزیر جناب پرتاپ راؤ جادھو نے مسلح افواج کی طبی خدمات کے اہم کردار کو اجاگر کیا، جو ملک کے ان سپاہیوں کو صحت کی سہولتیں فراہم کر رہی ہیں جو مختلف اور اکثر مشکل ماحول میں خدمات انجام دیتے ہیں۔ جناب جادھو نے کہا کہ اگرچہ مسلح افواج کے پاس جدید طبی سہولتوں کا ایک مضبوط نظام موجود ہے، تاہم بھارت کے روایتی نظام طب کو اس میں شامل کرنے سے دفاعی اہلکاروں کے لئے احتیاطی، صحت کو فروغ دینے والی اور جامع طبی نگہداشت کو مزید مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔ جناب پرتاپ راؤ جادھو نے کہا کہ اگرچہ وزارت دفاع کے تحت چند محدود اداروں میں اس وقت آیوش علاج کی سہولتیں دستیاب ہیں، تاہم بڑی تعداد میں فوجی اور فیلڈ اسپتالوں میں ابھی تک آیوش کی مخصوص خدمات موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے تجویز دی کہ ان اسپتالوں میں آیوش کی سہولتوں کو وسعت دینے سے سپاہیوں کو شواہد پر مبنی روایتی طبی نگہداشت تک بالخصوص احتیاطی صحت، طرز زندگی کے انتظام، بحالی صحت اور مجموعی بہبود کے شعبوں میں زیادہ بہتر رسائی حاصل ہو سکے گی۔ جناب جادھو نے اس بات پر زور دیا کہ آیوش خدمات کی شمولیت موجودہ طبی نظام کو مزید مضبوط بنائے گی اور مسلح افواج کے اہلکاروں کے لیے زیادہ جامع اور مریضوں کی ضروریات پر مبنی نگہداشت کے نظام کے قیام میں معاون ثابت ہوگی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس طرح کا اقدام بھارت کے مالا مال روایتی طبی ورثے کو ملک کے عوامی صحت کے نظام کے ساتھ مزید مربوط کرنے کو فروغ دے گا۔ وزیر موصوف نے وزارتِ دفاع سے درخواست کی ہے کہ تمام فوجی اور فیلڈ اسپتالوں میں آیوش کے او پی ڈی اور علاج کی سہولتیں قائم کرنے کی تجویز پر غور کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی یقین دہانی کرائی ہے کہ وزارت آیوش اس اقدام کے نفاذ میں سہولت فراہم کرنے کے لئے تمام ضروری تکنیکی تعاون، پیشہ ورانہ رہنمائی اور ادارہ جاتی اشتراک فراہم کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے، جس میں مفاہمت نامے (ایم او یو) پر دستخط بھی شامل ہیں۔ مجوزہ تعاون حکومت کے اس مسلسل عزم کی عکاسی کرتا ہے کہ جامع اور مربوط طبی نگہداشت کے طریقۂ کار کو فروغ دیا جائے اور یہ یقینی بنایا جائے کہ بھارت کے روایتی نظام طب کے فوائد معاشرے کے وسیع تر طبقوں تک پہنچیں، جن میں ملک کی مسلح افواج کے اہلکار بھی شامل ہیں۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

فارم میں اتار چڑھاؤ کرکٹ کا حصہ

ٹیم کیلئے بہترین کارکردگی دکھانا چاہتا ہوں: ویبھو سوریہ ونشی

بھارت اور زمبابوے کے درمیان تین ٹی 20 میچوں کی سیریز کا آغاز 23 جولائی سے ہرارے میں ہوگا، جہاں نوجوان اوپنر ویبھو سوریہ ونشی ایک بار پھر توجہ کا مرکز ہوں گے۔ انگلینڈ کے خلاف حالیہ ٹی 20 سیریز میں مسلسل تین میچوں میں ناکامی کے بعد ویبھو اس سیریز میں اپنی فارم بحال کرنے اور بڑی اننگز کھیلنے کے لیے پرعزم ہیں۔ بی سی سی آئی ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے ویبھو سوریہ ونشی نے کہا کہ

گزشتہ چار ماہ ان کے لیے کافی اتار چڑھاؤ والے رہے، لیکن کرکٹ میں ایسا ہونا معمول کی بات ہے۔ انہوں نے کہا، ''فارم میں اتار چڑھاؤ کرکٹ کا حصہ ہے اور ایسا ہوتا رہے گا۔ مجھے اپنی تیاری اور عمل پر بھروسہ رکھنا ہوگا اور ٹیم کے لیے اپنا سو فیصد دینا ہوگا۔'' ویبھو نے کہا کہ کوچنگ اسٹاف کی جانب سے انہیں ہر ممکن رہنمائی اور بہترین پریکٹس کا موقع مل رہا ہے، جس سے ان کا اعتماد مزید مضبوط ہوا ہے۔ انہوں نے کہا، ''مجھے جس بھی چیز کی ضرورت ہوتی ہے، کوچز وہ سب فراہم کر رہے ہیں۔ میں خود کو پراعتماد محسوس کر رہا ہوں اور اچھی تیاری کے ساتھ میدان میں اترنے کے لیے تیار ہوں۔'' نوجوان بلے باز نے ہرارے اسپورٹس کلب کو اپنی زندگی کا ایک یادگار میدان قرار دیتے ہوئے کہا کہ صرف چار ماہ قبل انہوں نے اسی گراؤنڈ پر انڈر-19 ورلڈ کپ کا فائنل کھیلا تھا اور بھارت کو چیمپئن بنانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ انہوں نے کہا، ''یہ میدان میرے لیے بہت خاص ہے۔ یہاں واپس آ کر بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ بھارت کی نمائندگی کرنا ہر کھلاڑی کا خواب ہوتا ہے اور یہ میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ ویبھو سوریہ ونشی نے حال ہی میں انڈر-19 ورلڈ کپ کے فائنل میں انگلینڈ کے خلاف صرف 80 گیندوں پر 175 رنز کی شاندار اننگز کھیل کر بھارت کو فتح دلائی تھی۔ اس کارکردگی نے انہیں نوجوان کرکٹرز میں نمایاں مقام دلایا۔ ویبھو نے کہا کہ وہ ہرارے کی وکٹ اور یہاں کے حالات سے بخوبی واقف ہیں کیونکہ انڈر-19 ورلڈ کپ کے دوران وہ اسی میدان پر کھیل چکے ہیں۔ انہوں نے کہا، ''میں اس ٹورنامنٹ میں حاصل کیے گئے تجربے کو موجودہ سیریز میں استعمال کرنے کی کوشش کروں گا۔'' انہوں نے مزید کہا، ''میں اپنی پریکٹس اور اپنی صلاحیتوں پر مکمل بھروسہ رکھتا ہوں۔ میری کوشش ہوگی کہ ہر میچ میں ٹیم کے لیے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کروں۔ میں اس گراؤنڈ پر دو میچ کھیل چکا ہوں اور دونوں میں اچھی کارکردگی رہی۔

انگلینڈ سے شکست کے بعد بھارتی کرکٹرز کی فٹنس پر سوال

کیا بی سی سی آئی کا سینٹر آف ایکسی لنس کھلاڑیوں کو فٹ رکھنے میں ناکام؟

نئی دہلی: رپورٹ میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ بار بار ہیمسٹر نگ انجری سامنے آنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بعض کھلاڑیوں کو مکمل طور پر فٹ ہوئے بغیر ہی دوبارہ میدان میں اتارا گیا۔ بی سی سی آئی سے وابستہ ذرائع کے مطابق ٹیم مینجمنٹ اور سینٹر آف ایکسیلنس کے درمیان بروقت اور مؤثر رابطے کا فقدان بھی ایک بڑی وجہ بن رہا ہے، انگلینڈ کے خلاف ون ڈے سیریز میں شکست کے بعد بھارتی کرکٹ ٹیم کے کپتان شبھمن گل کی جانب سے کھلاڑیوں کی فٹنس پر تشویش ظاہر کیے جانے کے بعد بھارتی کرکٹ کے فٹنس نظام پر سنجیدہ سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ اب ایک تازہ رپورٹ نے بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) کے سینٹر آف ایکسیلنس (CoE) کے میڈیکل اور فٹنس سسٹم کی کارکردگی پر بھی سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ مہینوں میں متعدد کھلاڑیوں کی بار بار ہونے والی انجریاں اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ موجودہ نظام میں کئی خامیاں موجود ہیں۔ رپورٹ کے مطابق بھارتی ٹیم کے کئی اہم کھلاڑی گزشتہ چند ماہ سے مسلسل ہیمسٹر نگ انجری کا شکار رہے ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ گزشتہ سال سپورٹ اسٹاف میں تبدیلی کے بعد کئی سینئر کھلاڑیوں کو نئے فٹنس اور ری ہیبلیٹیشن سسٹم کے مطابق خود کو ڈھالنے میں مشکلات پیش آئیں۔ اس صورتحال نے کھلاڑیوں کی جسمانی تیاری اور انجری سے مکمل صحت یابی کے عمل پر بھی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا

ہے کہ بار بار ہیمسٹر نگ انجری سامنے آنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بعض کھلاڑیوں کو مکمل طور پر فٹ ہوئے بغیر ہی دوبارہ میدان میں اتارا گیا۔ بی سی سی آئی سے وابستہ ذرائع کے مطابق ٹیم مینجمنٹ اور سینٹر آف ایکسیلنس کے درمیان بروقت اور مؤثر رابطے کا فقدان بھی ایک بڑی وجہ بن رہا ہے، جس کے باعث کھلاڑیوں کی صحت سے متعلق اہم فیصلوں میں تاخیر ہو رہی ہے۔ ادھر نیتن پٹیل کے عہدہ چھوڑنے کے بعد سینٹر آف ایکسیلنس میں اب تک ہیڈ آف میڈیکل اسٹاف کی تقرری نہ ہونا بھی ایک اہم مسئلہ قرار دیا جا رہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 2023 میں تیار کیے گئے اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجرز (SOPs) میں بھی وقت کے ساتھ کوئی بڑی تبدیلی نہیں کی گئی، جس کی وجہ سے موجودہ تقاضوں کے مطابق نظام کو اپ ڈیٹ نہیں کیا جا سکا۔ اگرچہ کھلاڑیوں کی فٹنس سے متعلق ڈیٹا پہلے کے مقابلے میں زیادہ منظم انداز میں جمع کیا جا رہا ہے، لیکن اس ڈیٹا کی بنیاد پر فوری فیصلے لینے کی رفتار خاصی سست ہو گئی ہے، جس کا اثر ٹیم کی مجموعی کارکردگی پر بھی پڑ رہا ہے۔ رپورٹ میں آل راؤنڈر نتیش کمار ریڈی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ٹیم میں ہاردک پانڈیا جیسا کردار ادا کرنے اور ٹیم کا توازن برقرار رکھنے کی ذمہ داری کے باعث ان پر ورک لوڈ میں اضافہ ہوا۔ تاہم ابھی تک یہ واضح نہیں ہو سکا کہ ان کی انجری براہ راست اسی اضافی دباؤ کا نتیجہ ہے یا اس کے پیچھے کوئی اور وجہ بھی موجود ہے۔ مجموعی طور پر اس رپورٹ نے بھارتی کرکٹ میں فٹنس مینجمنٹ اور انجری کنٹرول کے نظام پر نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ بار بار ہیمسٹر نگ اور دیگر انجریز سے ایسا لگتا ہے کہ کھلاڑیوں کو مکمل فٹ ہوئے بغیر ہی دوبارہ میدان میں اتار دیا جاتا ہے۔ ٹیم مینجمنٹ اور سینٹر آف ایکسیلنس (CoE) کے میڈیکل اور فٹنس سسٹم کے درمیان بروقت اور مؤثر کمیونیکیشن کی شدید کمی ہے۔ انگلینڈ کے خلاف ون ڈے سیریز میں ناکامی کے بعد کپتان شبھمن گل نے کھلاڑیوں کی فٹنس پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے، جس نے بورڈ کے فٹنس ڈھانچے کی کارکردگی کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے۔ فٹنس مسائل اور دباؤ کی وجہ سے بھارتی بیٹنگ لائن اپ اور بولرز انگلینڈ اور آئرلینڈ جیسی ٹیموں کے خلاف اپنی اصل صلاحیت کے مطابق کھیلنے میں مسلسل ناکام رہے ہیں۔

قصداً 'نو بال' پھینکنے پر اب ملے گی سخت ترین سزا، کرکٹ میں نیا اصول نافذ

اس کے تحت کسی گیند باز کو پورے میچ سے معطل کرنے کا فیصلہ میدان پر موجود امپائر کریں گے

بی سی سی آئی کے سرکلر کے مطابق کھیل کے حالات سے متعلق قانون 41.8 میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اس کے تحت کسی گیند باز کو پورے میچ سے معطل کرنے کا فیصلہ میدان پر موجود امپائر کریں گے۔ بی سی سی آئی نے 'میریلیبون کرکٹ کلب' (ایم سی سی) کی جانب سے تجویز کردہ ترامیم کو تمام ریاستی کرکٹ ایسوسی ایشنز کے ساتھ شیئر کر دیا ہے۔ ان میں قصداً نو بال کرانے پر ملنے والی سزا سب سے اہم ہے۔ گھریلو کرکٹ میں پہلے اگر کوئی گیند باز قصداً فرنٹ فٹ نو بال کرتا تھا تو اسے مقررہ اننگز میں گیند بازی سے معطل کر دیا جاتا تھا، لیکن اب اسے پورے میچ میں گیند بازی سے روک دیا جائے گا۔ خبر رساں ایجنسی 'پی ٹی آئی' کے پاس موجود بی سی سی آئی کے سرکلر کے مطابق کھیل کے حالات سے متعلق قانون 41.8 میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اس کے تحت کسی گیند باز کو پورے میچ سے معطل کرنے کا فیصلہ میدان پر موجود امپائر کریں گے۔ دیگر ترامیم کی بات کریں، تو دن کے کھیل کے اختتام سے متعلق بھی ایک قانون میں ترمیم کی گئی ہے۔ نئے قانون کے مطابق اگر دن کے کھیل کے آخری اوور میں وکٹ گر جاتی ہے تو بھی اس اوور کو مکمل کرایا جائے گا۔ پہلے وکٹ گرتے ہی دن کے کھیل کے اختتام کا اعلان کر دیا جاتا تھا۔ ایم سی سی کا ماننا ہے کہ قانون 12.5.2 کی وجہ سے دن کے اختتام پر نئے بلے باز کو کریز پر آنے کا موقع نہیں مل پاتا تھا، جسے مدنظر رکھتے ہوئے یہ ترمیم کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں اب کسی میچ کی آخری اننگز میں کوئی بھی ٹیم اننگز ڈکلیئر کرنے یا اننگز چھوڑنے (فورفیٹ) کا اختیار استعمال نہیں کر سکے گی۔ ونڈے کے ڈومیسٹک میچوں میں اب 'ڈرنکس بریک' کے دوران ٹیم کے ہیڈ کوچ کو میدان میں جانے کی اجازت بھی دے دی گئی ہے۔

آئی سی سی بین الاقوامی کرکٹ میں بھی اسی طرح کا قانون نافذ کرنے کی تجویز پیش کر چکا ہے۔ ایک ترمیم یہ بھی کی گئی ہے کہ اب وکٹ کیپر کو اپنے دستانے صرف گیند پھینکے جانے کے وقت ہی اسٹمپس کے پیچھے رکھنے ہوں گے۔ پہلے اس کے دستانے اس وقت سے اسٹمپس کے پیچھے ہونے چاہیے تھے جب گیند باز رن اپ شروع کرتا تھا۔ اس کی وجہ سے پہلے کئی بار نو بال ہو چکی ہے۔ کرکٹ قوانین کے مطابق قصداً (جان بوجھ کر) نو بال پھینکنے پر نہ صرف فری ہٹ اور پنالٹی رنز کی سزا ملتی ہے بلکہ امپائر باؤلر کو فوری طور پر میچ سے معطل بھی کر سکتا ہے۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (ICC) اور مارلبون کرکٹ کلب (MCC) کے قانون 41.7 (خطرناک اور غیر منصفانہ باؤلنگ) کے تحت اگر کوئی باؤلر جان بوجھ کر ایسی گیند پھینکتا ہے جو غیر منصفانہ ہو، تو اسے سخت ترین تادیبی کارروائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر امپائر کو لگے کہ نو بال جان بوجھ کر کی گئی ہے، تو باؤلر پر اس اننگز میں دوبارہ باؤلنگ کرنے پر پابندی لگا دی جاتی ہے۔

افغانستان کرکٹ ٹیم کا کپتان اچانک ہو گیا تبدیل

اسٹار کھلاڑی نے چھوڑ دی کپتانی، ٹیم کو عروج پر پہنچانے والے اسٹار کھلاڑی اچانک کپتانی چھوڑنے کا اعلان کیا ہے

افغانستان کرکٹ سے ایک بڑی اور حیران کرنے والی خبر سامنے آئی ہے۔ ٹیم کو عروج پر پہنچانے والے اسٹار کھلاڑی اچانک کپتانی چھوڑنے کا اعلان کیا ہے۔ پھر بورڈ نے اس کھلاڑی کو ٹیم کی کمان سونپی ہے۔ حشمت اللہ شاہدی 2022 کی شروعات میں ونڈے ٹیم کے کپتان بنے تھے اور 2023 ونڈے ورلڈ کپ اور 2025 آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی میں ٹیم کے کپتان تھے۔ افغانستان کرکٹ ٹیم کا کپتان تبدیل ہو گیا ہے۔ تجربہ کار بلے باز حشمت اللہ شاہدی نے

اچانک افغانستان کی کپتانی چھوڑ دی ہے۔ وہ ونڈے اور ٹسٹ فارمیٹ میں افغانستان کے کپتان تھے۔ ان کی کپتانی میں افغانستان نے کئی تاریخی جیت درج کی، لیکن بدھ کے روز اچانک انہوں نے کپتانی سے استعفیٰ دے دیا۔ اس کے بعد افغانستان کرکٹ بورڈ نے رحمت شاہ کو ونڈے اور ٹسٹ ٹیم کا نیا کپتان مقرر کیا ہے۔ وہیں وکٹ کیپر بلے باز رحمان اللہ گرباز کو ونڈے اور ٹسٹ ٹیم کا نائب کپتان بنایا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 31 سال کے حشمت اللہ شاہدی 2022 کی شروعات میں ونڈے ٹیم کے کپتان بنے تھے اور 2023 ونڈے ورلڈ کپ اور 2025 آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی میں ٹیم کے کپتان تھے۔ وہ افغانستان کی ٹسٹ ٹیم کے بھی کپتان تھے۔ حشمت اللہ شاہدی کی کپتانی میں افغانستان نے 2023 ورلڈ کپ میں انگلینڈ، پاکستان، سری لنکا اور نیدرلینڈ کو ہرایا تھا۔ حشمت اللہ شاہدی نے سوشل میڈیا پر لکھا، ''آج میں پورے احترام اور رضامندی سے ذاتی وجوہات کے سبب اپنی ٹیم کی کپتانی سے استعفیٰ دے رہا ہوں۔ ایک کپتان کی ذمہ داری نبھانا میرے لئے اعزاز کی بات تھی۔ مجھے فخر ہے کہ پوری ایمانداری، یکجہتی اور عزم کے ساتھ انجام دے سکا۔ انہوں نے مزید کہا، ''اللہ کی مہربانی، افسران، کوچوں اور کھلاڑیوں کی کوششوں سے ہم نے اتنی جیت درج کی، اہم میچ جیتے، بڑی ٹیموں کو ہرایا اور ٹیم کا نام اونچا کیا۔ یہ صرف میری نہیں، ٹیم ورک سے ملی حصولیابی ہے۔ 33 سال کے رحمت شاہ ایک تجربہ کار بلے باز ہیں، جو 15 سال سے انٹرنیشنل کرکٹ کھیل رہے ہیں۔ وہ ٹسٹ اور ونڈے دونوں میں افغانستان کی بلے بازی کی ریڑھ مانے جاتے ہیں۔ رحمت شاہ نے اب تک افغانستان کے لئے 128 ونڈے میچ اور 12 ٹسٹ میچ کھیلے ہیں۔ ونڈے میں ان کے نام 4122 رن درج ہیں۔

طلبہ کی حمایت پر پریتی زنٹا کو ٹرولنگ کا سامنا، اداکارہ کا دو ٹوک جواب

پریتی زنٹا نے سونم وانگ چک اور طلبہ کے احتجاج کی حمایت کرنے پر سوشل میڈیا پر ہونے والی تنقید کا سخت جواب دیا ہے

بالی ووڈ اداکارہ پریتی زنٹا نے سونم وانگچک اور طلبہ کے احتجاج کی حمایت کرنے پر سوشل میڈیا پر ہونے والی تنقید کا سخت جواب دیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ کسی کے اشارے پر نہیں چلتی بلکہ ''میں اپنی اسکرپٹ خود لکھتی ہوں۔'' اداکارہ نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ سونم وانگچک اور طلبہ کے نمائندوں سے بامعنی مذاکرات کرے، جبکہ ٹرولز کے ان الزامات کو مسترد کر دیا کہ ان کا مؤقف کسی سیاسی جماعت یا گروہ سے متاثر ہے۔ بالی ووڈ کی معروف اداکارہ پریتی زنٹا نے سونم وانگچک اور دہلی میں جاری طلبہ کے احتجاج کی حمایت کے بعد سوشل میڈیا پر ہونے والی شدید ٹرولنگ کا دو ٹوک جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ کسی کے کہنے پر بیانات نہیں دیتیں بلکہ ''میں اپنی اسکرپٹ خود لکھتی ہوں۔'' ان کا کہنا تھا کہ کسی بھی معاملے پر اظہارِ خیال ان کا ذاتی فیصلہ ہوتا ہے اور اسے سیاسی عینک سے نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ پریتی زنٹا نے حال ہی میں ایکس پر ایک پیغام جاری کرتے ہوئے حکومت سے اپیل کی تھی کہ وہ ماہرِ تعلیم اور سماجی کارکن سونم وانگچک اور احتجاج کرنے والے طلبہ کے نمائندوں سے جلد از جلد بامعنی بات چیت شروع کرے۔ انہوں نے لکھا کہ سونم وانگچک کی صحت بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی وہ جدوجہد جو وہ اور طلبہ ملک کے مستقبل اور نوجوانوں کے لیے کر رہے ہیں۔ انہوں نے وانگچک سے اپنی بھوک ہڑتال ختم کرنے کی بھی درخواست کی۔ ان کے اس پیغام کے بعد بعض سوشل میڈیا صارفین نے دعویٰ کیا کہ اداکارہ کسی خاص نظریے یا سیاسی بیانیے کی حمایت کر رہی ہیں۔ اس پر پریتی زنٹا نے سخت ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ لوگ ان کے خیالات کو اپنی سہولت کے مطابق معنی نہ پہنائیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ اپنے ضمیر کے مطابق بات کرتی ہیں اور ''میں اپنی اسکرپٹ خود لکھتی ہوں، کوئی اور میرے لیے یہ کام نہیں کرتا۔'' اپنے ایک اور بیان میں پریتی زنٹا نے اس خدشے کا بھی اظہار کیا کہ طلبہ کی جائز آواز کو کوئی دوسرا گروہ اپنے مقاصد کے لیے استعمال نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کے مسائل پر سنجیدگی سے توجہ دی جانی چاہیے، لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ احتجاج اپنے اصل مقصد سے نہ ہٹے اور اس کا غلط استعمال نہ ہو۔ ان کے مطابق اس بحران کا حل صرف مذاکرات، اعتماد سازی اور تعمیری گفتگو سے ہی ممکن ہے۔

کیا 'شہنشاہ' امیتابھ بچن کی طبیعت ناساز ہے؟

کے بی سی ۱۸ سے پہلے سرجری اور آئی سی یو کی خبروں سے مداح پریشان

امیتابھ بچن نے اپنے بلاگ میں سرجری، اسپتال میں داخل ہونے اور آئی سی یو میں گزارے گئے لمحات کا ذکر کیا، جس کے بعد ان کے مداح ان کی صحت کو لے کر تشویش میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ تاہم، بگ بی اسپتال سے ڈسچارج ہو کر گھر واپس آ چکے ہیں، لیکن انہوں نے اب تک نہ تو سرجری کی وجہ بتائی ہے اور نہ ہی اپنی بیماری سے متعلق کوئی تفصیل شیئر کی ہے۔ بالی ووڈ کے معروف اداکار امیتابھ بچن سے متعلق ایک ایسی خبر سامنے آئی ہے جس نے ان کے کروڑوں مداحوں کی تشویش بڑھا دی ہے۔ ایک طرف ان کے مقبول گیم شو 'کون بنے گا کروڑ پتی' (KBC 18) کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں اور یہ شو 10 اگست سے نشر ہونے والا ہے، تو دوسری جانب ان کی سرجری اور اسپتال میں داخل ہونے کی خبر نے سب کو فکر میں ڈال دیا ہے۔ تاہم راحت کی بات یہ ہے کہ امیتابھ بچن اسپتال سے ڈسچارج ہو کر اپنے گھر واپس آ چکے ہیں۔ انہوں نے خود سوشل میڈیا اور اپنے بلاگ کے ذریعے اس مشکل دور اور سرجری کا ذکر کیا ہے۔ 83 سالہ امیتابھ بچن نے اپنے حالیہ بلاگ میں اسپتال میں داخلے، سرجری اور آئی سی یو میں گزارے گئے وقت کے تجربات بیان کیے۔ انہوں نے لکھا کہ ڈاکٹروں اور طبی عملے کی نگرانی کے بعد وہ گھر لوٹ آئے ہیں، لیکن اسپتال سے گھر واپسی کا مرحلہ جسمانی، ذہنی اور عملی طور پر انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ انہوں نے زندگی کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ کبھی انسان ایک کامیاب چیمپئن ہوتا ہے، لیکن اچانک زندگی اسے کڑے امتحان میں ڈال دیتی ہے۔ کچھ لوگ ہمت اور حوصلے سے ان حالات کا سامنا کرتے ہیں اور فاتح رہتے ہیں، جبکہ کچھ حالات کے سامنے سمجھوتہ کر لیتے ہیں۔ امیتابھ بچن کی اس پوسٹ کے بعد مداحوں میں بے چینی بڑھ گئی ہے۔ سب سے زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ انہوں نے واضح نہیں کیا کہ سرجری ان کی اپنی ہوئی ہے یا وہ کسی قریبی شخص کے تجربے کا ذکر کر رہے تھے۔ یہ بلاگ انہوں نے پیر کے روز لکھا، جبکہ اس سے ایک دن قبل اتوار کو وہ اپنے بنگلے 'جلسہ' کے باہر معمول کے مطابق مسکراتے ہوئے مداحوں سے ملے تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے نہ تو اپنی بیماری کی نوعیت بتائی ہے اور نہ ہی سرجری کی اصل وجہ کا انکشاف کیا ہے، جس کی وجہ سے مداحوں میں تجسس برقرار ہے۔ بلاگ سامنے آنے کے بعد سوشل میڈیا پر مداحوں کے ردعمل کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ ہزاروں مداح ان کی خیریت دریافت کر رہے ہیں اور جلد صحت یابی کے لیے دعائیں کر رہے ہیں۔ کئی مداحوں نے امید ظاہر کی ہے کہ یہ پوسٹ خود امیتابھ بچن کی صحت سے متعلق نہ ہو، جبکہ دیگر نے انہیں ایک حقیقی فائٹر قرار دیتے ہوئے ڈاکٹروں کی ہدایات پر عمل کرنے اور جلد مکمل صحت یاب ہونے کی نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔

مرزاپور دی فلم میں گولو گپتا کے روپ میں واپسی شویتا ترپاٹھی بولیں: یہ کردار میرے کیریئر کا یادگار ترین تجربہ ہے

انہوں نے مزید کہا کہ اس فرنچائز نے نہ صرف انہیں بلکہ پوری کاسٹ کو ایسی شناخت دی، جس کا انہوں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ ان کے مطابق ناظرین نے صرف کہانی کو ہی پسند نہیں کیا بلکہ ہر کردار کے ساتھ جذباتی تعلق بھی قائم کر لیا۔

نئی دہلی: انہوں نے مزید کہا کہ اس فرنچائز نے نہ صرف انہیں بلکہ پوری کاسٹ کو ایسی شناخت دی، جس کا انہوں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ ان کے مطابق ناظرین نے صرف کہانی کو ہی پسند نہیں کیا بلکہ ہر کردار کے ساتھ جذباتی تعلق بھی قائم کر لیا۔ شویتا نے بتایا کہ آج بھی بہت سے لوگ انہیں ان کے اصل نام سے کم اور ''گولو دیدی'' کے نام سے زیادہ جانتے ہیں، جو ان کے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں۔ او ٹی ٹی کی مقبول ویب سیریز مرزاپور اب بڑے پردے پر آنے کے لیے تیار ہے۔ طویل عرصے سے ناظرین کے دلوں پر راج کرنے والی اس فرنچائز کی فلم مرزاپور: دی فلم جلد ریلیز ہونے جا رہی ہے، جس میں اداکارہ شویتا ترپاٹھی ایک بار پھر اپنے مقبول کردار گولو گپتا کے روپ میں نظر آئیں گی۔ فلم کی ریلیز سے قبل شویتا نے اپنے کردار، اس کے سفر اور ناظرین کی بے مثال محبت کے بارے میں کھل کر گفتگو کی۔ شویتا ترپاٹھی نے کہا کہ گولو گپتا کا کردار وقت کے ساتھ مسلسل تبدیل ہوتا رہا ہے۔ ابتدا میں وہ ایک معصوم اور اصول پسند لڑکی تھی، لیکن حالات نے اسے ایک مضبوط، بااعتماد اور طاقتور خاتون میں تبدیل کر دیا۔ اس کردار نے درد، انتقام، طاقت اور خواہشات کے مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے اپنی الگ شناخت قائم کی، جس نے اسے ناظرین کے درمیان بے حد مقبول بنا دیا۔ اداکارہ نے کہا، ''جب تقریباً آٹھ سال پہلے ہم نے مرزاپور کی شوٹنگ شروع کی تھی تو ہم میں سے کسی نے بھی یہ تصور نہیں کیا تھا کہ یہ سفر اتنا طویل اور یادگار ثابت ہوگا۔ ایک فنکار ہمیشہ چاہتا ہے کہ اس کا کام لوگوں تک پہنچے، لیکن بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شو لوگوں کی روزمرہ گفتگو، میمز، جشن اور زبان کا حصہ بن جائے۔ مرزاپور نے یہ مقام حاصل کیا، جو ہمارے لیے باعثِ فخر ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ اس فرنچائز نے نہ صرف انہیں بلکہ پوری کاسٹ کو ایسی شناخت دی، جس کا انہوں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ ان کے مطابق ناظرین نے صرف کہانی کو ہی پسند نہیں کیا بلکہ ہر کردار کے ساتھ جذباتی تعلق بھی قائم کر لیا۔ شویتا نے بتایا کہ آج بھی بہت سے لوگ انہیں ان کے اصل نام سے کم اور ''گولو دیدی'' کے نام سے زیادہ جانتے ہیں، جو ان کے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں۔ دی فلم کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ یہ محض ایک کامیاب ویب سیریز کو سینما تک لانے کی کوشش نہیں، بلکہ ان لاکھوں مداحوں کی محبت کا نتیجہ ہے جنہوں نے برسوں تک اس کہانی اور کرداروں کو اپنا سمجھا۔ ہر سیزن کے بعد شائقین نئی کہانی، نئے موڑ اور کرداروں کے مستقبل پر گفتگو کرتے رہے، یہی وجہ ہے کہ یہ فلم جتنی فنکاروں کی ہے، اتنی ہی ناظرین کی بھی ہے۔ اپنے کردار کے سفر پر بات کرتے ہوئے شویتا نے کہا کہ گولو گپتا کو ادا کرنا ان کے لیے جذباتی طور پر انتہائی خاص تجربہ رہا۔ انہوں نے کئی برسوں تک اس کردار کی ہر تبدیلی کو محسوس کیا اور اس کے ساتھ جئیں۔ ان کے مطابق ایک ایسی نوجوان لڑکی، جو صرف صحیح اور غلط کے اصولوں پر یقین رکھتی تھی، وقت کے ساتھ طاقت، غم، انتقام اور بلند حوصلوں کے درمیان خود کو سنبھالنے والی شخصیت بن گئی۔ شویتا ترپاٹھی کا کہنا تھا کہ کسی کردار کا لوگوں کی زندگیوں کا حصہ بن جانا ہر فنکار کے لیے سب سے بڑی کامیابی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گولو گپتا ہمیشہ ان کے کیریئر کے سب سے یادگار اور خاص کرداروں میں شمار کیا جائے گا اور مرزاپور: دی فلم کے ذریعے ایک بار پھر اس کردار کو پردۂ سیمیں پر زندہ کرنا ان کے لیے باعثِ مسرت ہے۔ شویتا ترپاٹھی شرمانے ویب سیریز 'مرزاپور' میں 'گولو گپتا' کا جو کردار نبھایا ہے، وہ واقعی ان کے کیریئر کا ایک اہم ترین موڑ ثابت ہوا ہے۔ ان کا یہ بیان کہ ''یہ کردار میرے کیریئر کا یادگار ترین تجربہ ہے''، اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اس کردار نے ایک اداکارہ کے طور پر ان کو کس حد تک متاثر کیا اور چیلنج پیش کیا۔ شروعات میں گولو گپتا ایک سیدھی سادھی، کتابوں کی شوقین اور کالج الیکشن لڑنے والی لڑکی تھی۔ زندگی کے تلخ تجربات اور ذاتی نقصان کے بعد، وہ ایک انتہائی جارحانہ، نڈر اور بندوق اٹھانے والی گینگسٹر بن کر ابھری۔ ایک معصوم لڑکی سے جرائم کی دنیا کا حصہ بننے کے سفر کو پردے پر دکھانا نفسیاتی طور پر کافی مشکل تھا۔ ایکشن سینز اور ہتھیار چلانے کے لیے شویتا نے خصوصی ٹریننگ حاصل کی تاکہ کردار میں حقیقت پسندی نظر آئے۔ اب جب 'مرزاپور' کو بڑے پردے (تھیٹر) پر ایک فلم کی شکل میں لانے کی تیاریاں جاری ہیں، تو گولو گپتا کا کردار مداحوں کے لیے سب سے بڑا مرکزِ توجہ ہوگا۔ شویتا ترپاٹھی کا ماننا ہے کہ اس کردار نے نہ صرف انہیں بطور آرٹسٹ نکھارا بلکہ انہیں وہ پہچان دی جو ہر اداکار کا خواب ہوتی ہے۔ 'مرزاپور' کی دنیا میں گولو گپتا کا سفر خواتین کے روایتی کرداروں سے ہٹ کر ایک طاقتور مثال کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اس نئی فلم اور گولو گپتا کے کردار کی واپسی سے جڑی اہم معلومات درج ذیل ہیں۔ کردار کا پرانا روپ: شویتا ترپاٹھی نے اپنے انٹرویوز میں انکشاف کیا ہے کہ فلم کی کہانی کرداروں کو سیزن 3 کے اختتام کے بجائے ان کی شروعاتی جذباتی کیفیت (جیسے وہ سیزن 1 میں تھے) کی طرف واپس لے جاتی ہے۔ اس فلم میں ناظرین کو ایک بار پھر گولو گپتا کا وہی پرانا، پڑھاکو اور معصوم روپ دیکھنے کو ملے گا جو سیزن 1 میں ویب سیریز کے آغاز پر تھا۔ شویتا کا کہنا ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے وہ گولو کے اندر چھپے انتقام، غصے اور دکھ کے جذبات کے ساتھ جی رہی تھیں۔ شوٹنگ کے پہلے دن اچانک دوبارہ اسی پرانی اور معصوم گولو کے روپ میں ڈھلنا ان کے لیے کافی الجھن کا باعث اور ایک بڑا چیلنج تھا، کیونکہ ان کے سامنے اسکرپٹ میں سوئٹی اور ببلو جیسے کردار دوبارہ اسی طرح موجود تھے جیسے شروع میں تھے۔